# رسالہ تاثیر الانظار

جس میں بیان تواب مقناطیسی کی تاثیرات کا مفصل مندرج ہے مع تجربات

پیشین گوئی و دریافت حالات غیبی

مصنفہ رسالہ [illegible]

مؤلفہ سید محمد تقی صاحب

واسطے شائقین وطالبان کے

مقام کانپور مطبع منشی نولکشور میں چھپا ہو

سنہ ۱۸۸۲ عیسوی

# اطلاع

الف ۸م

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود مین شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس حال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب مجموعات نایاب ذیل مین درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب جو موجود ہین ان سے شائقین کو اطلاع ہو جاوے —

## کتب مجموعات نایاب

عجائب المخلوقات — با تصویرات و اشکال

مطلع العلوم — و مجمع الفنون — مترجمہ منشی زین العابدین —

مطلع العجائب — ترجمہ اردو

معلومات الآفاق مترجمہ مولوی محمد تعلیم اللہ

اعجاز محمدی — عملیات مرتبہ سنتیا رام —

نقش سلیمانی عملیات مدونہ خواجہ محمد اشرف علی

طلسم عجائب — عملیات مرتبہ مرزا نادر حسین

حرز سلیمانی — عملیات مؤلفہ خواجہ اشرف علی

نافع الخلائق — ہر قسم کے اعمال و ادعیہ اور نقوش و تسخیرات اقسام اقسام سود مند کتاب ... اسم بامسمیٰ ہے تصنیف و تالیف حاجی محمد زردار خان جاگیردار

اندر جال — نقش و تعویذون کا ذکر ... سے اردو ترجمہ مترجمہ سوامی لال

طلسم ... — علم مقناطیسی کا بیان مترجمہ پنڈت موتی لال

طلسم روحانی تعبیرات خوابہای مختلف مؤلفہ مولوی ... احمد —

عجائبات ... — حالات انگلستان

وکیفیت سفر یوسف خان کمل پوش نامی سیاح ممالک یورپ —

چمنستان بہار — اشعار و معما مؤلفہ منشی رگھبیر رائن —

رسالہ سوال جواب — جغرافیہ طبعی مؤلفہ شیخ الٰہی بخش مختار —

رسالہ معجزات انسانی — بقاعدہ طاقت مقناطیسی کا بیان انگریزی ترجمہ مترجمہ میر امداد حسین

رسالہ قیافہ — قیافہ شناسی کے اصول خطوط دست و پا اور سب اعضا کے دیکھنے سے سعد و نحس اور واقعات آئندہ مؤلفہ منشی دیبی پرساد —

رسالہ رزم آرا — فن سپاہگری کی باتکیت مؤلفہ خواجہ احمد —

تمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان وانطقہ اللسان وعلمہ البیان وفضلہ بالعقل الممیز علی سائر الحیوان
ثم الصلوۃ والسلام علی من بعث لہدایۃ الانس والجان وارسل بالحجۃ والبرہان وعلی آلہ
واصحابہ الذین اجتہدوا فی الدین واکملوا الایمان وفازوا بمدارج العرفان وعرجوا معارج الایقان
**امابعد اقل افراد الانام واحقر الطلبۃ وسادات الکرام خادم الاطباء محمد متقی**
ابن سید محمد رضای رضوی الملقب بہ میرن صاحب المشتہر بزور آور خدمت ارباب تحقیق
وصاحبان تمیز ملتمس ہے کہ ایک روز خدمت فیضدرجت خان والاشان جناب مرزا صف شکن خان بہادر
ذیشان دام اقتدارہ بمقتضیہ کتاب جامع قواعد دانش وفرہنگ مسمی بہ طلسم فرنگ محتشم الیہ نے
مجھے فرمایا کہ یہ تصنیف دانشمندان لندن کاملان ہر فن بدیع فنون غریبہ ومخترع صنائع عجیبہ
نے یہ کتاب ایسی فن عجیب وصنعت غریب اور اکے حالات اشیا غائبہ عن البصر

بوسیلہ بعض حرکات الجوارح و تاثیر النظر المؤثرۃ فی الغیر من الاسود و الاحمر تصنیف کی ہے
کہ اسے الآن سلفاً و خلفاً علماء و حکماء سے کسی نے اس باب مین ایک جز بھی نہین لکھا
ہو، حادث فن جدید نتیج فالیوم اصرکب الحدید کیا ہے واللہ اعلم اس علم عزیز الوجود کو گویا ایک نئی
چیز اور موجد اسکا کون عزیز صاحب عقل و تمیز ہے حقیر نے خانصاحب موصوف سے
گزارش کی کہ واقعی یہ کتاب غرائب مآب و عجب العجاب جامع فوائد غیر محصور اور منافع
زائد عن الاحصار ہے خصوصاً طبیب کو واسطے سیکھنا اس علم و عمل کا نہایت بکار آمد و معین
تشخیص مرض ہے اور جب مرض مشخص ہوگیا تو علاج اوسکا آسان ہوجاتا ہے نیز عمدہ
عمل جراحی و دفع اوجاع مین اس عمل سے بہتر کوئی عمل نہین اور حقیر نے جو چند اوراق کہنہ
شہرون اکثر نسخ متفرقہ اور چند طلسم وغیرہ بطریق قاعدہ قدیمہ لکھے دیکھے ہین و ترکیبین
اس عمل کی بھی اوسمین مندرج ہین از انجملہ ایک یہ کہ طفل ہشت سالہ کو دوزانو بٹھلائے اور
ایک آئینہ صاف و شفاف محاذی اوسکے اوس سے اونچا رکھے اور اوس طفل سے تاکید
کرے کہ آئینہ روبرو نہادہ مین اپنی مردمک نظر کا خوب بغور ناظر و نگران رہے اور
شخص عامل اپنے دونون ہاتھ اوس طفل معمول کے منہ پر سے اوتار کر آئینہ تک لیجاوے
تا ایک ساعت علی الاتصال اسطرح عمل مین لاوے اس عرصہ مین ایک حالت مثل خواب اوس
طفل پر ایسی ہوگی کہ سائل جو جو سوالات اشخاص بعیدہ و اشیاء غائبہ کا اوس سے کریگا اسکا جواب
مطابق واقع وہ طفل بیان دیگا کہ گویا مشاہدہ کر رہا ہے اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ جس شخص کو
منظور ہووے کہ حالت غائب بینی اوسپر طاری ہو تو ایک گلاس سفید و شفاف پانی سے بھر کر اونچا
کسی چیز پر مثل میز یا کرسی یا سہپائی وغیرہ کے رکھے اور اپنی صورت و شبیہ کو بنظر تعمق و توجہ
قلب اوسمین دیکھے جاوے اور دو ٹکڑے حجر مقناطیس کے دونون ہاتھون مین لیکے اپنی
سینہ سے ملصق رکھے دو ساعت تک وہ شخص اگر اسیطرح دیکھے جاویگا تو اوسپر ایک حالت
غفلت ایسی طاری ہوگی کہ جو لوگ اوس سے استفسار حالات گذشتہ یا اشیاء غائبہ کا کرین گے

توکا لمعاینہ اوسکا وہ حال ہو بہو بیان کرے گا اور یہ دونون ترکیبین کتاب طلسم فرنگ کی ترکیبون سے بھی مستفاد ہوتی ہین پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم قدیم ہے مگر تفصیل تشریح اسکی جیسا کہ چاہیے کسی ذی ذہن کی چنانچہ صاحب کتاب بھی مقر ہے کہ یہ علم قدیم ہے الا توجہ علماء وحکماء اکابر اسکی طرف نہ تھی اور جو لوگ مثل پنڈت ہاے ہندوستانی اسکو جانتے تھے وہ اسکی تعلیم مین غایت بخل کرتے تھے اس وجہ سے یہ علم ضائع ہو گیا تھا اب بتوجہ صاحبان عالیشان مثل مسمر صاحب کہ اونھون نے اولاً اس علم کی طرف توجہ کی اور پھر ڈاکٹر اسڈیل صاحب کہ وہ اس عمل کا استعمال عمل جراحی کے واسطے بعوض کلوروفورم کہ وہ وہ چیز ہے کہ جو مریضون کو بعد سونگھانے کے بیہوش کر کو عمل جراحی وغیرہ کرتے ہین اور ریوس صاحب وغیرہ سے اس علم نے نشو ونما پائی اور فی الحال ہر شخص منافع و فوائد کثیرہ سمجھ کر اسکی تحصیل مین صرف ہمت و توجہ کرتا ہے خان صاحب ممدوح نے کہا کہ مین نے من اولہ الی آخرہ کتاب طلسم فرنگ کو دیکھا بیشک صاحب کتاب نے خوب بشرح وبسط تمام مطالب کو ادا کیا ہے لیکن بسبب طول عبارت خواطر ناظرین مشوش ہوتی ہین لہذا اگر خلاصہ اس کتاب کا مثل موجز علامہ قرشی کے کہ علامہ نے قانون شیخ الرئیس کا خلاصہ کیا ہے ہنگام فرصت کیا جاے تو اس علم کا چرچا بہت ہو اس واسطے کہ اکثر اشخاص خواہش کتاب طلسم فرنگ رکھتے ہین مگر بوجوہ چند کہ ایک کم یابی کتاب دوسرے گرانی قیمت سوم طول عبارت بہم رسانی کتاب مذکور سے قاصر رہ جاتے ہین مجبور باوصف کمی فرصت وقلت بضاعت و ہجوم افکار حسب ارشاد کرامت بنیاد خانصاحب ممدوح بلحاظ باقی رکھنے امور ضروریہ لازمہ عامل عمل تقنا طیسی ملخصاً بکمال اختصار و ایجاز بطور خلاصہ تحریر کیا اور نام اسکا تاثیر الافظار اور تاریخی نام انوار غیبی رکھا پس جو لوگ اس مختصر کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین گے او کتاب طلسم فرنگ بھی اونکی نظر سے گذری ہوگی صاف جانین گے کہ نسبت اس کی ایجاز مین

طلسم فرنگ سے بعینہ مانند موجز علامہ قرشی خلاصہ قانون شیخ الرئیس سے ہے یعنی جسطرح قانون ماخذ موجز ہے اسی طرح ماخذ اس مختصر کا کتاب طلسم فرنگ ہی بلکہ اگر یہ رسالہ بمنزلہ عطر و گل کہ جس طرح اصل عطر کی گل سے ہے اور عطر جدا اور گل جدا عطر کو گل اور گل کو عطر نہین کہتی تعبیر کیا جاوے تو بجا ہے اور اگر رسالہ مختصر علم مقناطیس یا خلاصہ طلسم فرنگ سمجھا جاوے تو بھی زیبا ہے اور یہ علم لطیف لائق تعلیم و توجہ و بہرہ یابی ہر شخص عقیل و شریف ہی اور چونکہ اس زمانہ نا پرسان مین بمضمون مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب بان زد ہر خاص و عام ہے کہ قدر شناسی معدوم اور قدر افزائی موہوم مگر بملاحظہ حال قدر شناسی قدر شناسان اہل ہنر قدر افزایان ارباب جوہر امیران فیض گستر نام آوران عالی گوہر فیض رسان خلائق فیض رسانی را لائق سراپا علم و کمال مصدر انعام و افضال مہاراجہ بان سنگھ صاحب بہادر قائم جنگ اور مہاراجہ وگبجو سنگھ صاحب بہادر دام اقبالہما معلوم ہوا کہ درحقیقت وجود سراپا بہبود ان نیرین اعظمین سپہر کامرانی و قدردانی کا اس عالم شہود مین مغتنمات سے ہے لہذا چند اشعار بطور مدح ممدوحین درج خطبہ کتاب کیے کہ تا بقاے کتاب یادگار اہل روزگار رہین اور اہل عالم بدریافت حال قدردانی و فیض بخشی صاحبین موصوفین مرۃ اخری لفظ فقدان وجود قدردانان شایان سخن نہ کہین

## قصیدہ درشان مہاراجہ بان سنگھ صاحب بہادر قائم جنگ

سرکوب سرکشان ست مہاراجہ بان سنگھ — سرتاج راجگان ست مہاراجہ بان سنگھ
از جود او زمین چو صدف شد پر از گہر — ابر گہر فشان ست مہاراجہ بان سنگھ
در قالب دلیری و مردانگی دل ست — در جسم دہر جان ست مہاراجہ بان سنگھ
حکام عصر را تو مدد کرد ہ بر زم — بر تیغ کی عیان ست مہاراجہ بان سنگھ

[illegible] شناس [illegible] قدر افزای هنروران | قدر دان قدر دانست مهاراجه مان سنگهه

سکندر زمان و فلاطون روزگار | بی شک و یگانست مهاراجه مان سنگهه

رای سلیم دارد و هم عقل دوربین | سرور سرورانست مهاراجه مان سنگهه

دامان خلوت [illegible] | مانند بحر و کانست مهاراجه مان سنگهه

در همت و شجاعت و مردانگی و جود | بی مثل در جهانست مهاراجه مان سنگهه

گلها شگفت خاطر پژمردهٔ جهان | هند از تو گلستانست مهاراجه مان سنگهه

بهر [illegible] عرصهٔ گیتی و روزگار | چون مهر آسمانست مهاراجه مان سنگهه

در هر کجا که گوش نهم خلق را مدام | مدح تو بر زبانست مهاراجه مان سنگهه

[illegible] فلک بحکم خدا [illegible] روزگار | در حکم تو روانست مهاراجه مان سنگهه

پیر فلک بحکم تو مانند چاکران | هر روز و شب روانست مهاراجه مان سنگهه

آسوده ام ز شعبده بازی زال دهر | چون رستم زمانست مهاراجه مان سنگهه

در شاهگنج مثل شهان با شکوه و جاه | دائم بعز و شانست مهاراجه مان سنگهه

سید تقی که هست نکوخوار تو قدیم | حالش بتو عیانست مهاراجه مان سنگهه

## قصیده در شان مهاراجه دگبجی سنگهه صاحب بهادر

مهاراجه بهادر دگبجی سنگهه | امیر فیض گستر دگبجی سنگهه

شریفان را بدورش افتخار است | زهی اشراف پرور دگبجی سنگهه

به بحر فیض مثل گوهر پاک | بچرخ جود اختر دگبجی سنگهه

به پیش پنجه اش [illegible] | هزبران کش دلاور دگبجی سنگهه

چو نیسان در فشان بر اهل حاجت | کند ایثار گوهر دگبجی سنگهه

[illegible] | [illegible] دگبجی سنگهه

[illegible] گرد [illegible] — بزور تیغ و خنجر دست گہبے سنگھ

اسند [illegible] یک جہان سے نے — زخلق خوش معطر دست گہبے سنگھ

تموی با پشت است و عمده ار و فائش — وفا را یار و یاور دست گہبے سنگھ

[illegible] باقال [illegible] — نہد دستی چو بر سر دست گہبے سنگھ

[illegible] جنستان زمانہ — برون آورده یکسر دست گہبے سنگھ

اقبال [illegible] خلق و اکرام — ندارد ہیچ ہمسر دست گہبے سنگھ

خدا دارد ہمیشہ زندہ و خوش — ترا اے نام آور دست گہبے سنگھ

بر اعدا تا قیام دور گردون — بود دائم مظفر دست گہبے سنگھ

قتیلی کان مدح خوانت ہست از دل — بچشم لطف بنگر دست گہبے سنگھ

## مناظرہ اول بیان احوال مقناطیس حیوانی و جواب چند اعتراضات مشہورہ مین

جاننا چاہئے کہ اس علم مین بہت لوگون نے تحقیقات کی ہے اور اوسکے خاص نتائج لکھے ہین
لیکن ہر قسم کے آدمیون نے اکثر اعتراضات کیے ہین کہ وہ حقیقت مین کچھ اصل اور حقیقت
نہین رکھتی ہین اسواسطے کہ جن لوگون نے مقناطیس حیوانی کے تاثیرات مشاہدہ کیے ہین اونکے نزدیک
اسکا حال آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن ہے قیاس اور دلیل سے نتیجہ اسکا حاصل نہین ہوتا
جو شخص مطابق قواعد اور طریق عمل کے عمل مین لاویگا تاثیرات اور حالات اسکی برابر العین معاینہ کریگا اور
چونکہ اس علم کی بحث بہت وسیع ہے اور اوسکی فروع بہت کثیر اور مختلف ہین عقلمندان روزگار دانشمندونکی طبیعت
مین راست بات کی تحقیق کرنے کا بہت شوق ہوتا ہے خصوصًا ایسی بات کو جو متعجب معلوم ہوتی ہے
بلا تامل اور غور کے قبول نہین کر لیتی چنانچہ ہر علم کی بحث مین یہ بات بہت ضروری ہے کہ محققین تہ دل سے امر راست
اور حق کی تحقیق مین کوشش کرین اور بعض قواعد عام کو جو تحقیقات ہر علم مین مسلم پائی جاتے ہین تسلیم
کرین اسواسطے کہ موضوع ہر علم کا اوس علم مین مسلم ہوتا ہے اگر یہ بات نہین معلوم تو بحث علمی مین دخل دینا

لاحاصل ہی اور بعض طبائع ایسے ہوتی ہین کہ اگرچہ شہادت قابل قبول کرنے کو واقع ہو لیکن وہ ایسی
باتین جو درحقیقت صحیح ہین رد کر دیتے ہین اور کہتی ہین کہ یہ باتین لغو اور ناممکن اور قابل اعتماد نہین ہین
باوجود ثبوت انکا نہین معلوم ہوتا کہ یہ امور کیونکر واقع ہوتی ہین یا جو خیالات کسی اور علم سی اونکے ذہن نشین
ہو چکی ہین یہ اثرات ذاتی [illegible] ہوتی ہین یا جو باتین کہ اوسکے مذہب کی رو سی مسلم مسائل ہین اونکو
[illegible] کہتے ہین اور یہ امر خلاف ہی لیکن حال یہ ہے کہ [illegible] جاتا ہے
انسان [illegible] تعصبات اور تعجبات خصوصاً اون امور کے نسبت [illegible] رفتہ رفتہ
[illegible] ہوتے جاتے ہین اور جسقدر زیادہ واقع ہوتی جاتین گی رفع اشتباہ اور [illegible] تصدیق
ہوتا جائیگا چنانچہ جب کوپرنیکس نے اول یہی رائے فرنگستان مین ظاہر کی تھی کہ زمین گردش کرتی ہے اور آسمان کو نہین
تو کیا کیا اعتراضات اوسپر ہوے تھی لوگ کہتے تھے کہ یہ قول محض دروغ اور لغو ہی اسواسطے کہ حرکت آسمان
اور آفتاب کی اپنی آنکھون سی دیکھتے ہین اور زمین کی حرکت نامحسوس ہی پس جو کہ آنکھون سے
دیکھین اوسکو نہ ماننا اور جو آنکھون سے نہ دیکھین اوسکو ماننا امر خلاف عقل ہی لیکن امتداد
زمانہ سی یہ اثر ظاہر ہوا کہ اب فی زماننا فرنگستان مین آسمان کی گردش کا کسیکو اعتقاد نہین اور اسیطرح
زمین کی کروی ہونی پر بہت سی اعتراضات پہلی ہوی لیکن بعد امتداد زمانہ یہ بات بھی مسلم مانی گئی اور کلمبس کا
حال خیال کیجیے جس شخص نے (نئی دنیا) دنیا کو دریافت کیا تھا جب تک وہ مرتبہ اول نئی دنیا سی جہازون پر
سوار ہوکر کے واپس آیا تو لوگ اوسکو مکار اور جھوٹا کہتے تھے حالانکہ یہ بات زمین کی کروی ہونے کا نتیجہ تھا پس
ایسا ہی حال [illegible] شخص کا ہوتا ہے جو مقناطیس حیوانی کی باب مین بحث کرے اور جسقدر زمانہ گذرتا جائیگا
لوگونکو اون باتونکی صحت کا یقین آتا جائیگا **سوال** جو باتین مقناطیس حیوانی کی باب مین بیان کیجاتی ہین
وہ صریح قابل اعتبار کی نہین اور ناممکن اور بعید از قیاس ہین اور اگر وقوعی ہین تو اونکی وجہ وقوع کیا ہے
**جواب** اس بات کی کہنی سے کہ مقناطیس حیوانی کی باتین قابل امکان نہین یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ گویا ہم
جانتی ہین کہ تمام عالم مین کونسی چیز ممکن اور کون غیر ممکن ہی لیکن جو بڑی بڑے عالم اور فاضل اور حکیم
ہین اور [illegible] عمر اپنی تحقیقات علمی مین صرف کرتے ہین وہ [illegible] جانتے ہین کہ خدا کی قدرت کی

کچھ انتہا نہیں ہے اس سمجھنا بیہودہ انبار ہے ایک شعر حکیم کہ حقیقت کو کچھ پایا ہی عالم ... سہو
چنانچہ فخر رازی امام ... محققین ... قطعہ ہرگز دل من ز علم محروم نشد * کم بود ز اسرار کہ مفہوم نشد
ہفتاد و دو سال فکر کردم شب و روز * معلومم شد کہ ہیچ معلوم نشد ... غالب ...
مرحوم شاعر دہلی نے بھی ... کلام امام فخر رازی کی ... ہے اور ... رباعی ...
سو معدوم ہوا ... فہمی تھی سب کچھ کہ مفہوم ہوا ... سمجھے اتنا کہ کچھ نہ سمجھے افسوس ... معلوم ہوا
کہ کچھ نہ معلوم ہوا * پس در حقیقت حقیقت کسی شے کی سمجھ میں نہیں آتی ہے الا جسقدر انسان کسی چیز کے
درپے تحقیق ہوتا ہے اور غوص و فکر کرتا ہے موافق اپنی فہم اور علم کی رسائی کے حال اوسکا دریافت کر کے
کچھ نہ کچھ نتیجہ نکال لیتا ہے حالانکہ علم مقناطیس حیوانی کے آثار ایسے ہیں کہ حصول اونکا موقوف اوپر شخص
عامل کامل اور مشاق کے اوپر نہیں ہے بلکہ اوسکا بیان اس توضیح سے کیا گیا ہے کہ ہر شخص جسوقت چاہے
ان آثار کو پیدا کر سکتا ہے الا اثر علم مقناطیس حیوانی کا باعث وقوع بیان کرنا حقیقت میں بہت مشکل ہے
پس حقائق علم مقناطیس حیوانی کو کہ موضوع علم میں پہلے موجود سمجھنا اور پیچھے اونکے واقع ہونیکا سبب دریافت
کرنا چاہیے اور سبب کو دریافت نہونے سے اونکو بالکل معدوم اور بے اصل سمجھنا خلاف عقل ہے چنانچہ علم
ہیئت میں بہت سی باتیں ایسی تھیں کہ جنکا سبب معلوم نہیں ہوتا تھا لیکن حکما اور منجمین اور متاخرین نے
اول اون باتوں کو صحیح اور مسلم مانکر اونکے پیدا ہونیکا سبب حتی الوسع دریافت کیا جیسا کہ ایک سیارہ کی
حرکت میں کسی طرح کا نقصان پایا جاتا تھا اور اوسکا سبب معلوم نہیں ہوتا تھا جب نقصان کا ہونا مسلم
مانکر اوسکے سبب کی تلاش ہوئی تو ایک چھوٹا سیارہ اور اوسکے قریب دریافت ہوا پس اگر پہلے ہی اوسکی
حرکت میں نقص ہونیکو تسلیم نکیا جاتا تو یہ نتیجہ کیونکر حاصل ہوتا الغرض کسی امر کے دریافت کرنیکے واسطے یہ بات
ضرور ہے کہ پیشتر اوسکا موجود ہونا مسلم مانا جاوے **سوال** مقناطیس حیوانی کا اثر فقط ڈرپوک اور
بزدل اور ضعیف الجثہ لوگوں پر خصوص عورتوں پر ظاہر ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کے بیان کا کچھ اعتبار نہیں ہے
**جواب** ابتدا میں مقناطیس حیوانی کا اثر ایسے آدمی پر نمایاں ہوا ہو کہ جو ضعیف الجثہ ہیں سوا اسکے کہ جو
لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں اونپر مقناطیس حیوانی کا اثر عموماً جلد اور زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ کہ اس

عمل کے آثار کو دیکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اسکی تاثیر نہایت تندرست و قوی امر [illegible] پر بھی [illegible] اسطرح پر
ہوتی ہے کہ جسطرح عورتوں پر اسکے آثار نمایاں ہوتے ہیں اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ہم معمولوں کا [illegible]
کسی طمع اور لالچ سے اپنے اثر اپنے اوپر نمایاں کر لیتے ہیں اور دیکھنے والے انکی سمجھ میں مکر انکا نہیں آتا ہے
**جواب** بہت سی حرکتیں ایسی ہیں کہ وہ مصنوعی نہیں ہو سکتی ہیں **مثلاً** نبض کا [illegible] رفتار
رفتار میں کم زور ہوجانا روشنی کا آنکھ پر اثر نہ ہونا پتلی کا قائم رہنا [illegible] نہایت [illegible] حالات عمل [illegible]
غیر آواز کا سوا [illegible] آواز عامل کے [illegible] بعض حالتوں میں تکلیف کا بالکل [illegible] اور اعتقاد [illegible] شخص [illegible] ہوتا
ایسی صورتوں میں عامل و معمول پر دھوکا مکاری اور فریب [illegible]
ہوتا ہے کہ یہ عمل تکلیف [illegible] درد کے دفع کرنیکے واسطے کیا جاتا ہے [illegible]
[illegible] بلکہ [illegible] ایک شخص [illegible] عمل [illegible] بعض آثار ایسے نمایاں ہوتے ہیں [illegible] نمایاں [illegible]
خواہش [illegible] واقع ہوتی ہے اور بہت سے ایسے بھی ہیں کہ عمل کے بعض آثار نمایاں
ہونیکے واسطے [illegible] تک عمل کرنا [illegible] وہ آثار پیدا نہیں ہوتے [illegible] پس
ظاہر ہے کہ اگر [illegible] دھوکا ہے [illegible] باتیں واقع نہیں ہو سکتیں اور ان آثار کی صحیح اور راست
ہونیکے یہ علامات ہیں [illegible] کسی شخص [illegible] عمل کرے [illegible] دیکھے
تو ان علامات کو خوب احتیاط اور غور سے خیال کرو [illegible] سبب [illegible] شروع ہوتی ہے
تو آنکھیں متغیر ہو جاتی ہیں رفتہ رفتہ چہرہ کا انداز اور آواز بدل جاتی ہے بلکہ تمام رنگ سونے والے کا
متغیر ہو جاتا ہے جس شخص پر عمل ہوتا ہے وہ سوتا ہے اور تاہم آواز سنتا ہے اور [illegible] جواب دیتا ہے جب
پھر جاگتا ہے تو بالکل اسکو حالت خواب کا کچھ حال نہیں معلوم ہوتا ہے سوتے میں ہوتا ہے اس مقام پر
یہ بات بھی لکھنی مناسب ہے کہ عمل مقناطیس حیوانی کے جملہ آثار بلا استثنا کسی امر کے لوگوں پر خود بخود
بلا ذریعہ کسی مصنوعی ترکیب کے بھی پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ بعض امراض میں بعض اعصاب کا خود بخود
اکڑ جانا اکثر دیکھا جاتا ہے بعض اوقات خود بخود آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ایک عرصہ تک اسکو
بالکل بیہوشی رہتی ہے کوئی آواز سنی نہیں جاتی ہے روشنی کا کچھ اثر آنکھ پر نہیں ہوتا

ناک سی کچھ ہیو گئی ہی نہین جاتا اور تعقل نہین رہتا بلکہ تکلیف کا بھی اثر نہین ہوتا اور قوت [illegible] ہوتا ہی
بیداری کی حالت خود بخود واقع ہو جاتی ہی اور کبھی عجائب آثار خواب بیداری مین نمایان ہوتے ہین مثلاً ظاہر
ہو جاتے ہین مثلاً اندھیرے مین بند آنکھونکے ساتھ مخطوط پڑھنا تاریکی مین بند آنکھونکے ساتھ لکھنا اور چھپا لکھنا اور پیا
اشیا کو جو حالت [illegible] مین مل سکتی ہین پا لینا اور دیکھ لینا اور [illegible] رکھنا اور غائب بینی کرنا اور حالت
سکوت اعلی [illegible] خود بخود پیدا ہو جاتا ہی کہ عمل مقناطیس حیوانی مین یہ حالت سب سے اعلی ہی [illegible]
کہ جب یہ [illegible] خود بخود واقع ہو جاتی ہین تو اس بات مین شک کرنا کہ ترکیب سے یہ آثار ساختہ پیدا ہو سکتے ہین
معقولیت سے بعید ہی **سوال** جب ان آثار کو جلسہ عام مین پیدا کرنیکا ارادہ کیا جاتا ہی تو اکثر خطا ہوتی ہی
جو لوگ خطا دیکھتے ہین فوراً یہ نتیجہ نکال لیتے ہین کہ یہ سب عمل بالکل بے بنیاد ہی **جواب** حقیقت یہ ہی
کہ جو شخص اپنی [illegible] جانکر نہایت اعلی اور نازک آثار کو جلسہ عام مین پیدا کرنیکا دعوی
کرتا ہی تو وہ [illegible] ایسے امر کا دعوی کرتا ہی جسپر اوسکو اختیار نہین ہی اور ایسے شخص کی خطا سے یہ نتیجہ
نہین نکلتا [illegible] یہ آثار [illegible] ہوتی ہین تو فریب ہی سے واقع ہوتے ہین بلکہ اکثر خطا سوئی سے ایک حد تک
اتمام [illegible] حقیقت مین واقع ہوتی ہی [illegible] سچ ہین چنانچہ اگر چاندی کو یہان تک پگھلاوین
کہ بہت [illegible] اوس سطح اونگلی ڈوبی جا سکتی ہی کہ ذرا بھی نہین جلتی ہی اگر کوئی شخص اس حال کو
نظر سے [illegible] نہین ہو سکتی ہی کہ کوئی بھی اس عمل کو بلا تکلف نہین کر سکتا ہی بلکہ اگر ہزار مرتبہ
یہ عمل کیا [illegible] تو بھی یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہی کہ عامل کو اس عمل کی ترکیب بخوبی معلوم نہین ہی
اور جو شرائط اس عمل کی [illegible] ہین وہ اوس سے ادا نہین ہوئی اور اگر ایک مرتبہ بھی ایسا عمل
صحیح ہو جاوی تو [illegible] خطا یہ غالب ہی علی ہذا القیاس حال عمل مقناطیس حیوانی کا ہے
وجوہ وقوع خطا کے [illegible] اس عمل مین اتنی کثیر ہین کہ جو شخص احتیاط سے اون آثار کو مشاہدہ کرتا ہی
وہ کبھی بیوقوفی نہین کرتا کہ ہمیشہ کامیابی کا دعوی کرے خصوصاً آثار اعلی کی نسبت تو ہرگز اس طرح کا
وعدہ نہین کر سکتا **مناظرہ** [illegible] **بیان اسباب و وجوہ وقوع خطا کے**
**عمل مقناطیسی مین** [illegible] اوس حالت مین کہ جب عمل مذکور جلسہ عام مین کیا جاتا ہی اول یہ بات

[illegible] چاہیے کہ معمول کی طبیعت ہر وقت یکسان نہین رہتی ہی پس جو کچھ اثر آج معمول پر پیدا
ہو سکتا ہی شاید کل وہ سکا ہوتا نہایت محال و مشکل معلوم ہو مثلاً انسان کی عروق کی نظام کا ہر وقت
متغیر ہونا مثل سریع اور بطی اور ممتلی اور خالی اور قوی اور ضعیف ہونے نبض کی ایسی بدیہی بات ہی کہ
اس امر کی نسبت طول کلام ضرور نہین ہی جیسا کہ شاعرون سے نظم کرنا اشعار کا ہر وقت یکسان آسان
نہین ہوتا اور انکی فصیحون کی فصاحت اور بلاغت ہمیشہ ایک درجۂ عالی پر نہین ہوتی ہی تمثیل بلکہ
بعض اوقات انکی تقریر ایسی ہیچ اور لغو ہوتی ہی کہ اوس سے انکی مرتبہ مین فرق آجاتا ہی بجائے خود اپنے
حالات مین غور کرنا چاہیے کہ کسی کام کرنیکے واسطے طبیعت ہر وقت ایک طور پر حاضر نہین رہتی ہی ہر آدمی کی
طبیعت مین اختلاف ہوتا رہتا ہی کبھی شگفتہ اور کبھی پژمردہ ہوتی ہی پس اسی وجہ سے جس شخص کی طبیعت مین
استقلال بدرجہ کمال ہو اوسکے خصائل قابل مدح اور تعریف کی ہوتے ہین اور جن قوتون کا ہماری بدن کی
عروق پر اور نفس پر اثر ہوتا ہی انکا شمار ممکن نہین اور ہمکو ان قوتون کی موجودگی سے اتنی ناواقفیت ہی کہ ہم
انکی تاثیر کو روک نہین سکتے پس جو بات ہم سب لوگون کی نسبت راست آتی ہے وہی معمولان
عمل مقناطیسی پر بھی صادق آتی ہی یعنی ممکن ہی کہ آج معمول کی طبیعت شگفتہ ہو اور عمل کی ہونے پر
راضی ہو اور کل اوسکی طبیعت پژمردہ اور عمل ہونے سے رضامند نہو ایک وقت اوسپر کوئی اثر خاص نمایان ہو
اور دوسرے وقت ممکن ہی کہ وہ اثر ظاہر نہو بلکہ آثار مختلف پیدا ہون پس چاہیے کہ عامل کسی خاص اثر پیدا کرنیکا
کہ جو اکثر اوس سے خلوت مین پیدا ہوا ہی جلسہ عام مین کبھی دعوی نکرے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو آزمایش
خلوت مین بہت دفعہ پوری اوتری تھی وہ جلسہ عام مین خطا کر جاتی ہے اور یہ بات بھی تحقیق ہی
کہ عمل مقناطیسی مناقض یعنی عامل کے علاوہ اور لوگون کے جوہر مقناطیسی کا اثر معمول کی طبیعت مین
بہت خلل پیدا کرتا ہے یہ مناقض اثر ایسا ہوتا ہی کہ معمول کو جو قدرت اعلی آثار عمل مقناطیسی کے
نمایان کرنیکے واسطے حاصل ہوتی ہی وہ بعض اوقات بالکل مفقود ہو جاتی ہے اور اکثر
یہ مناقض اثر ایسا قوی ہوتا ہے کہ معمول کو نہایت تکلیف ہوتی ہی بلکہ بیماری پیدا
ہو جاتی ہے پس درحالیکہ بہت لوگ معمول کے گرد جمع ہون سوائے خطا کی اور کسی امر کی امید

کہ شی ہیپنوٹزم کی مخصوص ہے اور اگر بعض اوقات خطا ہو تو اوس سے فقط یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض معمولون پر
اس مناقص کا اثر کم ہوتا ہے اور اگر بعض شاہدین کی طبیعت مین یہ بات بھی ہوئی ہو کہ معمول مکار ہے
تو اس بات کو ذہن نشین ہونیکے سبب سے معمول پر ضرور ناقص اثر ظاہر ہوتا ہے خصوصاً جبکہ معمول کی طبیعت
زیادہ اثر پذیر ہو اور کوئی شخص ایسا وہان موجود ہو کہ جسکی قوت مقناطیسی کا اثر معمول پر عامل کی قوت سے
زیادہ ہو گا اوسکی طبیعت مین اس طرح کا خیال بھی نہ ہو پس عامل کا اثر اوس شخص کی قوت کے اثر سے مفقود
ہو جاتا ہے اور جلسہ عام مین ایسے ہی باعث سے اکثر خطا ہو جاتی ہے ایک مضبوط ثبوت [illegible] اس بات کی یہ ہے
کہ معمول کو حالت عمل مین غیر اشخاص کے خیالات کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہے اور جو خیالات کہ اوسے بسبب
شرکت کے دریافت ہو جاتے ہین وہ اوسے بیان کرتا ہے [illegible] واقع مین [illegible] واقع مین پس تحقیق عامل کو
چاہیے کہ سوا اون آثار کے جو ہر موقع قدرتی پیدا ہوتے ہین [illegible] علاوہ ازین
باعث خطا کی بہت ہین مثلاً ایک باعث یہ ہے کہ عموماً لوگونکو یہ یقین غلط ہے کہ جب عمل کیا جاتا ہے تو
ہمیشہ ایک ہی سے سب معمولون پر آثار نمایان ہوتے ہین یعنی اگر ایک معمول پر [illegible] آثار عمل [illegible] مثلاً
خواب بیداری مین بڑے بڑے آثار واقع ہوتے دیکھتے ہین خیال ہوتا ہے کہ اور معمولات پر بھی وہی آثار اوسی
ترتیب کے ساتھ واقع ہونگے اور غلط فہمی سے لوگ کہتے ہین کہ جو ہم نے پہلے آثار عمل مشاہدہ کیے ہین
وہی ہمیں دکھا دو عامل جو قوی ہے اوسکے دکھانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جو معمول ایسا ہے کہ پہلے
معمولون کی نسبت اسپر آثار کم نمایان ہوتے ہین یا [illegible] کسی اور درجہ حالت عمل مین ہوتا ہے اسوجہ سے
عامل اور ناظرین کی نادانی سے جو امید مشاہدہ آثار کی کی تھی وہ پوری نہین ہوئی پس چاہیے کہ ہر
عمل کے وقت اوسکے آثار کو بجای خود دیکھا نسبت آثار دیگر عمل کے دیکھے کیونکہ اگرچہ بعض قواعد
عام ہر عمل کے آثار مین ایک ہی ہین لیکن جزئیات مین مختلف مرتبہ اور مختلف قسم کا اختلاف
واقع ہوتا ہے یعنی مختلف معمولون پر جب عمل کیا جاتا ہے تو مختلف آثار نمایان ہوتے ہین مثلاً کسی پر حالت خواب
بیداری کسی قسم کی واقع ہوتی ہے اور کسی پر کسی قسم کی بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جب حالت روشن
غائب بینی کی حالت اونپر طاری ہوتی ہے اوس حالت مین سواے عامل کے اور کسی کی آواز وہ نہین

سنتے ہین بعض ہر ایک کی آواز سنتے ہین اور بلکہ قوت شنوا اونکی اکثر تیز ہوجاتی ہے اور بعض فقط عامل ہی کی
بات کا یا جسکو عامل اوسکے ساتھہ ربط دلا دے جواب دیتے ہین اور بعض ہر کسی کی بات کا جواب
دیتے ہین بعض معمول کو اپنی ذات کا ہوش رہتا ہے اور بعض کو نہین رہتا بعض کو واسطے یہ ضرور ہے
کہ جس چیز کو وہ قوت غائب بینی کے ذریعہ سے دیکھین وہ اونکے جسم سے ملحق ہو بعض کے واسطے یہ بات
ضرور نہین ہے بعض معمول اپنے جسم کے اندر کا حال ذرا ذرا ہو بہو دیکھہ لیتے ہین اور اورون کے بھی
جسم کا حال دیکھکر مفصل بیان کر دیتے ہین اور بعض کو کچھہ ایسا حال نظر نہین آتا ہے بعض کی نگاہ
باطنی فاصلہ پر کام کرتی ہے اور بعض کی نہین بعض کو یہ قدرت ہوتی ہے کہ بند خط اور بند صندوق کے
اندر بند کیے ہوے خط پڑھہ لیتے ہین بعض کو یہ قدرت تو نہین لیکن یہ قدرت ہوتی ہے کہ ہمارے جی کی
باتین دریافت کر لیتے ہین اور جی کی بات دریافت کر لینا ایسا کام ہے کہ امکاناً اون معمولون سے
نہو سکے جو بند خط پڑھہ لیتے ہین ایک ہی اثر کے ظہور مین اتنے اختلاف ہین کہ مختصر بیان کیے گئے
حاصل ان سب کا یہ ہے کہ سب معمولون مین ایک ہی سے نتائج عمل کے ظاہر ہونے کی امید رکھنی
امر لغو ہے ایک اور یہ بھی باعث خطا کا ہے مثلاً عامل ایک معمول پر عمل کرتا ہے اور جو بعض علامتین
آثار معمولی غائب بینی کی قوت کی ہین وہ نمایان ہوتے ہین اوس وقت ناظرین کہتے ہین کہ ہم
معمول کی قوت غائب بینی کا امتحان کرنا چاہتے ہین اور سبکو یہی یقین ہے کہ معمول مکار ہے اور
اوسپر مکاری ثابت کرنے کو مستعد ہین چنانچہ اوسکی آنکھون پر پٹیان اور روئی اور نکری رومال
بندھواتے ہین اس اشتباہ سے کہ معمول دیکھتا ہے پس ایسی باتون سے معمول کی طبیعت مین
بہت حرج ہوتا ہے خصوصاً درحالیکہ اوسکی طبیعت نازک اور بہت اثر پذیر ہو غرض کہ ایسے
حالات مین اگر عمل خطا کرے تو اس خطا ہونے سے کچھہ بھی قباحت ثابت نہین ہوتی بلکہ حیرت و استعجاب کی
یہ بات ہے کہ اکثر باوجود ایسے ناقص بند و بستون کے بھی بعض معمولون کی قوت غائب بینی مین کچھہ فرق
نہین آتا ہے پس چاہیے کہ جس شے کی نظر آنیکا معمول سے امتحان کیا جاوے وہ ایسی جگہہ رکھہ دیجاوے کہ
معمول کی نظر کا پہونچنا وہان تک ممکن نہو پس اس طرح کے امتحان سے معمول کی طبیعت مین بھی کچھہ

سرچ ہوگا اور عامل کو چاہیے کہ بطریق قدرتی آثار کا ظہور ہونے دے اور صیغہ تخیل بند رکھے اور واقعہ یہ ہے کہ
بعض اوقات یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ رسالہ عمل مقناطیس حیوانی کے لئے ظاہر ہوا ہے ... 
شہرہ میں تھا اس عمل کا پورا ہونا ممکن ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ... عام جلسوں میں اگرچہ ...
ہیں یا اور یہ اعتراض وہاں حال میں اکثر راست آتا ہے لیکن یہ عمل اگر خلوت میں کیا جاوے تو وجوہ بالا
جو باعث خطا کے ہیں اون سے محفوظی حاصل ہوتی ہے ہر چند خلوت میں بھی بعض امور باعث خطا کے
ایسے ہوتے ہیں کہ اونمیں سے چند اتفاقیہ ہیں جن پر ہمارا اختیار نہیں مگر ... کہ جہاں ہو سکے ...
عمل کی تحقیقات کیواسطے ... ہیں ایسی تحقیقات علمی کوئی نہیں ... خطا ... ہوتی
اور جتنا تجربہ مجھے ہوا ہے اوس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ جو شخص صبر اور استقلال کے ساتھ ...
دل لگا کر امر راست کی تحقیق کرنیکی نیت سے مقناطیس حیوانی کے عمل کی مشق کریگا ...
جلد یا خواہ دیر میں بڑی بڑی حقائق علم مذکور کے مشاہدہ کریگا اور اوسکا علم بہم پہونچائیگا ...
ہر شخص کے فہیم فہمیدہ اور عقیل اور ذی علم اس بات کو مانتے ہیں کہ علم مقناطیس حیوانی ...
اس علم کی اصلیت کی بابت میں معقولیت بحث کرتے ہیں فرق اتنا ہے کہ کسیکا اسمیں اعتقاد ...
بہت سے وہمی یہ تو مانتے ہیں کہ خواب مقناطیسی و تشنج مقناطیسی و رد قوف منقسم اور بعض بعض آثار ...
ہو جاتے ہیں لیکن جو آثار اعلی مثل شرکت خیال اور غائب بینی کے ہیں اونکا ماننا اونکی طبیعت گوارا
نہیں کرتی مگر امید قوی ہے کہ بعد امتداد تھوڑے زمانہ کے آثار اعلی کو بھی وہی لوگ ماننے لگینگے اکثر
اتفاقیہ یہ سوال ہوتا ہے کہ معمول کتنی دیر تک سوویگا تو معمول فوراً جواب دیتا ہے کہ دس یا پندرہ یا
بیس منٹ تک سوویگا اور امتحان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو وقت اوسنے بتایا تھا درست تھا اور معمول
... عامل معمول کو حکم دیتا ہے کہ گھنٹہ بھر یا آدھ گھنٹہ یا دو گھنٹہ سونا اور معمول ...
سوتا ہے ایک پل کا بھی فرق نہیں ہوتا ہے اور اگر عامل کوئی چیز کھانے کی قسم کی اپنے منہ میں ...
... دیتا ہے جو دیکھ معمول اوسے نہیں دیکھ سکتا ہے مگر فوراً منہ کو ایسی حرکت دینے لگتا ہے گویا
... کے منہ میں ... حقیقت ... [illegible]

[illegible] دیکھتا [illegible] پوچھے [illegible] ترقی ہو جاتا ہے مثلاً اگر نبات عامل کو
[illegible]
نمیں ہو تو یہ بھی کہتا ہے کہ میں نبات کھاتا ہوں علی ہذا القیاس پس یہ شرکت ذائقہ کی
صورت کا ثبوت ہے علاوہ اسکے معمول کہنے لگتا ہے کہ میں فلان شخص کو دیکھتا ہوں اور کسی
کمرے کا حال بیان کرنے لگتا ہے جسکو اوسنے کبھی پہلے نہ دیکھا تھا اور جس آدمی کو وہ دیکھتا ہے
اوسکی پوشاک نہایت ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے کہ وہ کس کام میں مشغول ہے پس یہ قوت بینائی
بینائی کا ثبوت ہے [illegible] دیکھتے رہتے ہیں اور چونکہ خواب بیداری خود بخود بھی واقع ہو جاتا ہے
لہذا کسی شخص کو عمل مقناطیسیہ کے ذریعہ سے خواب مقناطیسی کے واقع ہونے میں شک
نہیں ہو سکتا ہے اگر [illegible] واقع ہو تو اوسکے آثار بھی واقعی ہیں جانتا ہے [illegible]
کہ معمول بیوقوف [illegible] ہو جاتا ہے اور یہ اثر ایک خاص حالت میں معمول پر [illegible]
کیا جاتا ہے بیان ہوتا ہے حقیقت میں نہایت حیرانی پیدا کرتا ہے چنانچہ کمال حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص کو
قوت [illegible] اور اسے بھی حاصل ہو [illegible] کا خیال بھی کرتا ہے اور بولتا بھی ہے اور پھر معمولی حالت میں
اپنی حرکات [illegible] کچھ بھی [illegible] نہ ہو اور چونکہ یہ باتیں ناظرین برابر دیکھتے ہیں سوا اسکے
سوائے یقین کرنیکے انکو چارہ نہیں ہوتا علم مقناطیس حیوانی کو حاصل کرنیکے واسطے ایک یہ بھی حرج ہے
کہ بہت سے آدمی اپنی اصل نیت کو [illegible] اور عادات اور بزرگ کی تعظیم اور لحاظ اور خوف [illegible]
نہیں کرتے ہیں اور اس علم کے سبب سے معمول ہر ایک کی نیت اور طبیعت کا حال صاف صاف
بتا دیتا ہے اسواسطے وہ لوگ اپنی خباثت باطنی کو ظاہر ہو جانیکے خوف سے نہیں چاہتے ہیں کہ اس
علم کو فروغ ہو اور ہر ایک اسکی تحقیقات کی طرف متوجہ ہو بہت سے اطبا بھی ایسے ہیں کہ [illegible]
مقناطیسی کے قائل اور عامل ہیں اور عند الضرورت واسطے تشخیص مرض [illegible] تحقیق حال [illegible]
اوسکو مستعمل کرتے ہیں لیکن اس خوف سے کہ جو اعلیٰ درجہ [illegible] طبیب [illegible]
ناقص جانیں [illegible] حال [illegible]
[illegible]

نخاص مین یہ عمل بہت بکار آمد ہی اور تشخیص مرض مین نہایت معین ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ عمل
مقناطیسی بذاتہ ایسی شی ہے کہ اوسکی تاثیر عروق پر بہت ہوتی ہی اور اسیواسطے اوسکی استعمال سے اون
بیماریون کو جو عروق سے متعلق ہین مثل فالج و تشنج و جنون وغیرہ کو بہت نفع ہوتا ہی اور اکثر مجربین نے معاینہ
کر دیا ہی کہ عمل مقناطیسی سے ایسی بیہوشی پیدا ہوجاتی ہی کہ عمل جراحی بلا تکلیف کے ہوسکتا ہی اور ہمکو امید قوی اور
یقین کا مرتبہ ہی کہ تھوڑی ہی عرصہ مین ہر طبیب کو خواہ تو آپ اس عمل کی مشق کرنی پڑیگی خواہ یہ ہوگا کہ اور
آزمودہ کار عالمون سے دریافت حال کر لیا کرینگے جسطرح جراح اور دائیان و سینگی والیان اس قسم کی پیشہ ور لوگ
طبیب کے زیر حکم رہتے ہین اسیطرح وہ لوگ جنکی طبیعت کو اسطرف میلان ہوگا عامل و معمول پیشہ ور ہوجاوینگے

**مناظرہ سوم** اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حقائق علم مقناطیسی کے صحیح ہونے سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہی کہ ایک آدمی کی تاثیر
اور تیز آدمیون پر اس قسم کی ہوتی ہی جو خدا تعالی کو بخشنی منظور تھی تو اسکا ہم یہ جواب دیتے ہین کہ اگر حقائق علم مقناطیسی
صحیح ہین تو بدیہی یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جسطرح خداوند تعالی نے اور قوتین انسان کو اوسکے نفع کے واسطے
بخشی ہین اوسیطرح یہ قوت مقناطیسی بھی اوسکے منفعت کیواسطے عطا فرمائی ہی چنانچہ ایک ادنی نفع
اس علم کا یہ ظاہر ہے کہ آدمی کو اگر کچھ بھی تکلیف ہوتی ہی تو اس عمل کے ذریعہ سے فوراً دور ہوجاتی ہی
اور جسطرح عالم مین بہت سے لطیف جوہر اور قوتین موجود ہین اور اونکی تاثیرات کا جا بجا ظہور ہی اوسیطرح
اسکو بھی سمجھنا چاہیے اور بالفرض اگر یہ قوت بعض حالتون مین مضر بھی ہو تو ایسا ہی حال اور قوتون کا
بھی ہے مثلاً روشنی عقل و دانش کہ عمدہ ترین نعمتہای جناب باری ہی اور سراسر نفع انسان اوس سے
متصور ہی کبھی یہ بھی باعث مضرت ہوتی ہے مطابق مصرعہ مشہور مصرعہ ای روشنی طبع تو بر من
بلا شدی ۔ اور جسطرح سے کہ آگ جلا دینے کے وقت مضر معلوم ہوتی ہی لیکن اوسکے منافع مثل طبخ طعام
وغیرہ اس مضرت سے بہت کثیر ہین پس ایسا ہی حال عمل مقناطیس حیوانی کا سمجھنا چاہیے کہ اسمین بھی منافع
کثیر ہین اور مضرت قلیل یعنی اگرچہ نہایت قبیح کامونکے واسطے بھی یہ عمل مستعمل ہوسکتا ہی لیکن دنیا مین کوئی
قوت بشری اور کوئی شی ایسی نہین ہی جو خبث طینت انسان کے سبب سے بری طور پر کام مین نہ آسکے چنانچہ بارود کا
اچھا استعمال یہ ہی کہ پہاڑونکو اس سے توڑ اور قلعون کو اوس سے اڑا استعمال یہ ہی کہ آدمی کی جان کو اوسکے ذریعہ سے تلف کرتے ہین

اور یہ بھی عمدہ تاثیرات عمل مقناطیسی سے ہی کہ جو امور معیوب نہین ہین یا جو بذاتہ اچھی ہین اونمین معمول
عامل کی حکم کو بلا عذر مان لیتا ہی اور عموماً مدرکہ معمول کا اور خیالات اور اخلاق اوسکی حالت خواب مین
نہایت عالی اور مضبوط ہوجاتی ہین اور ہر چیز جو چھوٹی یا بڑی یا کمینی ہوتی ہی معمول متنفر ہوتا ہی چنانچہ
گر عامل چاہی کہ معمول کوئی راز کی بات جو اوسکو حالت خواب مقناطیسی مین معلوم ہوئی ہو آشکار کردی
تو معمول اوسکو ہرگز نہین ظاہر کرتا ہی اور اگر کوئی اس بات مین کوشش کری کہ معمول سے کسی امر قبیح کا ارتکاب
کرایا چاہیے تو اوس شخص کو جلد دریافت ہوجائیگا کہ معمول کو اس بات کا بہت درست ہوش ہی کہ کیا کیا
باتین اخلاق کی رو سے واجب ہین اور کیا کیا نہین بلکہ بعضی باتون کا اوسکو ہوش بہ نسبت بیداری اصلی کی حالت خواب مین
زیادہ ہوتا ہی اور اکثر حالتون مین معمول کی چہرہ پر زیادہ لطافت پائی جاتی ہی اور اوسکے خیالات بھی
زیادہ لطیف اور طبیعت زیادہ شگفتگی سی ہوجاتی ہی اور حالت خواب بیداری خواب حقیقی کی حالت
نہین ہی بلکہ ایک ایسی حالت ہی کہ اوسمین قوت باصرہ ظاہری مفقود ہوجاتی ہی اور وہ فقط بیداری ہی
نہین رہتی ہی بلکہ اخلاق اور ادراک بہ نسبت حالت اصلی کی زیادہ ہوجاتی ہین معمول کی تقریر اوسکی تقریر
اصلی سے زیادہ فصیح اور شستہ اور عالی ہوتی ہی اور عامل کی متابعت عموماً وہین ہی کرتا ہی کہ جہان تک
اخلاق اور کار واجب مین خلل نہ پڑی اور اگرچہ علو طبیعت ایسی معمولون کی کہ جنکی طبائع بذاتہ عالی ہین زیادہ
ظاہر ہوتا ہی لیکن کم و بیش ہر معمول کی طبیعت کو جلا ہوجاتی ہی اکثر لوگ اعتراضاً یہ کہتی ہین کہ اگر حقائق
قوت غائب بینی سچ مانی جاوی تو اس سے ثابت ہوگا کہ غائب بین کو علم کل حاصل ہوتا ہی اور چونکہ یہ بات
ناممکن ہی اسواسطی غائب بینی کی قوت بھی حقیقت مین راست نہین ہی جواب اسکا یہ ہی کہ درحالیکہ ہم دیکھتی ہین
کہ معمول کو فاصلہ کا حال نظر آتا ہی اور سیکڑون معمولون مین یہ بات دیکھی گئی ہی تو قوت غائب بینی کی سچ
ہونی مین شبہہ نہین باقی ہی اگرچہ غائب بین کو بصر ظاہری یعنی آنکھون سی کہ وہ دونون بند ہوگئی ہین کوئی
شی معلوم نہین ہوتی ہی لیکن وہ بصر باطنی سے بلا وساطت چشم اور روشنی ظاہری کی اسطرح دیکھتا ہی
کہ در و دیوار یا اور کسی شی کی حائل ہونی سے اوسکے دیکھنی مین خلل واقع نہین ہوتا ہی اور صورت و رنگ روشنی اور
الوان مختلفہ کا قوت باصرہ کی بلا وساطت چشم اور روشنی ظاہری کی محسوس اور معلوم ... ہونا کچھ تعجب کی بات

نہین ہے بہت آسانی سے ہر ایک کے قیاس مین آسکتی ہے مثلاً اگر آنکھین بند کر کے بچا وین یا کپڑا اوپر
ہاتھ بھی رکھ لیا جاوے تو اوسوقت اگر بنظر غور سے دیکھین تو کیا کیا رنگ اور کیا کیا اشکال ہوائی نہایت
باریک و عجیب و غریب دکھائی دیتے ہین بیان اوسکا نہین ہو سکتا یہ امر متعلق مشاہدہ ہے پہلے پہل
غائب بین در اصل حقیقی چیزونکو کسی ایسے ذریعہ سے دیکھتا ہے کہ جسمین مثل روشنی ظاہری کے صورت و شبیہ
کو قوت باصرہ تک پہونچنے کی حاجت نہین ہوتی ہے اور آئندہ اسکا حال مفصل و مشرح
کہ وسائل بصر کی نسبت کیا کیا باتین ہمکو دریافت ہو سکتی ہین لیکن ماہیت اور حقیقت ان وسائل
باطنیہ کی کچھہ بھی اونکے ذریعہ اور وسیلہ کے مشاہدہ اور معاینہ سے غائب بین کو علم کل کا حاصل ہونا ممکن
نہین ہے بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ غائب بین کو قوت سب چیزونکے دیکھنے کی حاصل نہین ہوتی ہے بلکہ قوت
غائب بینی ہمیشہ محدود اور مختلف طور پر ہوتی ہے اور درحقیقت یہ بات ہے کہ غائب بین بیانات مین بہت
موٹی غلطیان کرتے ہین اور خاص مشکلات اونکو پیش آتی ہین مثلاً غائب بینونکو قوت تمیز گذشتہ
واقعات و آثار اور اون آثار مین جو صورت خاص بینی مین واقعات گذران سے پیدا ہوتے ہین تمیز نہین ہوتی
وجہ اسکی یہ ہے کہ دونون صورتونمین جو آثار پیدا ہوتے ہین بصر باطنی پر دونون برابر ہی کارگر ہوتے ہین
کہ التباس ہوجاتا ہے تلقین اور دریافت خیال کے ذریعہ سے ہوتے ہین اونمین اور اون آثار مین جو حقیقی اشیا
ظاہری کے دیکھنے کے سبب سے پیدا ہوتے ہین فرق کرنا ممکن نہین ہوتا اون سب مین تمیز کرنا ہمارا کام ہے
درحالیکہ ہماری آنکھون کے سامنے جو چیزین موجود ہوتی ہین اونکے دیکھنے مین ہمکو شبہہ
اور غلطی ہوجاتی ہے تو اس صورت غائب بینی مین زیادہ تر احتمال وقوع اغلاط ہے اور اگر بالفرض سب
چیزونکو دیکھ لینے کی بھی قوت حاصل ہوجاوے تو بھی اس قوت سے عقل بھیجا اور علم کل حاصل ہونا ممکن
نہین ہے اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ جب کبھی مطابق اظہار غائب بین اشیا ظاہر مین موجود
نہین ہوتے تو ہم اوسکے بیان غلط سمجھ لیتے ہین اور جب ہم خوب اچھی طرح غور اور امتحان کرتے ہین تو معلوم
ہوتا ہے کہ غائب بین کا بیان درست اور راست تھا اور ہمارا خیال غلط تھا اور وجہ ہمارے غلط فہمی کی
یہ ہوتی ہے کہ جو خیالات ہمارے ذہن مین پہلے سے جمے ہوئے تھے وہ دھوکا دیکر بہکاتے تھے

اعتراض بعض لوگ جو حقائق مقناطیسی کو تسلیم کرتے ہیں وہ بھی معترض ہوتے ہین کہ یہ عمل جادو ہی
اور دین کی کتابون کی رو سے ممنوع ہی اسکے جواب کئی ہین اول یہ ہے کہ یہ اعتراض ابتدا مین علم طب
اور ہیئت اور کیمیا کی نسبت بھی ہوتے رہے ہین اور جو لوگ جاہل تھے وہ اپنی نسبت زیادہ ہوشیار
اور عقلمندون کو ساحر اور جادوگر کہا کرتے تھے دوسرے یہ کہ اگر جادو سے یہ مراد ہی کہ خلاف
قانون قدرت آثار پیدا ہوتے ہین تو عمل مقناطیسی جو موافق قوانین قدرت ہی اس جرم جادو سے
بری ہی اور جن لوگون کو برا کہنا چاہیے وہ وہ شخص ہین جو قدرتی علم کو بد اور قبیح کامون کے واسطے
دھوکے بازی اور مکاری مین استعمال کرتے ہین اور لوگون کو فال گوئی کے بہانہ سے دھوکا دیتے ہین
اور جو لوگ کہ خدا تعالی کے مصنوعات کی نسبت تحقیقات کرتے ہین اور عجائبات قدرت مشاہدہ
کرنے کا شوق رکھتے ہین اور ہر صنعت عجیب کی نسبت صانع حقیقی کی طرف کرتے ہین اور اپنی نیک نیتی
اور خوش نہادی سے اس علم کو اچھے مطالب کے واسطے کام مین لاتے ہین اونکی نسبت یہ قول درست
نہین ہو سکتا ہی کہ وہ فن ممنوع کو استعمال کرتے ہین چنانچہ جب مین بعض آثار عمل مقناطیسی کا حال
مفصل لکھونگا تو واضح ہوگا کہ اس علم کے ذریعہ سے بہت ایسے امور حل ہو جاتے ہین جنکو لوگ
سمجھتے ہین کہ شیطان کے سبب سے واقع ہوتے ہین مثل آسیب وغیرہ کے اعتراض بعض لوگ یہ بھی
اعتراض کرتے ہین کہ عمل مذکور کے استعمال کے سبب کفر اور دہریہ پن پیدا ہوتا ہی اوسکا جواب
یہ ہی کہ اس عمل کے استعمال سے کفر نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ ایمان کامل ہوتا ہی اور معلوم ہوتا ہے کہ
انسان کی ماہیت کا کسیکو کچھ بھی علم نہین ہے کہ یہ کیا طلسم قدرت ہی اور خدا تعالی جل شانہ کی
قدرت کی بہت سی عجیب صنعتین اس علم کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہین اور اگر معترض کا مدعا یہ ہو
کہ اس عمل اور علم سے فنائے روح ماننا پڑتا ہی کہ حصول ادراک بلا واسطہ حواس خمسہ ظاہری
مستلزم فنائے روح ہی تو اس کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ معترض آثار عمل سے مطلقاً واقف
نہین ہی اسواسطے کہ اون آثار کا نتیجہ بالعکس اوسکے منہ سے نکلتا ہے اور جو لوگ نہایت عقیل و
عالم کامل ہین وہ اون آثار کو دیکھکر یہ کہتے ہین کہ روح کا غیر مادی ہونا اور فانی نہونا اون آثار سے

بہت صفائی اور خوبی سے ثابت ہوتا ہی چنانچہ عجائب بینی کے آثار مین نفس ناطقہ کا جسم سی علحدہ
فاعل ہونا مشاہدہ ہوتا ہے اور جسم کے فعل سی نفس ناطقہ کا فعل بالکل جدا ہوتا ہی اور یہ دلیل صحیح تہا
اس امر کی ہے کہ مادہ اور روح مین لا انتہا اختلاف ہی غور کرنا چاہیئے کہ ادراک کا حواس ظاہری کی
ذریعہ سی علاوہ پیدا ہونا روح کے لافانی اور قدیم ہونیکے نسبت کیونکر شک پیدا کرسکتا ہے بلکہ
حقیقت مین اس سی یہ ثابت ہوتا ہی کہ نفس ناطقہ کو ادراک اور حس کے پیدا کرنے مین مادہ ظاہری پر
اتنا تکیہ نہین ہی جیسا ہمارا خیال مین پہلے تھا یعنی بوساطت حواس ظاہری ہی نفس ناطقہ کو
ادراک ہوتا ہی علاوہ اسکے لفظ دہریہ جو معترض استعمال کرتا ہی یہ لفظ اس محل مین ایسا مبہم ہی
کہ کبھی کوئی شخص اسکے معنی اچھی طرح نہین سمجھا سکتا ہی اسواسطے کہ اگر کسی سی دریافت کیا جاوے کہ
مادہ کی تعریف کیا ہی تو وہ سوای خواص مادہ کی اوسکی حقیقت کو نہین بتاسکیگا یعنی تعریف اوسکی
ذاتیات سے کہ جنس قریب اور فصل قریب ہی نکرسکیگا بجز تعریف رسمی کی مثل اسکی کہ مادہ وہ چیز ہی جو جگہ کو
روکتا ہی یعنی قابلیت تمکن کی رکھتا ہی اور امتناع تداخل اوسکی صفت ہی اور اوسمین وزن اور کشش اور
جذب ہوتا ہی علی ہذا القیاس پس یہ امر قابل لحاظ ہی کہ مادہ کوئی شی ایسی ہی جو حقیقت اوسکی ان جمیع خواص سی
جدا اور علحدہ ہی اور کوئی ایسا جوہر ہے جسکی یہ سب خواص اور اعراض ہین اور یا مادہ مجموعہ ذرات کا
نام ہی کہ جسکے بعض خواص معین ہوتی ہین یا مادہ فقط نقاط ہندسیہ کی مجموعہ کو کہتے ہین جو گویا مرکز ہین
جنمین بعض قوتین کشش اور تنفر کی فاصلہ معین تک پھیلتی ہین اس صورت مین کیا قوت جاذبہ قوت کشش
نہین ہی کیا قوت شرکت اور قوت اتصال قوت جاذبہ سی جدا ہی کیا خاصیت امتناع مداخل یعنی تمکن کی
قوت اور نیست ونابود ہونیکے قابل نہونے کی قوت قوت تنفر نہین ہی کیا جوہر نقاط ایسی کشش اور تنفر کی
قوت سی نہین بنتا ہی کیا یہ امر محال ہی کہ حرارت اور روشنی فقط قوت کشش اور تنفر سی بنی ہوئی ہو پس اگر
ان سب قوتون کو موجود ہونے سی ہمارے حواس پر ایسا ہی اثر پیدا ہو جیسا مادہ کے سبب سے پیدا
ہوتا ہی تو ممکن ہے کہ مادہ بلکہ خواص مادہ کہ فقط انکو ہم جانتے ہین ان قوتون کے اجتماع کا نتیجہ ہون
پس ایسے سوال کا جواب آسانی سی سمجھ مین نہین آتا ہی فقط اتنی بات ہمکو مادہ کی نسبت ضرور

معلوم ہے کہ مادہ اپنے خواص سے علیحدہ ہماری قیاس مین نہین آسکتا ہے پس ما ابعد ہماری نظر مین مادہ کو
ایک قوت یا مجموعہ بہت سی قوتون کا تصور کرتے ہین اور جب مادہ کی تعریف کما حقہ ہم نہین کرسکتے ہین
تو غیر مادہ کی تعریف کیونکر کرسکین گے تاوقتیکہ ہم نہ جانین کہ مادہ کیا چیز ہے یہ کیونکر جان سکتے ہین
کہ غیر مادہ کیا ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے وہ کون چیز ہے کہ جسکو مادہ نہین کہتے اسواسطے کہ اگر ہم مادہ کی
یہ تعریف کرین کہ وہ جگہ روک لیتا ہے تو غیر مادہ اوسکو کہین کہ جو جگہ کو نہ روکے تو ایسی شے کوئی
خیال مین نہین آتی جو جگہ کو نہ روکے زیادہ بر این نیست کہ وہ لطیف مثل ہوا کے ہوگی تو بھی وہ جگہ کو
روکے گی گو بحس ظاہری محسوس نہووے اگر یہ تعریف کرین کہ مادہ اوسے کہتے ہین جو نیست و نابود
نہین ہوسکتا ہے اسکا مآل یہ ہوتا ہے کہ مادہ قدیم یعنی لافانی ہے اور اسی وجہ سے ایک ذرہ کی مادہ کو
بھی ہم نیست و نابود نہین کرسکتے ہین فقط اتنا ہمکو اختیار ہے کہ اوسکی صورت و جگہ بدل سکتے ہین مثلاً اگر
آتش خانہ مین جو کوئلے ڈالے جاتے ہین تو کوئلے کی حیثیت نابود ہوجاتی ہے مگر مادہ اوسکا کچھ راکھ اور کچھ دھوان
اور ہوا ہوکر باقی رہجاتا ہے اوسکو ہم فانی نہین کرسکتے ہین اسیطرح اگر ہم یہ قیاس کرین کہ روح کسی قسم کا
مادہ لطیف سے بنی ہوئی ہے اور جگہ روکتی ہے یعنی جسم مین ہے تو اس قیاس سے بھی اوسکا قدیم ہونا
معلوم ہوتا ہے اور بعد انجام یہ بات قرار پکڑتی ہے کہ اس زندگی مین ہمکو روح اور نفس ناطقہ کا
علم فقط اسی طور پر ہے کہ ہم اوسکو مادہ ظاہری کے ساتھ شامل دیکھتے ہین جسطرح زندگی مین وجود
خیال کا بغیر مغز سر کے کہ محل خیال ہے خیال محال ہے اور خیال کی نسبت ہم اتنا ہی کہ سکتے ہین کہ خیال مغز کا
ایک فعل ہے اسصورت مین ہمکو کسی اور وجود کا مثلاً روح اور نفس ناطقہ کا فرض کرلینا جائز
نہین ہے اسواسطے کہ خیال کے پیدا ہونیکی وجہ بتانے کے لیے ایسا وجود فرض کرلینا کچھ ضرورت
نہین رکھتا لیکن اس قول کو تسلیم کرنے سے ایک انکار کرنے والے وجود کو جسم سے جدا مان لینا
چاہیئے یہ بات تو سچ ہے کہ ہم ایسے وجود کا ہونا ثابت نہین کرسکتے ہین لیکن یہ بھی تو نہین ہوسکتا ہے
کہ ایسا وجود حقیقت مین نہین ہے ممکن ہے کہ ایسا وجود درحقیقت موجود ہو اور مغز کو بطور آلہ خیال اور
حس کے کام مین لاتا ہو اور بالعکس اسکے یہ بھی احتمال ممکن ہے کہ ایسا وجود کوئی نہو پس انسان بعد فنا کے

اور اک اس کُنہ کو نہین پہونچ سکتا ہی کہ آیا کوئی وجود فکر کرنے والا جسم سی علٰحدہ ہی یا نہین اسیوجہ سی
اسمین حکماء نے بہت سی بحثین کی ہین الّا یہ بحث کسی طرح اس عالم حیات مین طے نہین ہو سکتی ہی
جس طرح سے کہ ایک علٰحدہ روح یا نفس ناطقہ کے موجود ہونے کو ثابت نہین کر سکتے ہین اسی طرح
یہ امر بھی بدیہی ہے کہ انسان کو ایک ذاتی وقوف ایسا حاصل ہی جس سی ایسے وجود کے موجود ہونیکی
ہمکو آگاہی ہوتی ہی اور اس وجود کی شہادت بالکل رد نہین ہو سکتی ہم یہ سمجھتے ہین کہ مغز سر کو خدا تعالیٰ نے
اس قوت موجودہ کا آلہ مقرر کیا ہی اور ان امور خیالیہ کا بہ نسبت روح کے قیاس کرنا خلاف قیاس ہی
اسواسطے کہ تعلق اور تصرف اس قوت کا خاص مغز سر مین ہی بخلاف روح کے کہ تصرف اوسکا
تمام بدن مین عام ہے اور روح کا فانی یا لافانی ہونا اس عمل سی کچھ ثابت نہین ہوتا ہی مگر
جن لوگون کا یہ قول ہی کہ روح ایک جسم سے علٰحدہ وجود ہی اونکے قول کو مضبوط اور مستحکم کرتا ہی
اور اس بات کی تحقیق تو انسان کے فہم اور علم سے باہر ہی کہ آیا روح مادی ہے یا غیر مادی
لیکن بہر حال یہ ثابت ہوتا ہی کہ قدیم ہے اور یہ معدوم نہین ہو سکتی ہی اگرچہ جب ہم جسم انسان پر
آثار عمل مقناطیسی کو پیدا کرتے ہین مثلاً کسی عضو مین تشنج یا دل کی حرکت مین سرعت پیدا
ہو جانا یا درد کی کیفیت کا حس بالکل جاتے رہنا آنکھہ کی پتلی پر روشنی کا اثر نہونا معمول کو
معمول کی زبان مین لکنت پیدا ہو جاتی تھی ہذا القیاس باقی آثار کہ یہ سب اگر معمول کی طبیعت
اثر پذیر ہو تو بہت جلد آسانی سے پیدا و بیرواقع ہوتے ہین تو لوگ ان آثار کو پیدا ہوتے دیکھکر تسلیم
کرتی ہین اور اعتراضاً یہ کہتے ہین کہ یہ سب آثار وہم کے سبب سی پیدا ہوتے ہین **جواب** اگر
مراد ان لوگون کی یہ ہی کہ یہ باتین وہمی یعنی قیاسی اور مجازی ہین حقیقی نہین ہین تو ظاہر ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ ان لوگون کو یہ تمیز نہین ہی کہ قیاسی اور حقیقی مین کیا فرق ہی اسواسطے کہ عضو کا اکڑ جانا
آنکھہ کی پتلی کا قائم ہو جانا تشنج اعضا کا موقوف ہو جانا نبض مین سرعت کا آجانا اگرچہ بہت وقوع
ان امور کا ہمکو بخوبی معلوم نہین ہی الّا یہ امور سب یقیناً حقیقی ہین جسطرح سے کہ بعض اذکار اور اعمال
پڑھنے کی ایسے ہوتے ہین کہ اونکی تاثیرات سی بلا عمل مقناطیسی موت واقع ہو جاتی ہی پس یہ لوگ جو مر گئے

وہ کیا اپنے قیاس مین اپنے تئین عمدہ سمجھکر کہے اور اگر کوئی ان امور حقیقی کو وہمی سمجھے تو اوسکو
اس وہمی سمجھنے سے اون کے حقیقی ہونے مین خلل نہین آتا ہے بلکہ ایسے معترض کو وہمی کہا جاتا ہے اور اگر مدعا اونکا
یہ ہے کہ یہ آثار کسی قوت خارجی کی وجہ سے پیدا نہین ہوتے ہین بلکہ معمول کے نفس ناطقہ کے فعل کے
یہ آثار نتائج ہین اور اس فعل کو وہ وہم کا فعل کہتے ہین تو اب ہم اس قیاس کی تعریف مطابق
مدعا معترض کے منطبق کرتے ہین کہ جس شخص پر یہ عمل کیا جاتا ہے اوسکا نفس ناطقہ بعض اشارون کے
سبب سے برانگیختہ ہوکر جسم پر اوسکا اثر کرتا ہے اور جملہ آثار مذکورہ بالا علاوہ خواب مقناطیسی کے
پیدا کرتا ہے اگر معترض اس تعریف کو تسلیم کرلین تو اختصار کے واسطے اس فعل کا نام فعل وہم رکھ لین
تو یہ ایک اصطلاح فرضی سے ہے اور جدید بالاہمہ حقیقت مین یہ بات ہے کہ اگر احتیاط اور غور سے
تحقیقات کیجاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیاس بھی راست نہین آتا ہے سرعت نبض وغیرہ آثار
مذکورہ بالا ایسی چیزین ہین کہ جن پر ہمارا اختیار ہرگز نہین ہے معمول کا وہم کیسا ہی برانگیختہ کیا جاوے
وہ اپنے جسم مین یہ آثار بلا ذریعہ عمل مقناطیسی کے ہرگز خود بخود پیدا نہین کرسکتا ہے اور عامل اوسپر
یہ آثار اور دیگر آثار اس طرح پیدا کرسکتا ہے کہ اوسکو وہم کا دخل کسی طرح نہ پہونچے مین اس بات کی
شہادت دیتا ہون کہ عامل عمل مقناطیسی کسی شخص پر ایسی حالت مین عمل کرلیتا ہے کہ معمول دوسرے
کمرے یا دوسرے مکان مین یا سیکڑون گز عامل سے دور ہو اور جانتا بھی نہو کہ کسی طرح کا عمل اوسپر
ہونیوالا ہے اور وہ اپنے کاروبار مین مصروف ہو اوسپر عمل مقناطیسی کے آثار نمایان ہوجاتے ہین
اور جن لوگونکی طبیعت اچھی اثر پذیر ہے اون پر یہ اثر اسطور پر بھی پیدا ہوجاتے ہین کہ عامل نے کبھی
پہلے اونکو دیکھا بھی نہو پس اس صورت مین یقیناً وہم کے فعل کو مطلقاً ان آثار مین دخل نہین
علاوہ اسکے درحالیکہ معمول کا خیال کسی امر خاص مین جما ہوا ہو عامل کو اختیار ہے کہ اوسپر ایسے
آثار پیدا کردے جو اون امور سے کہ جسپر معمول کا خیال جما ہوا ہے بالکل کچھ تعلق نہ رکھتے ہون
اور معمول کو عمل کی اطلاع بھی نہو چنانچہ ممکن ہے کہ معمول نہایت توجہ دلی سے کسی شی کو پڑھنا
کررہا ہو عامل کے قصد ناگفتہ سے جو اوسکے پیچھے یا دور کھڑا ہوا آدھا کلمہ اوسکے منہ سے نکلتے ہوے

درک ہے یعنی علی ہذا القیاس سیکڑون مختلف ہوتی ہین عامل کا اسطور پر اثر پایا جاتا ہے
ان باتون سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہم سے جملہ آثار کی وجہ وقوع معلوم نہین ہو سکتی ہے بلکہ کسی خارجی
قوت کی تاثیر کو ضرور ماننا پڑتا ہے اور جب ایسی قوت کو مسلم جانا تو پھر وہم کے ماننے کی کچھ
ضرورت نہین ہے اس واسطے کہ جملہ آثار عمل مقناطیسی و تصدیق ناگفتہ عامل کے سبب سے ایسی
حالت مین کہ عامل و معمول یکجا نہون اور ان دونون مین بعد مسافت ہو پیدا ہو سکتے ہین اگرچہ
وہم جسکی تعریف اوپر بیان کی ہے اکثر آثار پیدا ہو سکتے ہین الا کلیۃً سب پیدا نہین ہو سکتے
اس سے یہ بات البتہ ظاہر ہوئی کہ وہم پر زور ڈالنے سے عمل مقناطیسی کا اثر جلدی اور زیادہ قوی
ہو سکتا ہے چنانچہ عامل کی مرضی جب مضبوطی سے ظاہر کیجاتی ہے تو اوسکی تاثیر کچھ کچھ اسی باعث سے
ہوتی ہے لیکن مرضی ناگفتہ عامل کی بھی تاثیر ہو جاتی ہے اس واسطے کہ وہم پر اثر ہونا عمل مقناطیسی کی
تاثیر کے واسطے لابدی اور ضروری نہین ہے الغرض اگر یہ بعض اوقات بعض آثار کی وجہ وقوع
اس قیاس پر بیان ہو سکتی ہے بایں کہ قوت مقناطیسی کے ہمراہ وہم کی بھی تاثیر ہوتی ہے لیکن جب تک
کسی خارجی قوت کی تاثیر نہ پائی جاوے اس قیاس کی بنیاد مضبوط نہین ہوتی ہے یعنی
بالفرض اگر یہ بات قبول کر لیجاوے کہ بعض آثار وہم کی برانگیختہ ہونے سے پیدا ہوتی ہین تو وہم کو
برانگیختہ ہونے کی وجہ کیا ہے اور اوسکا کیا سبب ہے کہ ترکیب عمل مقناطیسی سے وہم پر ایسا قوی
اثر ہوتا ہے اور ایسے مختلف آثار پیدا ہوتی ہین اور معمول کو حالت ہوش مین جسم پر بعض آثار مثل
حرارت یا سردی یا بجلی کے صدمہ کے سے کیون معلوم ہوتے ہین غرض کہ بواسطہ یا بلا واسطہ
وہم ہر طرح سے قوت خارجی کی معمول پر ضرور تاثیر ہوتی ہے سوال عمل مقناطیس حیوانی کے آثار
کسی کام کی نہین ہین اور اونسے سوای سیر کے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا پس اونکی نسبت تحقیقات
کرنی لاحاصل ہے جواب یہ سوال اوائل اور علمون کی نسبت بھی مثل علم ہیئت اور علم کیمیا
اور علم تشریح اور ہندسہ کیا گیا تھا اور اب ویسا سوال اون علمون کی نسبت کرنا نہایت لغو
معلوم ہوتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ امتداد زمانہ سے اون علوم کے فوائد بہت سے معلوم ہوئے ہین اور اگر فوائد کثیرہ

معلوم ہوئے تو بھی شخص عقیل کو فرض ہے کہ تحقیق علمی اور امر حق کو دریافت کرنیکے واسطے
ان سب علوم کے اصول اور فروع کو مطالعہ کریں اور کوئی شی حکیم مطلق اور آفریدگار برحق نے ایسی خلق
نہیں فرمائی کہ جسمیں فائدہ نہو **فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ** گو وہ فوائد ہمکو بتفصیل معلوم
نہوا ور شاید کہ حقیقت ان فوائد کی کسی اور علم کے ذریعہ سے دریافت ہو جاوے اور بہت جلدی
یا مدتوں کے بعد اوسکے استعمال کا فائدہ حاصل ہو چنانچہ بعض حقائق جو ناچیز اور بیفائدہ معلوم
ہوتے ہیں جب ہمارے علم کو ترقی ہوتی ہے تو دفعتہً قدر حاصل کرتے ہیں چنانچہ دخان مینا
(دھوان ۱۲)
پچک کا [illegible] ہے سب کو معلوم تھا لیکن واٹ صاحب کی تیزی عقل سے دخانی کل
اسی خاصیت دخان کی ذریعہ سے بنی جب [illegible] پانی اور بخار کے مزاج کی گرمی کا [illegible]
معلوم ہوئی تو حرارت پوشیدہ کی حقیقت علوم ہوئی اور غالباً واٹ صاحب نے بھی حقیقت کو
دریافت ہونے کے سبب دخان سے یہ فائدہ حاصل کیا [illegible] اسی طرح ایک یہ بات
بہت دنوں سے معلوم تھی کہ اگر ایک موج برقی ایک تار کی [illegible] اور گزر جاوے تو ایک نئی موج متوازی
تار میں پیدا ہوتی یا سوزن مقناطیسی پر اثر کرتی ہے حال میں اسی ذریعہ سے تار برقی بنایا گیا اور
اسی خاصیت موج برقی کے ذریعہ سے تو بھی مقناطیس مصنوعی بن سکتے ہیں بس واضح ہے کہ ہر چیز
کو جو حقیقت [illegible] بظاہر ناچیز معلوم ہوتی ہو لیکن اوسکی ذات میں [illegible] اور ایسی کسی وقت
[illegible] ضرورت [illegible] ہوگی اور اوسکے استعمال [illegible] اور عمل مقناطیسی کا [illegible]
فائدہ ظاہر ہے کہ [illegible] مشتعل [illegible] اگر یہ غرض کیا اعتراض بھی
پوچھ [illegible] یہ **سوال** [illegible] اگر حقیقت میں
[illegible] واقف [illegible] استعمال کرو جواب
[illegible] دریافت ہو چکی تھی اور اوسکا
استعمال [illegible] صاف معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] آپ
ایسی دریافت [illegible] جیسا کہ بارود فرنگستان میں [illegible] کو [illegible]

ہوئی حالانکہ چین مین ہزار برس سے پہلے اوسکا رواج تھا تمام دنیا کلمبس ہی کو دریافت ہوئی پہلے کوئی نہ جانتا تھا فرینکلن صاحب کی عہد سے پہلے بجلی کا وجود نہین تھا کیا قطب نما کے بننے سے پہلے قوت مقناطیسی دنیا مین موجود نہ تھی اسکا کیا سبب ہی کہ دخان کی ذریعی جہاز رانی ایک وقت خاص مین کی گئی اور اس سے پہلے کسیکو قوت دخان کا اسطور پر مستعمل کرنیکا خیال بھی نہوا الغرض اسکا کیا سبب ہی کہ ہر چیز شیٔ ایک خاص وقت مین دریافت ہوئی اور اوس سے پہلے کسیکو بھی اوسکی حقیقت معلوم نہ تھی پس وجہ وجیہہ اسکی یہ ہی کہ موجودات عالم کے ذرہ ذرہ مین آفریدگار تعالی نے ہزارہا صنعتین اور حکمتین خلق فرمائین کہ اوسکی سمجھنے اور معلوم ہونیکی قابلیت لوگون کو عقلون مین ہوتی جاتی ہے اور موافق قابلیت عقل و مادہ ہر ایک کو علم بعض بعض فوائد کا ہر زمانہ مین ہوتا جاتا ہی چنانچہ شاعر کہتا ہی **مثنوی** ذرہ ذرہ کان حکیم ذوالجلال + کرد پیدا از کمال بیزوال + در دل ہر ذرہ بس سر گران + کرد از انوار صد حکمت نہان + اور در اصل یہ بھی اعتراض عمل مقناطیسی کی نسبت صحیح نہین ہے اسواسطے کہ حقائق علم مقناطیسی زمانہ سابق مین بھی لوگون کو معلوم تھی اور وہ لوگ علاج امراض اور بعض ناقص مطالب مثل فال گوئی وغیرہ کی واسطی استعمال کرتے تھے چنانچہ مصر اور ہندوستان مین اکثر فرقون کی عالمون مین اسکا رواج تھا اور چونکہ وہ لوگ علم و عمل کو اپنے اظہار کمالات کی واسطی بہت پوشیدہ استعمال کرتے تھے اور کسیکو نہ بتاتے تھے لہذا یہ علم ایک عرصہ کی بعد دنیا سے ضائع ہو گیا تھا بعد ازان اس علم کو دوبارہ مسمر صاحب نے دریافت کیا ہی اور ہنوز یہ علم عہد طفولیت مین ہی الایقین کامل ہی کہ روز بروز اسکو ترقی ہوتی جائیگی اور یہ اعتراض کہ سیکڑون برس سے پہلے یہ عمل بخوبی کیون نہ ظاہر ہوا دلیل اس بات کی نہین ہو سکتی کہ یہ علم جھوٹا ہی اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جو لوگ علم اور فضل مین کمال رکھتے تھے اونھون نے اس علم کی بہ نسبت تحقیقات واقعی ابتک کیون نکی تو اسکا جواب یہ ہی کہ گو ایسے لوگون نے ابتک اس علم کی طرف توجہ نہین کی تھی لیکن یہ کم توجہی اونکی اس علم کی بہ نسبت اب عرصہ تک نہین رہ سکتی ہی اسواسطے کہ اگر اہل علم اسکی طرف توجہ کرینگے تو اون جاہلون سے پیچھے رہجاوینگے جنکو اسکی طرف توجہ ہی اور تھوڑی ہی عرصہ مین یہ بات ہوجاویگی

رجسطرح علم کیمیا اور علم تشریح کے نہ جاننے سے طبیب کو علم مین قصور سمجھا جاتا ہی اسیطرح اگر
اس علم مقناطیس حیوانی مین اونکو دخل نہوگا تو وہ ناقص سمجھے جاوینگے اب جو مناظرہ اور اعتراضات مخالفین کو
جواب سے فراغت حاصل ہوئی تو ترکیبین عمل مقناطیسی کی اور اون ترکیبون سے جو آثار پیدا ہوتے ہین
اور پہلے آثار ادنی اور بعد ازان آثار اعلی کا حال تبصرون مین بیان کرونگا اور تکملہ مین وجوہ وقوع آثار
عمل جو کچھہ قیاس مین آتی ہین اور اون آثار کے پیدا ہونے سے جو فوائد دریافت ہوتی ہین لکھونگا اگرچہ بیشک
اس معاملہ مین قیاس ہی قیاس ہے لیکن اس قیاس کرنے سے کچھہ نقصان نہین اسواسطے کہ حقائق عمل کا
واقع ہونا ثابت ہے خواہ ہم اونکی وجوہ وقوع بیان کرسکین یا نہ بیان کرسکین یا جسطرح چاہین بیان کرین

## تبصرہ اول بیان آثار و علامات و ترکیب خواب مقناطیسی کو پیدا کرنے مین

اسکی چند صورتین ہین اول یہ ہے کہ ناظر یعنی عامل پانچ چار آدمیونکو برابر بٹھاوے اور اون سے
کہے کہ اپنے ہاتھہ اسطرح پر رکھین کہ ہتھیلیان اوپر کیطرف ہون بعد اسکے اپنے دلہنے ہاتھہ کی
اونگلیون کے سرون کو اونچے سے نیچے کیطرف متصل علی التواتر حرکت دیجاوے اور اونگلیان برابر
رکھی یا اسطرح پر کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون یعنی معمول کے جسم کو چھوتا نجاہیے اور جسقدر ممکن
ہوسکے اونگلیان ناظر یعنی عامل کی جسم منظور کے قریب تر رہین تو اس ترکیب سے غالب ہے کہ اون
آدمیونمین سے ایک یا دو یا زیادہ پر ایک خاص اثر اس حرکت سے معلوم ہوگا لیکن یہ آثار مختلف
اشخاص مختلف پر مختلف طور کے ہوتی ہین بعض کو کچھہ گرمی اور بعض کو کچھہ سردی اور بعض کو گدگدی
سی محسوس ہوگی بعض کو اپنا جسم مثل سن ہوجاتیگا اور بعض کے جسم پر اثر مثل سوئیان چبھنے کو معلوم
ہوگا پس جن لوگونکو ان علامات و تاثیرات مذکورہ بالا سے کوئی اثر معلوم ہوا وہ خواب مقناطیسی جلد
واقع ہوگا اور جو بڑے آثار اس عمل کے ہین اونپر بخوبی نمایان ہونے لگے اور یہ اسیطرح سے حال
قابلیت مادہ ہر شخص کا واسطے قبول تاثیر اس عمل کے اچھی طرحسے ظاہر ہوجاتا ہے پس جب
کوئی شخص ایسا ہو کہ جسپہ کچھہ آثار عمل کے نمایان ہوتے ہون تو ناظر عامل دوسرا طرح آغاز عمل کرے

کہ اپنے دونون ہاتھ منظور و معمول کو سر اور چہرہ پر پھیرے اور اوسکی پیٹھ اور [illegible] تک اتارے اور
ہر وقت ناظر کو یہ امر ملحوظ خاطر رکھنا [illegible] چاہیئے اور
جسقدر ممکن ہو اوسکو قریب [illegible] منظور [illegible]
اور شکل [illegible] ناظر اپنے ہاتھ منظور کے پہلو [illegible] کی طرف [illegible] تاثیر عمل [illegible] دو شرطین [illegible]
**شرط اول** یہ ہے کہ [illegible] عمل [illegible] طبیعت ناظر کی نظر کرتے وقت اپنے کام میں [illegible]
خوش [illegible] ہو کر اوس وقت نظر سوا [illegible] منظور [illegible]
کمال استقلال اپنے ارادہ پر قائم رہے اور کسی طرح کا شور و غل اوس مکان اور اوسکے قرب و جوار میں نہ ہو
اور آواز رفتار و گفتار [illegible] کی بھی وہان نہ آنے پائے [illegible] لوگ [illegible]
بھی باتین [illegible]
[illegible] طبیعت [illegible] **شرط دوسری** یہ ہے کہ [illegible]
تاثیر [illegible] ناظر کا اثر [illegible] اور اپنی طبیعت کو جہانتک [illegible] حال سے محل
ہو جانے پر راضی ہو [illegible] بات ضروری نہین ہے کہ اوسکے دل [illegible] تاثیر کا اعتقاد [illegible]
پس اگر ان شرطون [illegible] منظور ناظر کو [illegible] دیکھتا [illegible] اور
دل [illegible] آثار تاثیر نظر مثلاً گرمی اور سردی [illegible]
اور ظاہر ہونگے [illegible] خواب [illegible] طبیعی [illegible] اگر حال [illegible]
اور جدا [illegible] تاثیر عمل کی [illegible] ظاہر ہو [illegible] طبیعت [illegible] گھبراوے اور وہ اپنی طبیعت [illegible]
متوجہ [illegible] کیسا ہی شخص ہوگا [illegible] عمل [illegible] کا قائل ہو جاویگا [illegible]
کہ مرتبہ اول میں [illegible] اثر پذیر نہین ہوتا [illegible] ترکیب عمل میں [illegible]
[illegible] اس حالت میں [illegible] چاہیئے کہ ہمت اپنی نہ ہارے [illegible] اگر [illegible]
تو اوسکو عمل کی تاثیرات روز بروز زیادہ موثر اور کارگر ہوتی جاوینگی [illegible]
پانچ چار منٹ میں [illegible] ناظر کی تاثیرات منظور پر بخوبی ظاہر ہو جاوینگی اور خواب [illegible] طبیعی [illegible] ہوگا

دوسری ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ بوقت آغاز عمل ناظر منظور کو سامنے بٹھا کر بیٹھے
اور اوسکے دونوں پانوں اپنے پانوں سے لگا کر اوسکے ہاتھوں کے انگوٹھوں کو اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں سے اور انگلیوں سے انگلیاں ملا کر [illegible]
اوسکی آنکھوں کی طرف دیکھنا شروع کرے اور دل کو خوب متوجہ منظور کی طرف رکھے [illegible]
[illegible] ظاہر ہو [illegible] دل ہی دل میں ناظر کی نظر کا نگران رہے [illegible]
دوسرے [illegible] تاثیر دونوں ترکیبوں کی ظاہر ہوتی ہے اور [illegible] دونوں ترکیبوں [illegible]
ہو جاتی ہے [illegible] یہ ترکیب دوسری اسوجہ سے اچھی ہے کہ اس ترکیب میں [illegible]
[illegible] ترکیب [illegible] ماہر ہوتا ہے کیا معنی کہ سر سے پانوں تک تمام جسم [illegible] کا متصل
اور [illegible] لیکن جب مشق ہو جاتی ہے تو کچھ کسی ترکیب میں مشقت نہیں ہوتی [illegible]
یہ ہے کہ دونوں ترکیبوں کو شامل کریں یعنی کبھی پہلی سے خواب مقناطیسی واقع کریں اور کبھی دوسری سے اور
[illegible] خیال کو اس ترکیب میں بھی ملحوظ خاطر رکھنا واجب و لازم ہے
اور [illegible] عمل کے [illegible]
ایک [illegible] زیادہ عرصہ کھینچتا ہے حتی کہ ایک گھنٹہ تک [illegible]
[illegible] عمل [illegible] ہوتا ہے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے [illegible]
[illegible] دیکھیں تو عمل کا اثر ہو جاتا ہے [illegible]
[illegible] ایک جماعت پر ایسا عمل کیجیئے [illegible]
کبھی [illegible] پیدا ہو جاتا تھا اگر یہ واقعی ہے تو [illegible]
حاصل تھی ترکیب تیسری یہ ہے اور اوسکی دو طریقے ہیں پہلا یہ کہ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہے
عامل اوسکے ہاتھ میں کوئی چیز دیدے اور کہے کہ اس چیز کی طرف نظر جما کر دیکھتا رہے [illegible]
اور [illegible] کا اثر ہو جاتا ہے دوسرا طریقہ اسکا یہ ہے کہ کوئی چیز [illegible] آنکھ سے اونچی [illegible]
اور وہ اوسکی طرف دیکھتا رہے ان دونوں طریقوں کا جو اس ترکیب سوم میں بیان ہوگئے ہیں
ایسا اثر ہوتا ہے کہ معمول کو بیہوشی سے بچانا مشکل ہوتا ہے یہ ایک عام بیان ترکیب اور [illegible]

شغل ... ہوتا ... تھا ... آگیا اگر ... اسمین بات ... کسی ... تحقیق ... [illegible]
... [illegible] ... کچھ ... [illegible]
نہیں ... مشغول ... کرتا ہوا اول ... [illegible]
لگتی ہے ... [illegible]
آجاتا ہے ... معمول کی ... کا اور ... [illegible]
... ہے اور تھوڑی دیر ... یکایک ہوش جاتا ... تو بیان ... ہو کہ ... [illegible]
جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ... بہت ... خواب مین تھا اور اوسکو کچھ ہوش ... [illegible]
کہ جب ... تھا ... کتنا عرصہ ہوا اور کتنی ... حالت ... [illegible]
ہوا ساری حالت ... خواب ... اور ... شکستہ کی ہوتی ہے لیکن ... [illegible]
سبب سے یہ خیال نکرنا چاہیے کہ حقیقت مین سونے والا بالکل بیہوش ہوتا ہے بلکہ ... [illegible]
بیداری معمولی سے کے یہ بیہوشی کہی جاتی ہے حقیقت مین یہ بات ہے کہ سونے والا ... [illegible]
سوچ رہا ہو یا بولتا ہو یا دیکھ رہا ہو یہی بات ہے جسکی سبب سے خواب ... ایسی کیفیت کی ... [illegible]
اب مین اس خواب کی کیفیت تفصیل سے بیان کرتا ہوں **تشریح کیفیات خواب** ... [illegible]
اول یہ ہے کہ یہ حالت خواب ایسی ہوتی ہے کہ گویا انسان خواب مین جاگتا ہے ... [illegible]
ہوتا ہے کہ سونے والا آرام سے بلا ... سوتا ہے اور سوال ... کا جواب ... ہوش ... [illegible]
ساتھ اوس حالت خواب مین دیتا ہے اور اگر کسی بات مین وہ کوشش کرتا ہے تو جواب ... [illegible]
مجھے نہیں معلوم ... کی ... معلوم ہوتی ہے ... اپنے دل مین خوب مطمئن ... [illegible]
چیز کو ہونے کا اقرار ... سے انکار نہین کرتا ہے اور اگر ایسی حالت خواب مین ناظر حکم کرے تو
... اور بخوبی رفتار کرے اور باوجود رفتار کے آنکھیں منظور کی بند ہونگی یا اگر کھلی بھی
... اوپر کی طرف پھیری ہوئی ہوگی اور روشنی کا اثر آنکھوں پر نہوگا غرض کہ معمول پر
ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ اوسکے ذریعہ سے ... کے موجود ہونیکا تفصیلا اوسے ہوش ہوتا ہے

[illegible] نہیں ہوتی اس کیفیت کو پیدا ہونیکی وجہ بعد اسکے بیان کیجاویگی
[illegible] بیان کرتا ہوں کہ یہ آثار مختلف ہیں اور ایک ہی شخص [illegible] مختلف حالات میں مختلف
[illegible] جاوینگے [illegible] کبھی قوت حس یا قوت شامہ یا سامعہ [illegible] ہو جاتی ہے
[illegible] اصلی ہوتی ہے [illegible] دونوں [illegible]
[illegible] کا سوتا [illegible] حواس [illegible] ظاہری [illegible] ہو جاتے ہیں
[illegible] ایسی حالت پیدا ہوتی ہے [illegible] اس حالت کی
[illegible] نکلتا ہے کہ [illegible] ظاہری اور [illegible] میں بھی بیکار
[illegible] ایسی حالت [illegible] بعد اسکے [illegible] یہ عمل
مقناطیسی سے پیدا ہوتی ہے [illegible] ہرگز اسمین شک نہیں ہوتا کہ یہ دونوں قدرتی [illegible]
[illegible] در اصل ایک ہی [illegible] اگرچہ مین نے ایسے شخص کو جسپر حالت [illegible] واقع
ہوئی ہو آج تک نہیں دیکھا ہے لیکن تذکرہ ایسی حالت کی معتبر [illegible] اپنی
[illegible] شخص کو دیکھا ہی اکثر سنتے ہیں اور وہ لوگ خواب بیداری [illegible] مقناطیسی [illegible]
[illegible] کچھ بھی فرق نہیں [illegible] ضرور ہے کہ [illegible]
[illegible] کہ آدمی خواب بیداری [illegible] اکثر واقع ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہی کہ کوئی سبب قدرتی
نوع انسان [illegible] ایسا [illegible] ہوا ہی کہ [illegible] اسکا اثر ایک خاص حالت طبیعت انسانی میں پیدا
ہوتا ہے ممکن [illegible] جب آدمی کی طبیعت ایسی نازک ہو کہ اوسپر فوراً اکثر چیزون کا اثر ہو جاتا ہے
اوس وقت اس سبب کا اثر ظاہر ہو چنانچہ جب آدمی حالت خواب میں ہو تو اکثر یہ اثر پیدا
ہوتا ہے لیکن یہ قاعدہ کچھ کلیہ نہیں ہے اس واسطے کہ کبھی یہ حالت [illegible] وقت بھی گذرتی ہے
الا یہ بات ضرور ہی کہ حالت خواب [illegible] نوبت کو واقع ہونے کی زیادہ امید [illegible] کر
پہلی حالت قدرتی خواب بیداری کی کسی نے دیکھی ہو اور اول مصنوعی حالت دیکھی ہو تو [illegible]
سبب ہے کہ ضرور ایسی حالت کا پیدا کرنا کسی خاص اثر پر موقوف ہوگا ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ [illegible] کبھی جب [illegible]

اگر خود بخود واقع ہو جاوے تو ایسی حالت بھی خود بخود پیدا ہو جاوے گی علی ہذا القیاس جب ہم یہ بات تو ثابت
کر یہ بات قدرتی ابتداء زمانہ سے چلی آتی ہے تو ہمکو یہ بھی امید ہو سکتی ہے کہ کبھی ہم ایسی حالت بہ سائنٹفک
پیدا کر سکیں گے جیسا کہ رسمی نیند منومات سے اور چھینک محسوسات سے اور وقت مقناطیسیات سے پیدا
ہو سکتی ہے حقیقت میں عقل حیران ہوتی ہے کہ جن لوگوں نے قدرتی خواب بیداری دیکھا ہے
اور جو اوسکا واقع ہونا مانتے ہیں وہ کیوں یقین نہیں کرتے ہیں کہ ایسی حالت مصنوعی بھی
پیدا ہو سکتی ہے اور جب منظور سوتا ہے تو کبھی کبھی نہ ہمیشہ اوسکی قوت سامعہ نہایت تیز ہو جاتی ہے
اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر سونے والیکے کان کے پاس بہت زور سے غل مچایا یا طبل بجایا جاوے
تو وہ نہیں سنتا اور یہ حالت ہر ایک عامل معمول میں جب چاہے پیدا کر سکتا ہے اور جب منظور پر
بخوبی کیفیت خواب طاری ہوتی ہے اور سوالات کا جواب سوتے میں دینا شروع کرتا ہے تو ہمیشہ
اوسکے چہرہ اور انداز اور آواز میں ایک عجیب تغیر ہو جاتا ہے ابتداء خواب میں طبیعت اوسکی بھاری
بھاری اور سست معلوم ہوتی ہے جیسا کہ کوئی شخص تھکا ہوا بیٹھنا چاہے اور بیٹھ نہ سکے یا جیسا کوئی
شخص شراب کے نشہ میں ہو اور اوس سے جب بات کیجاتی ہے تو ہمیشہ اوسکے چہرہ پر روشنی آتی
جاتی ہے اور اگرچہ آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن اوسکے چہرہ کے انداز سے ایسا ہوش پایا جاتا ہے
کہ گویا وہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہے حقیقتہً تمام انداز میں ایسی آراستگی پیدا ہو جاتی ہے کہ جب اصلی
حالت خواب کی ہوتی ہے تو اوسکے انداز سے انداز حالت بیداری اصلی کو کچھ نسبت نہیں ہوتی ہے
اور جو اصل خیالات اور خواہش آدمی کی طبیعت میں ہوتی ہیں وہ بالکل خواب مقناطیسی میں نکل
ہو جاتی ہیں اور جو اعلیٰ خیالات عقلی اور خواہشیں اعلیٰ اچھی طبیعت میں ہو جاتی ہیں وہ نمایاں
ہو جاتی ہیں خصوصاً یہ بات مستورات نیکبخت اور عالی طبائع میں پائی جاتی ہیں اور جو مرد ایسی
طبیعت کے ہوتے ہیں اون میں بھی پائی جاتی ہیں اور جو حالتیں خواب مقناطیسی کے سبب سے
اعلیٰ ہیں اونمیں چہرہ منظور کا نہایت معشوقانہ اور خوبصورت نظر آتا ہے اور جو انداز اوس وقت
اوسکے چہرہ کا ہوتا ہے گویا وہ انداز نورانی بہشت کے لوگوں کا سا ہے دنیا میں ایسی رونق اور روشنی

کسی کو چہرہ پر نہین پائی جاتی ہی اور آواز بھی حالت اصلی سی زیادہ تر نرم و ملائم ہوتی ہی جتنا چہرہ
زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہو جاتا ہی اوتنی ہی آواز بھی بہت اچھی ہو جاتی ہی اور جب سونی والا
اپنی عزیزون اور دوستون گذشتہ کا ذکر کرتا ہی تو اوسکی آواز مین ایک درد اور صدمہ پایا جاتا ہی
اور عموماً یہ حال ہوتا ہی کہ اگر ہم ایک شخص کو اوسکی اصلی حالت مین دیکھین اور پھر حالت مقناطیسی مین
دیکھین تو ضرور جدا جدا دو شخص معلوم ہوتے ہین اور ایسا حال ہونا کچھہ عجیب نہین اسواسطے کہ سونیوالی کا
ہوش اور وقوف حالت مقناطیسی مین حالت اصلی کے وقوف اور ہوش سی بالکل مختلف
اور جدا ہوتا ہی اسیطرح حالت مقناطیسی مین سونی والا ہرچند کوئی غیر شخص نہین بن جاتا ہی
لیکن اتنا ضرور ہوتا ہی کہ اپنی زندگی کی غیر صورت مین ہو جاتا ہی اور یہ صورت اوسکی صورت
اصلی سی بہت بہتر ہوتی ہے عموماً ایسا ہوتا ہی کہ جب سونی والا جاگتا ہی تو اوسکو بالکل یاد
نہین ہوتا کہ حالت خواب مین مین نے کیا سونگھا اور کیا چکھا اور کیا سنا اور کیا کہا اور کیا
دیکھا لیکن جب اوسکو پھر سلادو تو فقط ایک ہی خواب گذشتہ کا حال یاد نہین آجاتا ہی بلکہ ابتدا سی
اوسپر جتنی مرتبہ حالت خواب کی گذری ہی وہ سب اوسکو یاد آجاتی ہی مگر اتنا ہوتا ہی کہ بعض باتین بہت
صحت کی ساتھہ اور بعض اچھی طرح صحیح نہین یاد رہتی ہین جسطرح کہ حالت اصلی مین بھی انسان کو
سب باتین گذشتہ بالکل صحیح صحیح یاد نہین رہتی ہین دراصل یہ کہنا چاہیے کہ جس شخص پر خواب مقناطیسی کی
حالت گذرتی ہی اوسکی زندگی دو طرح کی ہوتی ہے ایک گویا زندگی مقناطیسی یعنی وہ زندگی
جو خواب مقناطیسی مین گذرتی ہی اور دوسری اصلی جیسی سب آدمیون کی ہوتی ہی اسواسطے
کہتے ہین کہ ایسا شخص دو طرح کا وقوف رکھتا ہی کہ وہ دونون وقوف آپسمین علحدہ ہین ایک وقوف
مقناطیسی اور دوسرا اصلی [illegible] مختلف سونی والونکو مختلف مرتبہ کا حافظہ حاصل رہتا ہی جیسا کہ
دنیا مین شہرہ ہو کہ قوت [illegible] ایک دوسری کے جدا ہوتی ہی لیکن ہمیشہ یہ بات نہین ہوتی ہے کہ
حالت خواب مقناطیسی مین ہمیشہ اپنی حالت اصلی سے بالکل جدا ہو جاوی اگرچہ جاگنے کی بعد
اوسکو اپنی حالت مقناطیسی کا کچھہ بھی ہوش نہ رہے برخلاف اسکے ایسا ہوتا ہی کہ حالت

خواب مقناطیسی میں معمول نہایت تعجب کے ساتھ اپنی [illegible] حالت [illegible]
لیکن تعجب کی یہ بات ہے کہ معمول [illegible] چیزوں کو [illegible]
معلوم ہوتا ہے [illegible]
چاہتا [illegible]
وہ اقرار کر دیتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ نام [illegible]
جاتا ہے اور اپنا نام کسی اور کا اور [illegible] خاص [illegible]
وہ نہایت صحت سے گفتگو کرتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ تامل [illegible]
بتاتا ہے لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب کسی کا کوئی خاص نام بتایا جاتا ہے [illegible]
کیا جاوے تو اوس آدمی کا وہی نام بتاتا ہے یہ صورت جو قوت [illegible]
خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے اور بہت آدمی مدتوں تک ایسی حالت میں رہے ہیں کہ کبھی اونکو
ایک قسم کی قوت اور کبھی دوسری قسم کی قوت حاصل رہا ہے ایک حالت میں [illegible]
ہوش نہیں رہتا جو کچھ اونکو ایک حالت میں سکھلایا گیا ہے دوسری حالت میں [illegible] طرح
وہ باتیں اونکو سکھائی جاتی ضرور ہوتی ہیں اور یہ بات بھی کبھی حالت خواب [illegible] واقع
ہوتی ہے جو باتیں حالت قدرتی میں معمول کو معلوم ہوتی ہیں مثلاً [illegible] پڑھنا وہ باتیں سب بھول جاتا
خواب مقناطیسی میں بچوں کی طرح سکھائی [illegible] اور [illegible]
واقع ہونیکی ہمیشہ امید نہیں ہوتی [illegible] نہایت تعجب [illegible] مقناطیسی [illegible]
چونکہ یہ بات آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے اگر کسی معمول کی راستی [illegible]
علم کی صحت میں شبہہ ہو لیکن شوق تحقیق صحت بہت رکھتے ہیں اونکو چاہیے کہ اس اثر عجیب کے
واقع ہونیکی صحت کر لیں تاکہ اونکو صحت عمل مقناطیسی میں [illegible] حاصل ہو [illegible]
معمول کو ہر بات میں جھوٹا یقیناً سمجھیں [illegible] حالت اصلی کی نسبت [illegible] تحقیق [illegible]
نہیں ہو سکتی ہے اگرچہ معمول کی آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن اگر [illegible] اوسکی [illegible]

تو وہ اوسطور پر اوسکی نسبت گفتگو کرتا ہے گویا وہ اوسکو دیکھتا ہے اور اکثر اوس چیز کو ہاتھ مین لیکر
ٹٹولتا ہے کبھی اوس چیز کو اپنی پیشانی پر یا سر پر یا سر کی پشت پر رکھہ دیتا ہے تب اوسکا حال
بیان کرتا ہے اور اس طرح پر کہتا ہے کہ مین اس چیز کو دیکھہ رہا ہون اور اوسکے اندر بھی
اس کا اعادہ ہوتا ہے کہ وہ بصر کے استعمال مین کوشش کرتا ہے اور اکثر یہ کوشش
اوسکی بکار آمد ہوتی ہے کبھی کبھی خصوصاً اسفل حالات خواب مین ایسا ہوتا ہے کہ اوسکو
اس امر مین بڑی دشواری معلوم ہوتی ہے در حقیقت اس امر مین ابتداے ظہور غائب بینی پائی
جاتی ہے اور غائب بینی وہ اثر ہے جو حالات اعلی خواب مقناطیسی مین پیدا ہوتا ہے جس
حالت کا ذکر مین اب کر رہا ہون اوسمین یہ بات ضرور ہے کہ جو شے دیکھنے کو واسطے رکھی ہو
وہ متصل تر بلکہ معمول کے جسم سے ملحق ہو حالت اعلی اور ادنی مین اتنا فرق ہے کہ اعلی مین
آثار غائب بینی اور شرکت خیال کے پائے جاتے ہین اور ادنی مین یہ بات نہین ہوتی اور اعلی ترین
حالت وہ ہے کہ جب آدمی بالکل مسلوب الحواس ہو جاوے لیکن اس اعلی ترین حالت کو کبھی اب تک
مین نے بچشم خود نہین دیکھا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب معمول پر عمل کیا جاوے تو اوسپر خود بخود
حالت اعلی گذر جاتی ہے اور ادنی حالت کو آثار اوسمین باقی نہین رہ جاتی ہین حالت
غائب بینی کو مین حالت روشن اصطلاحاً قرار دیتا ہون اور جس حالت مین غائب بینی کو آثار نہ ہون
تو اوسکو حالت تاریک کہونگا اب مین ان آثار کا ذکر کرتا ہون کہ جو بالا حالت غائب بینی کے
نمایان ہوتی ہین اگرچہ وہ آثار حالت روشن مین بھی نمایان ہوتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سواے عامل کی
آواز کے معمول اور کسی شخص کی آواز بالکل نہین سنتا ہے لیکن یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی ہے بعض معمول
ایسے بھی ہوتے ہین کہ جو شخص اون سے گفتگو کرتا ہے وہ اوس سے کلام کرتے ہین اور جواب
دیتے ہین اگرچہ وہ شخص معمول کے جسم سے ملحق نہو بلکہ کسی طرح کا رشتہ بھی نہ دلایا گیا ہو
بعض مرتبہ ایسی حالت مین یہ ہوتا ہے کہ خود بخود یا عامل کی مرضی سے یا اس طرح پر کہ عامل
معمول پر ترکیب معروف سے پھر عمل کرے معمول حالت ادنی سے حالت اعلی کو منتقل ہو جاتا ہے

اور عامل کے آواز کے سوا اور کسی کی آواز نہین سُنتا بلکہ ایک حالت ایک شخص کی ہم مین نے
ایسی دیکھی ہے کہ جب معمول خود بخود حالت روشن مین داخل ہوگیا تو وہ عامل کی بھی آواز
نہین سُنتا تھا مگر اوس حالت مین کہ عامل نے اپنے منہ کو معمول کی اونگلیون کے سرون سے
لگا دیا تو اونگلیون کے سرون کے ذریعہ سے معمول سے باتین کین تھوڑی دیر کے بعد معمول
چونک پڑا اور پھر اوس سے سوال کیے گئے تو مثل سابق اچھی طرح جواب دیتا رہا اس معمول کا
یہ حال تھا کہ بغیر سوال کے وہ خود بخود بہت سی چیزون کا ذکر کرتا تھا جو اوسکو نظر آتی تھین اور اگرچہ
اوسکے کان کے پاس بہت غل مچایا اور طپانچہ بھی چھوڑا گیا لیکن اوسکو کچھ خبر نہوئی جو بیان
وہ کر رہا تھا برابر اوسکا ذکر کرتا رہا کسی طرح حرج اوسکے کلام مین نہین ہوا اور ہر شخص کے
سوال کا جواب دیتا تھا چنانچہ مین ایک دو گھنٹہ تک برابر اوس سے گفتگو کرتا رہا بعض حالتین نیند کی
جو اوس معمول کی حالت سے مشابہ ہوتی ہین یہ بات ضرور ہے کہ اوس شخص کا جسم جو معمول سے
گفتگو کرنا چاہتا ہے معمول کے جسم سے ملحق ہو اگر عامل اوس شخص مین اور معمول مین باطنی ربط
قائم کر دے نہین تو معمول اوس شخص کی بات نہین سُنتا اور نہ اوسکو جواب دیتا ہے بعض
معمولونکا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم اون سے گفتگو کرنی چاہین تو ہمکو اونکے سر یا پیٹ سے بات
کرنی چاہیے ان حالتون کی جزئیات مین بہت اختلاف ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالانکہ معمول
ہر ایک آدمی کی بات سُنتا ہے اور ہر ایک کو جواب دیتا ہے لیکن عامل کو اختیار ہے کہ جسوقت
چاہے بعد اسکے معمول سے کہکر خواہ اپنے جی مین خیال کر کے فوراً یہ بات زائل کر دے بسا اوقات
ایسا ہوتا ہے کہ جسوقت ہم کسی شخص جدید پر یہ عمل کر رہے ہون اور کوچہ و گلی کے شور کی
آواز آتی ہو تو اوسکو حکم دیتے ہین کہ وہ شور و غل سُنے اور اوس ذریعہ سے خواب مقناطیسی
اومین بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے لیکن یہ بات جب ہو سکتی ہے کہ جب پہلے ابتدا مین معمول کو
تو اس پر تھوڑا سا کچھ عمل حاصل ہو جاوے چنانچہ اسکا حال مفصل آگے بیان ہوگا اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ سونے والے کو کسی طرح کی تکلیف شور سے نہین ہوتی ہے جس طرح وہ آواز

نہیں سنتا اور جس طرح اگر اوسکا جسم کھینچا جاوے یا اور کسی طرح کی حرکت اوسکے جسم پر
کیجاوے تو اوسکو مطلقاً معلوم نہیں ہوتی اکثر شخصوں میں یہ بات خود بخود پیدا ہوجاتی ہے
اور اگر کسی میں یہ بات از خود پیدا نہو تو عامل کی خود مشق گفتہ اور ناگفتہ تو یہ بات ہر ایک میں
پیدا ہوسکتی ہے بہت عامل ایسے ہیں کہ خیال تو نہیں [illegible] کھینچتے [illegible] انکو یہ خیال ہوتا ہے
کہ اوسکے معمول کو تکلیف [illegible] آدمی کو تکلیف
پہنچ [illegible] سب [illegible] کسی طرح کا مقصد [illegible] جیسی [illegible] خواب
پیدا کرنے کا ہے اسواسطے کہ [illegible] آنے کی بھی کچھ [illegible] پیدا نہیں ہوتے
بلکہ [illegible] معمول میں [illegible] انکو [illegible] کرنے کی بہ نسبت سابق [illegible] کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ جب سونے والا جاگتا ہے تو تھوڑی دیر جاگتا ہے بلکہ حالت خواب میں اوسکو تکلیف ہوتی ہے اور
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اوسکو خواب سے جگانا مشکل ہوجاتا ہے لیکن یہ سب نتائج
عامل کی ناتجربہ کاری سے پیدا ہوتے ہیں [illegible] اسواسطے ایسی حالت کرنے کے
جسپر اوسکو اختیار نہیں تھا اور اوسکو عمل پورا ہونیکی بھی امید نہ تھی تو اوسکو یہ حالت دیکھکر نہایت
سخت حیرت بلکہ کچھ خوف بھی ہوتا ہے اور جب عامل سونے والے کو جگانا چاہتا ہے اور وہ بالکل
اوسکی بات نہیں سنتا اور بیدار نہیں ہوتا تو عامل حیران ہوتا ہے اور گھبرا کر خوف کرتا ہے
اور یہ حالت عامل کی طبیعت کی بسبب شرکت خیال کے معمول پر منتقل ہو جاتی [illegible]
معمول کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ تشنج پیدا ہوجاتا ہے اس حال کے معاینہ سے عامل اور بھی
زیادہ خوفناک ہوتا ہے اور حالت معمول کی بگڑتی جاتی ہے جب نوبت زیادہ پہنچتی ہے
تو ڈاکٹر صاحب بلائے جاتے ہیں پس اگر ڈاکٹر صاحب بھی ایسے ہی ناتجربہ کار اس عمل میں
ہوتے تو جو کچھ وہ اسواسطے تجویز کرتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہوجاوے اون تجویزوں سے زیادہ
ضرر پیدا ہوتا ہے پس جب کبھی ایسی نوبت ہو تو دو باتیں یاد رکھنی چاہئیں اول سب سے اچھی بات
تو یہ ہے کہ جب تک کوئی آزمودہ کار عامل اوس وقت موجود نہو تب تک ہرگز یہ عمل

کسی پر نکرنا چاہیے اور اگر کیا بھی جاوے تو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ یہ عمل مقناطیسی ہمیشہ
نافع ہوتا ہے دوسرے یہ کہ اگر بیدار کرنے کا طریقہ صحیح نہ معلوم ہو تو جلدی اور گھبراہٹ کے ساتھ
تدبیر بیداری نکرنی چاہیے کہ اوس سے نقصان ہوگا اور طریق صحیح بیدار کرنے کا اول یہ ہے
کہ جس ترکیب سے عمل کیا گیا ہو اوسکے بالعکس ترکیب کرنی چاہیے یعنی ترکیب عمل کرنیکی
یہ ہے کہ سر سے لیکر پیر تک یا شکم تک ہاتھ نیچے لائے جاتے ہیں معمول کے اور بیداری کی ترکیب بیدار کرنیکی
تدبیر یہ ہے کہ شکم سے چہرے اور سر کی طرف الٹے ہاتھ پھیرے جاویں اور عامل کو چاہیے
کہ اپنی طبیعت کو قابو میں رکھے اور اوسی ترکیب کو کرے کسی شخص کو دخل نہ دینے دے اسواسطے کہ
مناقض اثر مقناطیسی بہت نقصان کرتا ہے دوسرے یہ کہ اگر عامل اس ترکیب سے معمول کو
بیدار نکر سکے تو سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ سونے دے اور اوس وقت تک سونے دیں کہ جب تک
وہ خود بیدار ہو اور اگر یہ عمل کیا جاوے اور سونے دے کہ کسی طرح کی مزاحمت نکیجاوے تو اس عمل سے
کچھ زیان نہیں ہوتا کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سونیوالا تین یا چار یا بارہ یا چوبیس بلکہ اڑتالیس گھنٹہ تک
سوتا ہے لیکن اگر بلا مزاحمت اوسکو سونے دیں تو ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک یا دو گھنٹہ سے
زیادہ سوتے جن حالتوں میں کہ سب بہت دیر تک خوابیدہ رہتا ہے اوس میں مداخلت اور
اثر مناقض معمول پر کیا جاتا ہے یہ بات نہایت بیجا اور بری ہے سب سے اچھا طریق یہ ہے
کہ نبض اور نفس کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ سونے والے کو کچھ تکلیف نہیں ہے اور کسی طرح کا
نقصان اوسکو نہیں پہونچتا ہے اور یقین ہوگا کہ جسطرح معمولی نیند مضر نہیں ہوتی اور غیر واجب
زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہتی ہے اوسی طرح مقناطیسی خواب بھی نہ مضر ہے نہ زیادہ عرصہ تک
رہتا ہے اب تتمہ پہلے **بیان کا** کہ معمول کو حالت ایسی ہو سکتی ہے کہ اوسکو تکلیف کا
خبر نہو اور سب سے اچھی صفت اسکی عمل مقناطیسی کرنا ہے بیان کرتا ہوں حقیقت میں اس عمل میں
کچھ زیادہ نہیں ہے اور عامل کو اختیار ہے کہ جب تک اوسکی مرضی ہو تب تک یہ بیخبری
رہتی ہے اور دوبارہ عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور میں بلا تامل یہ بات کہتا ہوں کہ اگر

عامل آزمودہ کار ہو تب بھی ضرر نہیں ہوتا الا ایک مشکل البتہ واقع ہوتی ہے کہ عامل ہمیشہ
فوراً خواب پیدا نہیں کر سکتا ہے اور جب کوئی صدمہ کسی پر دفعتہً پہونچے تو اوتنی وقت نہیں
تا کہ دیر تک عمل کیا جاوے لیکن اگر عامل مشاق اور آزمودہ کار ہو اور اس عمل کا رواج
کثرت سے ہو تو دقت نہیں ہے کا پیدا کرنا سہل ہو سکتا ہے یہ بات ضروری ہے کہ انگلستان کے
آدمیوں پر یہ عمل اوس قدر [illegible] نہیں چلتا ہے جتنی جلدی اور ملک کے آدمیوں پر چلتا ہے ڈاکٹر اسڈیل صاحب
کلکتہ میں اس عمل [illegible] بہت لوگوں پر اس طور سے کئے ہیں کہ اونکو مطلق تکلیف نہیں ہوتی اور
ڈاکٹر صاحب کی [illegible] کے واسطے بہت عامل ہندوستانی ہیں اور یہ عمل کرتے ہیں اور کبھی خطا واقع
نہیں ہوتی ہے [illegible] شائق کو چاہیئے کہ ہر شخص پر اس عمل کو آزماوے امراض فرمنہ اور ایام وضع
حمل کی تکلیف سے پہلے مریض اور عام مستورات پر اس عمل کو کرتے رہیں تا کہ جس وقت ضرورت ہو فوراً
عمل کیا جاوے [illegible] بہت مصلحت ہے کہ تندرست آدمیوں کو ترغیب دیجاوے کہ یہ عمل اپنے اوپر
ہونے دیا کریں تا کہ حالت ضرورت میں بکار آمد ہو اور جس وقت جی چاہے اوس وقت عمل کا اثر
ہو جاوے بعض عاملوں کی تحقیقات سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ زیادتی قوت مقناطیسی حاصل
ہو جاتی کچھ خیالی نہیں ہے بلکہ زیادہ تر مصلحت یہ ہے کہ جب بچے چھوٹی عمر کے ہوں اونپر یہ عمل
کیا جانا شروع ہو [illegible] جسقدر اونکی عمر زیادہ ہوتی جاوے اونمیں قابلیت تاثیر عمل کی زیادہ
ہوتی جاوے [illegible] طرح بچوں کو تیرنا اسواسطے سکھاتے ہیں کہ عند الضرورت پانی کے ضرر سے محفوظ
رہیں اسی طرح اس عمل کا اثر بھی اطفال پر ہوتا رہے تو بہت خوب بات ہے تا کہ عند الضرورت
عمل مذکور ضرور بکار آمد ہو اگر ایک بار اون پر عمل ہو جاوے تو پھر اوسکا اثر آسانی سے
قائم رہ سکتا ہے علاوہ بریں جسقدر کثرت عمل کی ہوتی جاوے گی بہت سی باتیں اور زیادہ
اوس علم کی تجربہ سے معلوم ہوتی جاوینگی اور اس علم کو بہت ترقی ہوگی تبصرہ دوم
سونے والا اکثر عامل کے بس میں ہوتا ہے یعنی اوسکو اختیار ہے کہ معمول سے کے سونے کا
وقت جتنا چاہے تھوڑا یا بہت معین کر دے اس اختیار میں عامل کا فائدہ ظاہر ہے

خصوصاً اس حالت میں کہ جب معمول کو کچھ تکلیف ہو یا عمل جراحی اوس پر کیا جانے والا ہو اگر
معمول بھی از خود جس وقت تک سونے کا وعدہ کرتا ہے اوسی وقت تک سوتا ہے حتی کہ پہلے سے قرار
شدہ سوتا ہے جیسے ہی وہ وقت بیت گذر جاتا ہے تو اوسکا اثر زائل ہو جاتا ہے
عامل کوئی وقت مقرر نہ کرے تو سونے والا خود بخود جاگ اوٹھتا ہے اگرچہ کوئی
سوتا ہے معمولی یہ بات ہے کہ گھنٹے دو گھنٹے تک معمول سوتا رہتا ہے
اس صورت میں کہ سونے والے سے بہت سے سوالات کیے جاویں
تو اوسکو بہت سی کوشش کرنی پڑے معمول کہتا ہے کہ میں تھک گیا ہوں
جگا دو اسی حالت میں سب سے بہتر ہے کہ اوسکی خواہش کر دیجائے
کر دیا جاوے ورنہ اوسکو نقصان پہنچتا ہے سونے والے کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ
اوس سے دریافت کیا جاوے کہ کس وقت تک سونا ہے تو وہ ٹھیک ٹھیک عرصہ بتا دیتا ہے
اور یہ قدرت اوسکو دو طرح حاصل ہوتی ہے یعنی اول تو عامل کہدیا ہوتا ہے
عرصہ خود مقرر کر دے خواہ نکر دے اور اگر تھوڑی دیر بعد اوس
کو سکتہ باقی رہے تو عرصہ باقی رہتا ہے ٹھیک بتا دیگا
مقناطیسی بات کہا ہے اسی حالت میں قدرت کو حاصل ہوتی ہیں
اگر معمول سونے سے پہلے کہا جاوے کہ جاگتے وقت
ہیں تو مختلف سبیل اس بات کی جاتی ہیں اگرچہ
ایک مدت تک ہمکو سونا ہے آنکھوں کے سامنے آتی ہے اور
اوسکے قریب سے ہم جان جاتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب اول ہی مرتبہ
خواب مقناطیسی پیدا کیا جاوے اور زیادہ تر اوس حالت میں کہ کئی مرتبہ اوس پر عمل ہو چکا ہو
تو اوس سے اگر دریافت کیا جاوے کہ سب سے بہتر ترکیب تم پر عمل کرنیکی کون سی ہے تو اوسکو
وہ بتا دیتا ہے اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ جب عمل ہو جائیگا تو کیا کیا قوت اوسکو حاصل ہوگی اور

کسب خاص اثر نمایاں ہونگا اور یہ بھی بیان کر دیتا ہے کہ کوئی خاص اثر پیدا ہونے کے واسطے
کتنی مرتبہ اور کتنے عرصہ کے بعد یعنی ہر روز یا دوسرے دن یا دن میں دو بار علی ہذا القیاس عمل کرنا
چاہیے عامل کو اختیار ہے کہ حالت خواب میں اوسکو حکم دے کہ اوس حکم کے سبب سے جب وہ جاگیگا
تو خواہ تمام حال خواہ تھوڑا حال مطابق حکم عامل کے اوسکو یاد رہیگا عامل چاہے تو یہ اختیار
اوسکو حاصل ہوگا کہ معمول کو خواہ تمام خواہ جتنا عامل چاہے اوتنا حال اوسکو فراموش ہو جاوے
بلکہ جو معمول خود بخود یاد رکھتا ہے اوسکو بھی اگر چاہے تو فراموش کر دے اگر عامل چاہے تو
معمول پر یہ بات پیدا کر دے کہ معمول نہ اپنا ہاتھ نہ ٹانگ ہلا سکے نہ بول سکے نہ بیٹھ سکے
نہ اوٹھ سکے اور جب عامل چاہے معمول کے ہاتھ پیر اکڑ جاویں اور جب چاہے تشنج جاتا رہے
غرض کہ معمول کی رگ رگ اور پٹھے پٹھے پر جسکی حرکت اختیاری ہوتی ہے عامل کو اختیار کامل
حاصل ہوتا ہے اور عامل معمول میں یہ بات پیدا کر سکتا ہے کہ جو حرکت عامل کرے اور جس طرح کی
آواز اوسکی ہو معمول اوسکی فوراً نقل کالاصل کر دے اگر عامل عربی یا ترکی یا انگریزی بولے تو باوجودیکہ
معمول کوئی ان زبانوں سے جانتا بھی نہو ویسی زبان بولتا جاویگا اور ایسی ٹھیک ٹھیک نقل کریگا کہ
سننے والونکو کچھ بھی تمیز نہوگی اور اگر عامل کسیطرح کی حرکت کرے تو معمول بھی باوجود اس حرکت کو
نہ دیکھنے کے ویسی ہی حرکت کرتا ہے اور بعد جاگنے کے اگر اوس سے کہا جاوے کہ اوسی طرح پھر نقل کرے
تو ہرگز کسیطرح اوس سے ویسی نقل نہو سکیگی اور اگر عامل ہنستا ہے تو فوراً معمول بھی ہنستا ہے اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ معمول حالت خواب میں سوائے عامل کے اور کسی کی آواز نہیں سنتا ہے یا اگر
کوئی حرکت کیجاوے تو اوس سے آگاہ نہیں ہوتا لیکن عامل کو اختیار ہے کہ یہ بات اپنی
مرضی سے رفع کر دے اور کسی شخص غیر سے معمول کا ربط قائم کر دے اور واسطے پیدا ہونے ربط کے
عامل کسی شخص کا ہاتھ معمول کے ہاتھ سے ملا دے بعض صورتوں میں عامل کو معمول سے یہ بات
کہنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ فلاں شخص کے ساتھ بات کرے اور اوسکے مقلد ہو تو پھر اوس شخص کے ساتھ
اور معمول بہت ویسا ہی ربط ہو جاتا ہے جیسا پہلے عامل کے ساتھ تھا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ

جب اس شخص بیگانہ کو معمول کے ساتھہ ربط حاصل ہوگیا تو پھر اس بات کی ضرورت ہوتی ہے
کہ وہ بار دگر معمول کو پھر عامل کو سونپ دے ورنہ عامل کے ساتھہ ربط نہیں ہوتا جس وقت
ایک آدمی سے دوسرے کی طرف معمول اس طرح پر منتقل کیا جاتا ہے تو وہ چونک پڑتا ہے ہوش میں
نہیں آجاتا ہے عامل کو اختیار ہے کہ معمول کو خوش خواہ اوداس خواہ خفا خواہ فیاض خواہ
خسیس خواہ مغرور و خودبین و خواہ سلیم الطبع خواہ شجاع خواہ ڈرپوک خواہ مایوس خواہ گستاخ
خواہ باادب جیسا چاہے ظاہر کردے خواہ یہ اثر پیدا کردے کہ معمول گانے لگے یا ناچنے لگے
یا رونے لگے یا بندوق لگانی یا مچھلی کا شکار کرنی یا نماز پڑھنے یا وعظ کہنے یا بحث علمی کرنے لگے
ایسی بہت سی باتیں عامل کی مرضی اور حکم سے معمول کرسکتا ہے اور میں نے خود یہ باتیں ہوتی دیکھی ہیں
بلکہ خود پیدا کی ہیں چنانچہ میں نے ایک معمول کو علم مقناطیسی حیوانی اور حفظ صحت کا درس دیتے
سنا ہے اور بعض کے منہ سے نماز بہت اچھی طرح سے ادا ہوتی اور بیانات شاعرانہ سنے ہیں اور
طرفہ یہ ہے کہ جب وہ جاگے تو ہرگز ویسی تقریر اون سے ادا نہو سکی میں نے دیکھا ہے اور
اہل تجربہ نے بھی لکھا ہے کہ ان حالات عمل میں آواز اور انداز اوسکا بہت اچھا ہوجاتا ہے
اور جو معمول خواہ زبان سے خواہ جسم کی حرکت سے ادا کرنا چاہتا ہے مثل غرور اور انکسار
اور خوف اور مہربانی اور پارسائی اور فکر کے وہ بطور کامل اوس حالت میں ادا ہوتی ہیں
یعنی جو جو خیالات اوسکے دل میں آتی ہیں اون خیالات کے سبب سے اوسکے جسم کو حرکت ہوتی ہے
اور چہرہ اور انداز سے وہ سب خیالات ایسی خوبی کے ساتھہ ادا ہوتی ہیں کہ مصوروں کو چاہیے
کہ اونکو غور اور توجہ سے دیکھکر اوسی انداز پر اپنی تصویروں کو بناویں اور خوبی یہ ہے کہ یہ سب ادائیں
بے علم لوگوں میں بھی دیکھی جاتی ہیں اور جب اونکو جگا کر اونکی تقلید کرائی جاوے تو ہرگز اون سے نہیں ہوتی
اگر تمام مصور جانتے جیسا کہ بعض مصور جانتے ہیں کہ یہ آثار مقناطیسی مصوروں کو واسطے الہام غیبی کے ہیں
تو وہ گھنٹوں تک اونکو دیکھتے رہتے اور اونکی نقل کرتے بہرحال کارنامے بڑے بڑے مصوروں کو دیکھکر
معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ہی آثار مقناطیسی کی نقلوں میں گو پوری نقلیں نہیں مجھکو یقین ہے کہ

جس طرح اب بڑے بڑے مصور اعضا کی شکلین کھینچنے کی واسطے جسم عریان دیکھکر نقل کرتے ہین
اسی طرح ادا کی نقل کی واسطے ظہور آثار مقناطیسی کو دیکھا کرینگے مین نے ایک چودہ برس کی لڑکی کو
خواب مقناطیسی مین دیکھا تھا اوسکے چہرہ کی ادا ایسی معشوقانہ اور خوبصورت معلوم ہوئی کہ مجھکو
اوسکی بیان کی قدرت حاصل نہین دنیا مین ایسا انداز معدوم ہی اگر ہوگا تو بہشت مین ہوگا اور حسن وقت
اوسکے خیالات یا رسائی برانگیختہ کیے گئی اور کچھ گانا شروع ہوا تو اوسکے چہرہ پر ایسا نور اور حسن تھا
کہ چشم ظاہر نے نو کیا بلکہ دیا وہ خیال مین بھی کبھی نہ آیا تھا غرض کہ خصوصیت ان آثار مقناطیسی مین
یہ ہی کہ نہایت سچی آثار ہوتے ہین یہ بات قابل ملاحظہ ہی کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول پر
بہ نسبت اوسکی رسمی حالت کی راگ کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور اسکا چہرہ نہایت روشن ہوجاتا ہی
اور جیسا کہ راگ گایا بجایا جاتا ہے ویسی ہی اوسکے انداز اور حرکات مین تغیر ہوجاتا ہی اگر ناچ کا
باجا ہو تو معمول ناچنے لگتا ہی اور اگر وہ فرقہ آراستہ مین سے ہی تو اوسکے ناچنے مین ایک لطافت
پائی جاتی ہے اگر غیر ترتیب یافتہ ہو تو اکثر پن ہوتا ہی مین نے یہ اثر دونون فرقون یعنی تعلیم یافتہ
اور غیر تعلیم یافتہ پر دیکھا ہے حالانکہ اونھون نے اپنی حالت اصلی مین ناچنا نہین سیکھا تھا
اگر ایسی شخص ہون کہ اونکو درحقیقت کچھ شوق علم موسیقی کی ہی نہو تو بھی حالت خواب مقناطیسی مین
یہ آثار اون پر نمایان ہوتے ہین لیوس صاحب کی تجربہ سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جن لوگون پر
اول ہی عمل کیا جاوی اگر راگ بھی ساتھ گایا بجایا جاوے تو خواب مقناطیسی زیادہ آسانی سے
پیدا ہوسکتا ہی چنانچہ یہ بات لکھی چلی آتی ہے کہ جادوگر ہمیشہ راگ کو ایک جزو اپنے عمل کا
سمجھتے ہین اگر معمول سے ایسے سوالات کیے جاوین کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہی یا جو کچھ اوس پہ
گذر رہا ہے اوس سی باہر ہی تو وہ ہمیشہ اون سوالات کی جواب دینے سے انکار کرتا ہی دیکھنے والا
اکثر نادانستگی اور اوسکے مطلب کی نہ سمجھنے کی سبب ایسے سوالات کرتا ہی کہ جس سی سونے والا
بہک جاوی لیکن حالت خواب مین جتنی باتین عجیب نمایان ہوتی ہین اون مین بڑی یہ بات ہی
کہ اکثر سونے والا تکرار کیا تھا ایسی الفاظ جنکے سمجھنے کو شاید کہ مین ٹھیک ٹھیک نہین جانتا ہون

مین یقیناً نہین کہسکتا ہون خواہ یہ بات ہو خواہ نہو مین دیکھہ نہین سکتا ہون جو کچھہ مین
جانتا یا دیکھتا نہین ہون وہ بات مجھکو کبھی نہین چاہیے اور جب سونیوالا ایکبار کسی چیز کو
دیکھتا ہے یا پہچان لیتا ہے تو وہ اوسپر قائم رہتا ہے یہ سچا پن جو معمول مین ہوتا ہے اوسکے سبب سے
اکثر تجربات بطور مناسب کیے جاوین تو بڑا فائدہ ہے مجھکو ہمیشہ اس بات سے اعتراف رہا ہے کہ جب عمل
مقناطیسی روپیہ کی طمع پر کیا جاوے تو دھوکا دہی کا امکان ہے اور بعض بعض حالتون مین ایسے معمول
جن پر آثار مقناطیسی فی الحقیقت نمایان ہوتے ہین فریب دہی کے مجرم ہوتی ہین یہ بات اس طرح
ممکن ہوسکتی ہے مثلاً فرض کیجیے کہ ایک شخص پر حقیقت مین عمل مقناطیسی خوب ہوتا ہے لیکن
یہ شخص طامع ہے اور اپنی قوت مقناطیسی کا گھمنڈ رکھتا ہے اور فرض کیجیے کہ اس شخص پر
جلسہ عام مین عمل کیا جاوے اور فرض کیجیے کہ اوس خاص موقع پر اوسکو معلوم ہو کہ جو
قوتین مقناطیسی اوسکو ہمیشہ حاصل ہوتی تھین وہ اوس وقت وہ نہین رکھتی ہین اور یہ بات
اس طرح پر بھی ہوسکتی ہے کہ اوس وقت سے پہلے کئی مرتبہ اوسپر عمل ہوچکا ہو اور زیادہ محنت کے
سبب سے اب وہ تھک گیا ہو تو ایسی حالت مین دو باتین ظاہر ہین ایک تو یہ کہ اوسکے گھمنڈ مین
فرق آتا ہے دوسرے اوسکو روپیہ کے حاصل ہونے کی امید کم ہوجاتی ہے اور فرض کیجیے کہ اس شخص کو
راستی اور شرافت کا بھی خیال کم ہے تو ممکن ہے کہ ایسا شخص اپنی کمی قوت کا فریب سے عوض
کردینے مین کوشش کریگا یہ تجربہ ہوا ہے کہ جب معمول پر مرتبہ اول عمل کیا گیا تو باوجودیکہ
نہایت محنت سے اور عرصہ تک عمل کیا گیا گھنٹے دو گھنٹے تک عمل کا اثر نہین ہوا لیکن جب
متواتر عمل کیا گیا تو کبھی ایک دو دن کے عمل کرنے کے بعد اور کبھی ایک ہفتہ اور کبھی ایک
مہینے کے بعد ایک منٹ اور بعضے وقت نصف منٹ بلکہ چوتھائی منٹ مین بھی معمول کو نہایت
گہرا خواب آگیا ہے اور بعض معمولون پر فقط ایک نظر کے دیکھنے مین غش کی نوبت طاری
ہوجاتی ہے بہت معمول ایسے ہین کہ اونکو یہ درجہ اثر پذیر ہونے کا حاصل نہین ہوتا لیکن
اس مین شک نہین کہ سب پر مشق کے سبب اور کثرت عمل کے ذریعہ سے بہ نسبت سابق

عمل کے اثر ہونے مین آسانی ہوتی جاتی ہے یہ بات اکثر ہوتی ہے کہ جن پر بہ آہستگی اور بتدریج عمل کیا جاتا ہے اون پر عمل مقناطیسی کے آثار بہت خوب نمایان ہوتے ہین بہرحال اگر ابتدا ء عمل مین خطا ہو یا حسب مراد عمل نہو تو ہمکو ہمت ہارنی نچاہیے بہت سی ایسی صورتین ہین کہ جن مین سو مرتبہ تک عمل کرنے مین بھی اثر پیدا نہین ہوا ہے لیکن جب یکا یک ہو گیا تو بہت کارگر ہوا اور نہایت خوبصورت آثار عمل اون مین نمایان ہوئے جسقدر مجھی تجربہ ہوا ہے اوس سے مجھی یقین کامل حاصل ہے کہ ہر شخص کو ہر شخص پر عمل کر دینے کی قوت حاصل ہے گو یہ ملکہ مختلف اشخاص مین مختلف مرتبہ کا ہوتا ہے اور علی ہذا القیاس ہر شخص پر بشرط صبر اور محنت عمل عامل کا ہو سکتا ہے یعنی ہر فرد بشر مین قابلیت عامل اور معمول ہونے کی باختلاف مراتب حاصل ہے اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ تکلیف رفع کرنے یا بیماری دور کرنیکے واسطے معمول پر عمل مقناطیسی سے خواب پیدا کرنا کچھ ضرور نہین ہے چنانچہ یہ نتائج اور اور بہت سے خوبصورت آثار مقناطیسی حالت مین بھی حاصل ہوتے ہین جبکہ معمول کو خواب نہ آوے بلکہ وہ بیدار اور ہوش مین رہے لیکن یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی بہت قوی مزاج ہوتا ہے تو اوسکا اثر ضعیف مزاج پر بہت جلد ہوتا ہے مثلاً جس شخص کا مزاج تیز صفراوی ہو اوسکا اثر اوس شخص پر جسکا مزاج دموی یا بلغمی ہو بہت جلد ہوتا ہے اور جس شخص کا سر بڑا اور طبیعت مین چالاکی ہو اوسکو آسانی سے عمل کر لینے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے اور اگر معمول کی عقل قوی اور طبیعت چالاک ہو تو اگرچہ عمل کا ہونا اوسپر ناممکن نہین ہوتا لیکن دشوار ضرور ہو جاتا ہے اور جب عمل خلوت مین کیا جاتا ہے تو اکثر بہ نسبت اون صورتون کے کہ جب جلسہ مین کیا جاوے اچھی طرح چل جاتا ہے اور غیر تعلیم یافتہ اشخاص پر اکثر عمل مقناطیسی علی العموم بہ نسبت اون لوگون کے جو تعلیم یافتہ ہین اور علم رکھتے ہین زیادہ چل جاتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غیر تعلیم یافتہ کے طبائع کم چالاک ہوتے ہین اور [illegible] اونکی طبیعت [illegible] سکے

بس بہت زیادہ ہوجاتی ہے مین یہ بات تجربہ کر چکا ہون کہ فرنگستان کے لوگون کی نسبت
ہندوستان کے آدمیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اور تحقیق بھی
کہ جب عامل بھی ہندوستانی ہو اور معلوم ہوتا ہے کہ حبشیون کی طبیعت بھی مقناطیسی کی
زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اور حبشی عامل زبردست ہوتے ہین چنانچہ حبش اور ہندوستان مغربی مین
اسی سبب سے زیادہ سحر ہوتا ہے اور جب عامل کو یہ قدرت حاصل ہوجاوے کہ معمول پر
خواب کی نوبت آسانی سے اور تھوڑے عرصہ مین پیدا کر سکے تو اکثر اوسکو یہ قدرت حاصل
ہوجاتی ہے کہ بغیر ترکیب معروف کے فقط اپنی مرضی ناگفتہ سے عمل کا اثر پیدا کردے
اگر اوسکو اپنے جی مین حکم دے کہ ایک گھنٹے تک سوئے تو وہ اتنے ہی عرصہ سوئیگا اور یہ بات
کچھ ضرور نہین ہے کہ معمول عامل کے ارادے سے علم رکھتا ہو اور ایسا ہی ایک مرتبہ مین نے بھی
کیا ہے اور اکثر اس طرح پر بھی عمل ہوتے دیکھا ہے کہ عامل ایک کمرہ مین ہے اور معمول دوسرے مین
یا عامل اوپر کے مکان مین اور معمول نیچے کے مکان مین ہو چنانچہ لیوس صاحب نے
ایک عورت کو دوسرے کے واسطے چھتیس سو گز کے فاصلے سے عمل کیا تھا اور اوسکا اثر
بخوبی ظاہر ہوا اور وہ عورت میرے ہی گھر مین رہتی تھی اور اس امر سے اور کئی آدمی مثل
ڈاکٹر کمنگ صاحب کے واقف ہین القصہ عمل مقناطیسی کے اثر ہونے مین بعد و مسافت
کچھہ نہین ہے خصوصاً اوس حالت مین کہ معمول کی طبیعت آسانی سے عمل کی اثر پذیر ہو شاید
کمی اور زیادتی مسافت کے سبب سے اثر عمل کا بھی کم و زیادہ ہوتا ہے چنانچہ بغیر اعلان
ارادہ عامل کے بھی معمول پر یہ اثر پیدا ہو سکتے ہین کہ معمول عامل کے پاس آجاوے
یا جہان وہ چاہے ہے وہان بیٹھ جاوے اور جو حرکتین عامل چاہے کرنے لگے بس جاننا
چاہیے کہ جو آثار ارادہ معلوم عامل سے پیدا ہوتے ہین وہ سب ارادہ غیر معلوم سے
پیدا ہوتے ہین اور یہ بات اوس حالت مین بھی ہوتی ہے کہ جب معمول حالت خواب مین
نہو بلکہ بیدار ہو ایک اور اثر عجیب یہ ہے کہ معمول کو حسب مرضی عامل کوشش اور خواہش

عامل کے پاس جانے کی ہوتی ہے کہ وہ اوسکو روک نہین سکتا اگر اوس سے دریافت کیا جاوے
کہ اوسکو یہ رغبت کیون ہوتی ہے تو وہ فقط یہی کہسکتا ہے کہ مین عامل کی طرف
کھنچا جاتا ہون اور بعض یہ کہتے ہین کہ کچھ رستے منور ایسے ہوتے ہین کہ وہ عامل
کی طرف آہستہ آہستہ کھینچ لیے جاتے ہین چنانچہ سننے مین آیا ہے کہ سو گز کے
فاصلے سے ایک مرتبہ ایک عامل نے معمول کو بلا لیا اور وہ کھنچ گیا باوجودیکہ اوسکو
اوس سے زیادہ زبردست آدمی نے روکنا چاہا لیکن نہ رک سکا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے
کہ جب معمول پر سے عمل کا اثر جاتا ہے تو اوسکو اپنی حالت اصلی مین بھی عامل کے ساتھ
محبت قائم رہتی ہے مجکو تجربہ اسکا نہین ہوا لیکن جانتا ہون کہ اسمین کچھ شک نہین
اگر عامل معمول کو حالت اثر مین کسی طرح کا حکم دے اور وہ اوسکی تعمیل کا اوس حالت مین
اقرار کرلے تو جب وہ جاگے گا اوسکی تعمیل ضرور کریگا گو وہ امر کیسا ہی بیہودہ اور
فضول ہو پس عامل کو چاہیے کہ کوئی بیہودہ امر کے لیے اوس سے وعدہ نہ لے اگر کوئی عامل
خواب مین ایسے حکم کی تعمیل کا اقرار وہ خود نہین کریگا اور یہ قوت جو عامل کو حاصل ہے
کہ اصلی حالت مین بھی معمول اوسکے حکم کی تعمیل کرے اوسکو اگر اچھی طرح کام مین لایا جاوے
تو بہت فائدہ کی بات ہے چنانچہ میرے سامنے لیوس صاحب نے ایک شخص سے حالت
خواب مین تیز شراب پینی ترک کر دینے کا اقرار کرا لیا تھا اوسنے ایفاء وعدہ کیا اور نیز
لیوس صاحب کو معلوم ہوا کہ اونھون نے شراب خواری اور اور بری بری باتین اکثر لوگون
چھوڑوا دی ہین پس جاننا چاہیے کہ وعدہ خواب مقناطیسی وعدہ حالت اصلی سے بہت
واثق ہوتا ہے **تبصرہ سوم** اب مین اعلی آثار عمل مقناطیسی کا بیان کرتا ہون
وہ دو آثار ہین شرکت خیال اور غائب بینی اور حقیقتہً یہ دونون قسم کے آثار یعنی
اور ادنی ایک ہی باعث پر موقوف ہین مگر اس وجہ سے کہ شرکت خیال اور غائب بینی
نتائج خاص قسم کے ایسے ہین کہ اگر ہم یہ بات نجانتے کہ حقیقت مین اونکے پیدا ہونے کے قدر

باعث ہین تو اوسکو اوسکا عجائب مین داخل سمجھتے اسواسطے بخلاف آثار سابق کے ان آثار کو اعلے کہتے ہین اور یہ خوب سمجھنا چاہیے کہ آثار اعلی کی ماہیت آثار ادنی کی ماہیت سے جدا نہین فقط مرتبہ مین دونون کی فرق ہے پہلے مین شرکت خیال کا ذکر کرتا ہون بیان سابق سے ظاہر ہوا ہے کہ یہ اثر عمل مقناطیسی ابتدا مین اوس صورت مین ظاہر ہوتا ہے کہ معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے لیکن جسقدر اس حالت عمل کو ترقی ہوتی جاتی ہے یہ اثر ایک خاص صورت حاصل کرتا جاتا ہے یعنی کہ سونیوالے کو یہ قدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ جو اثر عامل کے جسم پر ہوا ہے جو خیال اوسکے ذہن مین آتے ہین اوسمین شریک ہو جاتا ہے اور یہ شرکت عامل کی نسبت کچھ خاص نہین ہے بلکہ جس کے ساتھ اوسکا ربط دلایا گیا یا جسم چھوا یا گیا ہو اوسکے ساتھ اس طرح کی شرکت حاصل ہوتی ہے اور یہ آثار سونیوالے پر شرکت خیال اس طرح سے نمایان ہوتے ہین کہ گویا اوسکے جسم پر اوسکا اثر ہوتا ہے عامل یا اوس شخص کا جسپر یہ آثار پیدا ہوتے ہین ایک چیز بن جاتا ہے اور ایک اثر دونون پر عاید ہو جاتا ہے چنانچہ ایک شرکت ذائقہ ہے اگر عامل یا اور کوئی شخص ہم ربط معمول کوئی شے کھانے یا پینے کی اپنے منہ مین لے تو معمول فوراً اپنے منہ کو اس طرح حرکت دیتا ہے کہ گویا کچھ کھا یا پی رہا ہے مثلاً اگر عامل کے منہ مین کوئی شے یا پانی یا شراب یا دودھ یا اور کوئی چیز ہو تو جب سونیوالے سے پوچھا جاوے گا کہ تم کیا کھا رہے ہو تو یہ چیز اوس وقت عامل کے منہ مین ہووے گی وہی اپنے منہ مین بتا دیگا اور اگر کوئی چیز بدذائقہ یا تلخ ہو تو اوسکے چہرے سے تلخ یا ناگوار ذائقہ معلوم ہوتا ہے گو اوسکی آنکھین بند ہون یا عامل اوسکے پس پشت پر کھڑا ہو اور یہ آثار بھی مثل اور آثار کے مختلف معمولون مین مختلف درجے کے پائے جاتے ہین لیکن جسپر بکثرت عمل مقناطیسی کیا گیا ہو تو وہ سب یہ آثار بخوبی ظاہر ہوتے ہین دوسری شرکت شم یعنی اگر عامل یا دوسرا شخص جسکو معمول کے ساتھ ربط دیا جاوے گلاب سونگھے تو معمول کو چہرے سے مسرت حاصل ہوتی ہے یا اگر ... سونگھے تو معمول ... کراہیت عیان ہوتی ہے یا اگر

کوئی چیز بہ مثل مرچ کے سونگھے تو معمول اوسکے تیزی کی شکایت کرتا ہی جس درجہ مین
ذائقہ کی شرکت کامل ہوتی ہی اوسی درجے مین شرکت شم بھی کامل ہوتی ہے لیکن مجھی
یہ تجربہ نہین ہی کہ شرکت ذائقہ اور شم ایک ہی معمول کو ساتھا حاصل ہوتی ہے یا نہین غالب ہی
کہ دونون ساتھہ ہی حاصل ہوتی ہون اگر عامل چاہے تو معمول کی قدرت ان دونون شرکتون نہین
زائل کر سکتا ہے جیسے ہی **شرکت لمس** اگر عامل کسی سی ہاتھہ ملاوے تو معمول فوراً
کسی خیال ہاتھہ سی ہاتھہ ملاتا ہے یا اگر عامل کو ہاتھہ مین سوئی چبھوئی جاوے تو معمول اپنا ہاتھہ
ہٹا لیتا ہی اور ایک خاص مقام کو ملنے لگتا ہی اور تکلیف کی شکایت کرتا ہی الغرض بطرح
اس شرکت لمس کی آزمایش کیجاوے فرق نہین ہوتا ہی مین یہ بات تحقیق نہین
کر سکتا ہون کہ آیا اس قسم کی شرکت نظر مین ہوتی ہے یا نہین اس واسطے کہ خواب
مقناطیسی مین آنکھون کا بند ہونا اور پتلی کا پھرا ہونا روشنی کا اثر پذیر نہونا اس بات کا باعث ہی
کہ تجربہ نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اگرچہ معمول کو دل کی آنکھین کھلی ہوتی ہین لیکن ظاہری حواس بھی
بالکل مسدود ہوتی ہین اور جو باتین نسبت شرکت ذائقہ اور شرکت شم اور شرکت لمس اوپر بیان کی گئین
وہ شرکتین فقط اسطرح سی پیدا ہوتی ہین کہ حواس ظاہری عامل پر جو اثر پیدا ہوتی ہین وہ بسبب
شرکت خیال کے معمول پر اثر کرتے ہین اور جو کچھہ عامل حس ظاہری باصرہ سے دیکھتا ہے
معمول حالت غائب بینی مین بیشک دل کی آنکھہ سی دیکھتا ہی اسواسطے کہ اگرچہ اوسکی آنکھین
بند ہوتی ہین لیکن جو چیزین اوسکے گرد ہوتی ہین اونکو وہ دیکھتا ہے لیکن جن شرکتون کا اثر
بیان ہوا وہ شرکتین حالت غائب بینی پر موقوف نہین ہین اور ہمکو ضرور ہی کہ حالت اصلی
غائب بینی اور اون آثار مین جو نسبت شرکت خیال کی پیدا ہوتی ہین تمیز رکھین اور سمجھین بہرحال
میری رائے یہ ہی کہ جیسی حالت آنکھہ کی خواب مقناطیسی مین ہوتی ہی اوسکے سبب سی شرکت
نظر کی بسبب آزمایش کرنے کے نتائج شافی نہین نکلین گو سامع کو باب مین مین نے تجربات ہوتے
نہین دیکھتے لیکن پہلے مین بیان کرچکا ہون کہ معمول ہوا عامل باہم ربط کی اور کسی کی آواز نہین سنتا ہی

اور جو باتین معمول سے پوشیدہ رکہی جاتی ہین اون سے وہ بخوبی واقف ہوجاتا ہے اکثر معمولون کو
شرکت جذبہ ہوتی ہے یعنی جیسا جذبہ عامل کی ہمہ ربط کو دل مین پیدا ہو ویسا ہی جذبہ معمول کے
دل مین پیدا ہوتا ہے اس بات کا تجربہ مجھے بخوبی نہین ہوا ہے اس واسطے کہ یہ بات دشوار ہے
کہ جس وقت جی چاہے اوس وقت کوئی سچا جذبہ دل مین پیدا کیا جاوے اسی سبب سے
اس بات مین جو تجربہ ہوتا ہے تو اتفاقیہ ہوجاتا ہے مین نے دیکھا ہے کہ جب عامل مسکراتا یا ہنستا ہے
تو معمول بھی مسکرانے یا ہنسنے لگتا ہے اور جب عامل کی طبیعت گھبراتی ہے یا اوسکو کسی
طرح کا خوف ہوتا ہے تو معمول پر بھی یہ حالت گذر جاتی ہے اور اوسکو تکلیف ہوتی ہے
چنانچہ مین اول بیان کر چکا ہون کہ جب ناآزمودہ کار شخص فقط دل لگی یا سیر کے واسطے عمل مقناطیسی کا
کر بیٹھتا ہے اور عمل چل جاتا ہے اور وہ گھبرا جاتا ہے تو معمول کو بہت تکلیف ہوتی ہے خصوصاً
اوس حال مین کہ معمول کم سن مرد ہو یا عورت اور وہ بیہوش ہو جاوے اور اپنے عزیزون کی بات کا
جواب نہ دے تو وہ پریشان ہو کر عامل سے استدعا اوسکے ہوش مین آنیکی کرتے ہین اور عامل
ایسے وقت مین بسبب ناواقفیت کے گھبرا جاتا ہے اور رشتہ دار اوسکے بسبب محبت معمول
اور ناواقفیت عمل کے عامل کو دست بگریبان ہوتے ہین اور اونکا اثر عمل کو اثر مقناطیسی کا
مناقض ہوتا ہے اور اوسکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ تکلیف زیادہ معمول کے چہرے سے عیان ہوتی ہے
اور طرفہ یہ ہے کہ حقیقت مین اتنی تکلیف نہین ہوتی جتنی معمول کے چہرے سے اوس حالت خاص مین
عیان ہوتی ہے اور ایسی تکلیف کی عیان ہونے کے سبب سے یہ رشتہ دار اور بھی زیادہ
ڈرتے ہین اور اوسکو پکارتے ہین اور جب معمول نہین بولتا تو وہ رونے لگتے ہین اور
عامل کو برا بھلا کہتے ہین آخرکار نہایت پریشان ہو کر عامل اثر مقناطیسی کو دور کرنے کا
ارادہ کرتا ہے اور چونکہ عامل یا اور لوگ اصل ترکیب اوسکی تکلیف رفع کرنے کی نہین جانتے ہین
انکی تدابیر سے کچھ فائدہ نہین ہوتا اور معمول بیدار نہین ہوتا بیچارہ معمول بیوقوف اور جاہل
آدمیونکے ہاتھ مین پڑ کے بہت تکلیف اوٹھاتا ہے اور اوسکو غش کی نوبت بلکہ تشنج کی حالت

پہونچ جاتی ہے پس اس شیشہ وقت میں تجربہ ایک بہت یہ ہے کہ معمول کو
تد کیجاوے تو وہ سب تک وہ معمول اوسے سو جاوینا اور اگر عامل کی طبیعت قائم رہے
تو اوسکی ترغیب کرنے کہ منشی اور اوسکو چھپکے معمول کو جگا دیوے اور یہ قاعدہ ہمیشہ
رکھنا چاہیے کہ معمول ہوشیار ہو تجربہ کار لوگ کبھی نہ کیجاوے
آزمودہ کار ہین اونکو ایسے مین ایک مرتبہ بھی ہوتے نہین دیکھا کہ معمول کو
لیکن نا آزمودہ کارون سے بہت سی حالتین ایسی طبیعت کی دیکھی ہین جنکا بیان کیا
اور عامل آزمودہ کار کے معمول کی زبانی ہمیشہ شکایت تکلیف کی نہین سنی اور بعد بیداری کے
ہمیشہ اوسکی طبیعت زیادہ خوش ہوتی ہے بلکہ اگر معمول کچھ بیماری بھی مثل امراض قلب وغیرہ کے
رکھتا ہو تو اچھا ہو جاتا ہے بہرحال جہانتک مجھکو تجربہ ہوا ہے مین خواب مقناطیسی کو نوم قدرتی
اصلی سے زیادہ تر نافع سمجھتا ہون مگر ایسے تو کسی عمل کا ذکر نہین کرتا ہون کہ جس مین بہت
قوی آثار نمایان ہون مثلاً معمول کو بشدت ہنسایا جاوے یا جذبات سخت اور قوی برانگیختہ
کیے جاوین مین ایسے عمل کو ہمیشہ ناپسند جانتا ہون اوس عمل کو بھی جسمین جھوٹی اور سخت اثر
پیدا کیے جاتے ہین مثلاً ایسا اثر کہ جب معمول کے ذہن مین یہ بات منقوش کی جاوے کہ وہ
تباہ ہو گیا یا یہ کہ معمول خود اپنے تئین ایک وحشی جانور سمجھے اگرچہ یہ کلیہ نہین ہے
کہ ایسی باتون کو منقوش خاطر ہونے سے معمول کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے مگر جن معمولون کی
طبیعت بہت نازک ہے احتمال ہے کہ اونکو نقصان پہونچے پس ایسی آزمایشین جو صرف
جلسہ عام مین فقط سیر کے واسطے کرنا بیکار ہے مگر خلوت مین اس مراد سے کہ جو باتین صحیح ہین
اور جو نتائج پیدا ہو سکتے ہین اونکو دریافت کیا جاوے تا کہ اس علم کی تحقیقات مین ترقی ہو
اور اون نتائج سے مفید عام کام لیے جاوین اور خواب مقناطیسی کا پیدا کرنا جلسہ عام مین جو ہے
اس واسطے کہ ایسے خوبصورت اور عجیب آثار کا فقط استعجاب اور دل لگی کے واسطے پیدا کرنا
عیب ہے اور اس علم کی ہتک ظاہر ہے کیونکہ عمل مقناطیسی کچھ کھیل کی چیز نہین بلکہ حقیقت مین

یہ علم متبرک اور پاک ہے اسمین ادب سے تحقیقات کرنی چاہیے اس واسطے کہ یہ قدرت
حق تعالی نے ہمکو کار نیک کے واسطے عطا کی ہے اوسکو بُری کام مین لانا عیب اور بُری
بات ہے اب مین شرکت خیال کی طرف رجوع کرکے شرکت جذبہ کا بیان کرونگا بعض معمول ایسے
ہوتے ہین کہ اونکو جذبات دیگر اشخاص کے شریک ہونے کے واسطے یہ ضرور نہین ہے کہ اون اشخاص کے ساتھ
ربط دلایا جاوے مثلاً اگر شکی اور متعصب اور کھوٹے آدمی کے موجود ہونے سے ایسے
معمول پر ناخوش بلکہ تکلیف کے وہ آثار پیدا ہوتے ہین اور برخلاف اسکے اگر معقول اور نیک بخت
آدمی موجود ہون تو آثار خوشی آینہ معمول کے چہرے سے نمایان ہوتے ہین اور ایسے مختلف
شخصون کا کہ جن کے خیالات بھی مختلف ہون اوس وقت موجود ہونا معمول کی طبیعت کو
بہت پریشان کرتا ہے اس وجہ سے کہ قوت مقناطیسی ہر ایک کی مختلف طور پر اثر کرتی ہے
یہ بات عاملون کی خوش نصیبی کی ہے کہ بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ اون پر اجتماع
اشخاص مختلف سے بہت اثر نہین ہوتا اور جب معمول سوتا ہے تو جس شخص کو اوسکے ساتھ
ربط دلایا جاوے اوسکے دل کے خیالات پڑھ لیتا ہے یہ بات اوس امر سے جدا ہے کہ معمول کو
عامل یا اور ہمربط آدمیون کے جذبات سے شرکت ہوتی ہے اب مین ایک اور قسم کی
غائب بینی کا ذکر کرتا ہون کہ جس کو غائب بینی بشرکت خیال اور قوت دریافت خیال
اشخاص غیر کہہ سکتے ہین اوسکے بیان سے پہلے مین اتنی تمہید استدلال بیان کرتا ہون کہ بہت
آدمی باوجودیکہ ثبوت غائب بینی برأی العین دیکھتے ہین یہ کہتے ہین کہ غائب بینی فی الحقیقۃ
نہین ہو سکتی ایسے آدمیون سے دریافت کرنا چاہیے کہ اگر ایک آدمی دوسرے آدمی کے
دل کی اندر اور جسم کے آر پار دیکھ [illegible] تو کچھ زیادہ تعجب سمجھتے ہین کہ ایک پتھر کی دیوار کے
آر پار دیکھ لے میرے ذہن مین تو اس طرح خیالات کو اشخاص غیر کے دریافت کر لینا ایسی
قسم کی غائب بینی ہے کہ فاصلے سے کسی شی یا آدمی کو دیکھا جاوے زیادہ حیرانی کا سبب ہے اور
کہ غائب بینی کی صورت مین تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ کوئی شے خاص کہ نہایت لطیف ہے

کہ اوسکے ذریعے سے ہم پر اشیا کی ہیئت یا خواص کا کچھ نقشہ ظاہر ہوجاتا ہے بجائے اس
بات کی معلوم کریں کہ فلانے شخص کے دل میں کیا کیا خیالات ہیں حالانکہ اون خیالات کا
اوس شخص نے اظہار بھی نکیا ہو پس معلوم ہوا کہ جو لوگ دریافت خیال کی قدرت مسلّم مانتے ہیں
اور غائب بینی کی قوت کو نہیں مانتے ہیں وہ عقل و فہم سے کچھ بہرہ نہیں رکھتے کیونکہ جاننا چاہیے
کہ قدرت دریافت خیال مختلف صورتوں میں نمایاں ہوتی ہے جیسے کہ اگر معمول کو کسی شخص سے
ربط ولایا جاوے تو جو کچھ اوس شخص کے دل میں مثلاً کسی دولت کے دفن ہونے کا یا اپنے گھر والوں کا
یا مکان یا اور کسی شے کا خیال گذرتا ہے معمول اوسکا حال بہت تشریح اور تفصیل سے بیان
کرتا ہے اور معمول کو ہم ربط کے خیالات موجودہ بلکہ خیالات گذشتہ تک معلوم ہوجاتے ہیں
یعنی اوسکے حافظے کا شریک ہوجاتا ہے اور زیادہ اس سے یہ بات ہے کہ معمول وہ باتیں
دریافت کرلیتا ہے جو سابق میں اوس شخص کو معلوم تھیں مگر اوس وقت بھول گیا ہے
اسیوجہ سے وہ شخص معمول کے بیانات کو غلط بتاتا ہے اور معمول اپنے بیان کے صحیح ہونے میں
نہایت اصرار کرتا ہے اور جب اس بات کی تحقیق کی جاتی ہے اور ہمربط خود بھی سوچتا ہے
تو صحت بیان معمول کا یقین کرتا ہے جس طرح بعض اوقات ہمکو بعض باتیں فراموش ہوجاتی ہیں
اور پھر یاد آجاتی ہیں اس حال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سونے والا ہمارے خیالات گذشتہ میں
کہ اوس وقت ہمکو یاد نہیں ہوتے ہیں شریک ہوجاتا ہے اس صورت میں یہ بات ضرور ماننی پڑیگی
کہ غائب بینی بسبب شرکت خیال کو بھی حاصل ہوتی ہے بہرحال اگر ہمکو امکان وقوع غائب بینی کا
یقین ہو تو غائب بینی بلا واسطہ شرکت خیال اور بواسطہ شرکت خیال میں تمیز کرنی بہت
مشکل ہے مثلاً ایک شخص کی درخواست کے موافق معمول کسی خاص مکان کا یا اور
جو چیزیں مثل میز و کرسی و پلنگ و فرش و دیگر اشیا اوس مکان میں موجود ہیں اوسکا
تفصیل کے ساتھ ذکر کرتا ہے اور جیسا کہ وہ بیان کرتا جاتا ہے مالک مکان اپنے جی میں مطابقت
کرتا جاتا ہے کہ جس وقت میں اپنے مکان سے باہر آیا تھا تو یہ سب اشیا اسی ترتیب سے

اوس مکان مین رکھی ہوئی تھین لیکن بیان کرتے وقت معمول کسی خاص تصویر کا یعنی کسی آدمی یا
کتے یا گھوڑے کی تصویر کا ذکر کرتا ہے اور بلحاظ کسی اور دوسری شے کی اوسکا موقع کسی اور
طور پر بیان کرتا ہے اور مالک اوسکے بیان کو غلط بتاتا ہی اور بعد تکرار بسیار کی بھی
معمول اپنی قول کو اور مالک کو صحیح جانتا ہے لیکن جب مالک مکان اپنے گھر کو
پھر آتا ہی تو اوسکو دریافت ہوتا ہے کہ حقیقت مین مجھسی غلطی ہوئی اور معمول کا بیان
راست تھا اب اوسکو یاد آتا ہے کہ کسی خاص وقت تک وہ تصویر اس موقع پر رکھی ہوئی تھی
جو اوسکے ذہن مین تھا لیکن بعد ازان خواہ تو اوسنے خود خواہ کسی اور شخص نے اوس مقام کو بدل کر
دوسری جگہ پر رکھ دیا تھا جو سونے والے نے بیان کیا تھا الا وہ اس بات کو اوس وقت
بھول گیا تھا ایسی باتین اکثر ہوتی ہین اور اسکے دو سبب ہوتی ہین اول یہ کہ سونے والا
حقیقت مین اوس شخص کے خیالات گذشتہ پڑھ رہا ہی اور کسی طور سے جو ہمکو معلوم نہین ہو سکتا ہے
اوسکو یہ امر دریافت ہو جاتا ہی کہ خیال حال اوس شخص کا غلط ہی دوسرے یہ کہ جب سونیوالے سے
کہا جاتا ہے کہ فلانے مکان کا حال بتاؤ تو وہ اوس مکان کا نشان مستفسر کے ذہن مین پاکر
اوسی نشان پر چلا جاتا ہے تا وقتیکہ غائب ہین اوس مکان کو برای العین باطن دیکھنے لگتا ہی
اور اسمین شک نہین ہی کہ ایسا امر اکثر واقع ہوتا ہے بعض معمول ایسے ہوتی ہین کہ صندوق
سربمہر یا بند خط یا لفافہ سربمہر کا حال دریافت کر لیتے ہین اور بعض معمول ایسی ہوتی ہین کہ اگر
کوئی شخص ایسا موجود ہو کہ جو خط کے مطلب سے یا صندوق کے اندر کے اشیا سے واقف ہو اور
اوسکے ساتھ ربط دلایا جاوے تو سب باتین دریافت کر لیتی ہین اور اگر یہ بات نہو تو دریافت
نہین کر سکتی جب ایک معمول اس قسم کا جو شرکت خیال کے سبب سے اشیاء غائب کو دیکھتا ہی ایک
وقت مین اشیاء غائب نہین دیکھ سکتا ہے اور پھر کسی ایسے شخص کے آنیکے بعد جو اون اشیا کو
جانتا ہو واقف ہو تو وہ اشیا دیکھنے لگتا ہی تو دیکھنے والون کو خیال ہوتا ہی کہ اس مین کچھ سازش
ہوتی ہے چالاکی ہوئی ہی اگر یہ سب مختلف صورتین اس عمل کی معلوم ہووین تو بجا ہی اسکے

کہ ہم معمول پر شبہہ کرین ایک نیا ثبوت راستی عمل کا اور ایمانداری اور صدق معمول کا حال
ہوتا ہی اور اگرچہ اکثر ایسا ہوتا ہے جیسا ابھی بیان ہوا کہ معمول کی بیان کو کسی خیال یا شی موجود
حال کی نسبت غلط سمجھتے ہین او حقیقت مین اوسکا بیان صحیح ہوتا ہی لیکن یہ بھی ہوتا ہے کہ
معمول کی بیان کو غلط سمجھ لیتے ہین اور بعد ازان ایسی سبیل کوئی نہین واقع ہوتی جس سے
اوسکی بیان کی صحت دریافت کیجاوے حقیقت یہ ہی کہ دونون جانب مین بہت سی وجوہ
غلطی کے ایسے واقع ہوتی ہین کہ اون کا تحقیق کرنا بہت مشکل ہے مثلاً ممکن ہی
کہ معمول حقیقت مین کسی واقع گذشتہ کا ذکر کر رہا ہو اور اوسکے ذہن مین راسخ ہو کہ یہ بات
زمانہ حال مین موجود ہی گذشتہ اور حال واقعات اوسکے دل پر ایک ہی طرح سی پیدا ہوتی ہین
اسواسطے کہ دونون آثار باطنی ہین اس سبب سی اوسکو اون مین فوراً تمیز نہین ہوتی
اور غالب ہی کہ اگر ہمکو دریافت ہو کہ وہ کس زمانہ کا ذکر کرتا ہے تو اوسکا بیان صحیح اور
مطابق واقع معلوم ہو لہذا عامل کو اس امر کا لحاظ ملحوظ خاطر رکھنا واجب لازم ہی یہ بھی
ہو سکتا ہی کہ معمول کے خیال پر اور لوگون کے خیال سی اثر ہو بلکہ یہ اثر شرکت خیال اتنا تیز
ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص اشارہ صریحاً کرے یا کوئی سوال بطور فرمایش حیلہ کیا جاوے تو معمول ایسا
متاثر ہوتا ہی جیسا کہ سوال کرنیوالے کے خیالات اور حافظے سی ہوتا ہی اور یہ سب باتین مجتمع ہو کر
معمول کی خیال کو پریشان کر دیتی ہین اسواسطے مناسب ہی کہ فرمایشی سوالات و اشارات ہرگز
کام مین نہ لائی جاوین بلکہ معمول کو از خود جو کہے کہنے دین اگرچہ بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ واقعات
گذشتہ و حال مین تمیز کر سکتے ہین اور اون سی سب حالتون مین برابر غلطی نہین ہوتی ہے بعض
اوقات ایسا ہوتا ہی کہ بعض معمولون کو اکثر اوقات قدرت غائب بینی حاصل ہوتی ہے لیکن
کبھی کبھی یہ قدرت برای چندی جاتی بھی رہتی ہے اور فقط خیالات کی ترجمہ کی قدرت باقی
رہتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ تجربات اولین مین عامل کو ظہور آثار منقطعہ جیسی ایسے
ایسا تعجب اور خوشی معلوم ہوتی ہی کہ وہ ناوانستہ حالت تعجب مین اپنا [illegible]

ذہن مین بسبب شرکت خیال کے پیدا کردیتا ہے لیکن چند مرتبہ وہ عمل کر چکتا ہے تو اوسکی
طبیعت سلیم اور مطمئن ہو جاتی ہے اور پھر اوسکو خواہش فقط اسی بات کی ہوتی ہے کہ جو کچھ
معمول کو نشتا ہے کرتا ہے کبھی پریشانی اوسکے انتہا مین نہین ہوتی ہے درجہ بدرجہ
معمول کی قوت بڑھتی جاتی ہے اور زیادہ مشق سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اگر ابتدا مین دوسری
غشیان اور اوسکے بیان مین [illegible] بھی پائی جاتی ہے تو رفتہ رفتہ یہ سب عیوب رفع ہو جاتی ہین
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کو [illegible] اور [illegible] ربط آدمی کے جسم کے ساتھہ شرکت ہو جاتی ہے
یعنی جب کیفیت عامل کو ہوا اوسکا اثر معمول کے جسم پر ہو جاتا ہے اور بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جو عضو
عامل کے جسم کا زخمی ہوا وہی عضو معمول کا [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] بتا دیتا ہے کہ عامل کے [illegible]
یا پھیپھڑے [illegible] اور بہت صورتون مین اوسکا بیان صحیح ہوتا ہے اور
معمول کو ایک شخص کی نہین بلکہ جماعت [illegible] کی صحت کے دریافت کرنیکا حاصل ہو جاتا ہے اور یہ قوت
بلکہ اوس حالت مین بھی کام آتی ہے جب شخص کا حال دریافت کرنا منظور ہو وہ دور فاصلہ پر ہو
بشرطیکہ کسی طرح معمول مین اور اوسمین [illegible] ربط پیدا ہو جاوے اور اوس ربط کے پیدا کرنیکے واسطے
یہ بات کافی ہے کہ اوس آدمی کے بال یا اور کوئی شے جو اوسکے پاس رہی ہو یا اوسکی تحریر اور
اوسکی معمول کے پاس رکھی جاوے تو اوس شی کی امداد سے معمول کو شخص غیر حاضر کے ساتھہ
ایک ربط پیدا ہو کر یہ بات حاصل ہو جاتی ہے کہ گویا وہ شخص معمول کے پاس موجود ہے
اور پھر جو کچھ معمول اوسکے نسبت بیان کرتا ہے صحیح ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ ایسے ہی معمول کو
جو جسم کا حال دریافت کرلیتا ہے یہ قدرت بھی ہوتی ہے کہ علاج مناسب ہر مرض کا مریض کو
بتا دیتا ہے لیکن مجھکو بخوبی امتحان اس امر کا نہین ہوا ہے جاننا چاہیے کہ دریافت
حال اشخاص غیر کی قدرت جو معمول کو ہوتی ہے وہ غائب بینی کی ایک قسم ہے
لیکن اسمین اتنا امتیاز چاہیے کہ [illegible] غائب بینی بلا واسطہ نہین ہے یعنی اشیاء غائب کو معمول
[illegible] نہین دیکھتا ہے بلکہ [illegible] اشیا کا خیال یا نقشہ جو اور لوگون کی

ذہن میں ہوتا ہے معمول کے ذہن میں اونکا خیال منتقل ہو جاتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں
کہ یہ بس غائب بینی ہی ہے اور غائب بینی صریح کوئی شے نہیں لیکن آگے دریافت ہوگا
کہ غائب بینی صریح اور قوت دریافت خیال اشخاص غیر دو چیزیں علاحدہ ہیں اور یہ دونوں چیزیں کسی قدر
حس پر موقوف ہیں پس ان دونوں میں امتیاز کرنا اور دونوں کو ایک نہ سمجھنا چاہئے
دنیا کے لوگوں میں اس طرح کی شرکت یا رغبت خود بخود بہت واقع ہوتی ہے کوئی آدمی
ایسا نہیں جسے کبھی نہ کچھ رغبت کسی خاص شے کی طرف ہو اور رغبت ایسی چیز ہوتی ہے کہ اگر
دو آدمی اتفاقاً مرتبہ اول ہی میں ملجاویں تو اون میں آپس میں بہت محبت ہو جاتی ہے اور اس بات کا
سبب دونوں میں سے کوئی بیان نہیں کر سکتا ہے پس معلوم ہوا کہ کبھی کبھی جو دو آدمیوں کو باہم ابتدا
نظر میں عشق ہو جاتا ہے تو یہ بات کچھ خیالی نہیں بلکہ اصلی ہے اور جس طرح سے آدمیوں میں رغبت
ہوتی ہے اوسی طرح سخت تنفر بھی ہوتا ہے چنانچہ بعض شخص کو بعضے شخص سے ایسا تنفر ہوتا ہے
کہ تمام عمر نہیں رفع ہوتا ہے اور اگر اوس سے سبب اسکا دریافت کیا جاوے تو نہیں بتا سکتا ہے
بلکہ وہ اوس تنفر کو دور کرنا چاہتا ہے مگر دور نہیں ہو سکتا لیکن حالت عمل مقناطیسی میں اس طرح کا
تنفر بہت قوی ہوتا ہے بعض حالتوں میں معمول کو کسی خاص شخص کے موجود ہونے کی
برداشت ہرگز نہیں ہوتی ہے درحالیکہ اوسپر خواب مقناطیسی کا اثر نہو تو کچھ بھی تنفر
اوس شخص سے نہیں ہوتا بلکہ حیوانات مطلق یا غیر ذی روح اشیا کی نسبت اس قسم کا تنفر بہت
قوی طور پر نمایاں ہوتا ہے چنانچہ بہت آدمیوں کو بلی یا کتے یا چوہے یا مینڈک
یا مکڑی کے دیکھنے کی برداشت نہیں ہوتی یہانتک کہ اگر یہ جانور پوشیدہ بھی ہوں تو بھی
اونکو اونکا موجود ہونا معلوم ہو جاتا ہے اور اگر اوس جگہ سے اونکو علیحدہ نہ کیا جاوے
تو طبیعت اونکی بگڑ جاتی ہے بلکہ غشی یا تشنج کی نوبت ہو جاتی ہے بعض لوگوں کو ایسی اشیا سے
تنفر ہوتا ہے کہ جس سے اکثر لوگوں کو رغبت ہوتی ہے مثل پھول گلاب یا سیب یا ناشپاتی
یا خربزہ وغیرہ کے چنانچہ ایک بڑے عامل عمل مقناطیسی کا تجربہ ہے کہ اس قسم کا تنفر اور

عمل مقناطیسی مین ایسمین بہت ربط ہے یعنی جن شخصون کو اس قسم سے سخت تنفر ہوتا ہے اونپر عمل
مقناطیسی کا اثر جلد اور تیز ہوتا ہے ان بیانات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آدمیون اور حیوانات اور
غیر ذی روح اشیا مین کچھ خاص قسم کے ایسے اشیا ہین کہ اوسکا اثر خاص آدمیون پر ہوتا ہے
غالب ہے کہ یہ شی وہی ہے کہ جسکے سبب سے عمل مقناطیسی کا اثر آدمیون پر ہوتا ہے اور
خواب مقناطیسی اور دیگر آثار مقناطیسی ظہور مین آتے ہین **تبصرہ چہارم غائب بینی** اوسکو کہتے ہین
کہ بلا مدد آنکھون کے معمول فاصلے کی اور غائب اشیا کو دیکھے اور ابتدا مین جب
خواب مقناطیسی پیدا کیا جاتا ہے تو باوجود بند آنکھون کے سونے والا خود بخود دلی دریافت کرنیکے
کہتا ہے کہ مین عامل کے ہاتھ کو دیکھتا ہون اور اکثر یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مجکو انگلیون سے
روشنی نکلتی نظر آتی ہے اگر ہاتھ بند آنکھون کے سامنے یا سر کے پاس یا سر کے اوپر یا نیچے
یا ایسی جگہ ہو کہ حس باصرہ ظاہری اصلی معمول کی اوسکو نہ دیکھ سکے تو ان سب حالتون مین معمول
اوسکو دیکھ سکتا ہے لیکن پٹی کے باندھنے سے معمول کی قدرت غائب بینی مین کمی ہو جاتی ہے
حقیقت یہ ہے کہ بغیر آنکھون پر پٹی باندھنے کے آنکھین دو طور پر قدرتی بند ہو جاتی ہین چنانچہ
اون صورتون مین کہ جب حالت خواب بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی کے واقع ہو جاتی ہے
ہمیشہ آنکھ کی پتلی بالکل قائم ہوتی ہے اور اوسپر روشنی کا کچھ اثر بھی نہین ہوتا ہے اور آنکھونکو
زور سے کھولدینے سے معلوم ہوتا ہے اور اکثر پتلی فقط قائم بھی نہین ہوتی ہے بلکہ اوپر کی طرف
اولٹی ہوتی ہے حتی کہ اگر آنکھون کو زور سے کھولا بھی جاوے تو بھی پتلی نظر نہین آتی ہے پہلے سونیوالا
ہاتھ کے دیکھنے کے واسطے بہت کوشش کرتا ہے اور اگرچہ آنکھین اوسکی بند ہوتی ہین لیکن
آنکھونکی طرف دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اونکے استعمال کے واسطے بہت جہد کرتا ہے اوسکی
صورت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے سامنے دیکھ رہا ہے گو ہاتھ سر کی پشت پر ہو ظاہر ہے
کہ سونیوالا [illegible] ہاتھ کی شکل کو دریافت کرنیکے واسطے کوشش
[illegible] اوسکو دھندلا نظر آتا ہے لیکن

رفتہ رفتہ جب خواب اعلیٰ کی نوبت پہونچتی ہے تو تاریکی زائل ہوتی جاتی ہے اور ہاتھہ صاف صاف
قدرتی رنگ مین نظر آتا ہے پہلی پہلے ہاتھہ کا رنگ بھورا سا نظر آتا ہے اگر کمرے مین کچھہ بھی
کام کیا جاوے اور جتنا بھی چاہے اوسکو پوشیدگی سے کرین تو اگر سونیوالے کا دھیان
کسی اور طرف متوجہ ہوگا تو وہ فوراً بتا دیگا کہ فلان شخص نے فلان حرکت کی مین نے یہ بات
اور عامل کو ہاتھہ کا دیکھنا اکثر معمولون مین دیکھا ہے غرضکہ یہ آثار عمل مقناطیسی کو روز ظہور مین
آتے ہین اس بیان سے ظاہر ہے کہ بلا استعمال حس باصرۂ ظاہری کے معمول اشیا کو صاف دیکھتا ہے
اس بات کی صحیح ہونے مین کچھہ شک نہین ہے اور اس بات کی وجہ دریافت ہونی بھی ایسی مشکل ہے
جیسے عجائب نبی کی اور صورتون کی باعثون کا دریافت کرنا دشوار ہے سوال جو شی سونیوالا
بند آنکھون سے دیکھتا ہے اوسکا نقشہ دماغ تک کس ذریعہ سے پہونچتا ہے ہمین تو ہرگز شک نہین
کہ جب تک دماغ مین اثر نہین ہوتا ہے تب تک کسی شی کو معمول دیکھہ نہین سکتا ہے لیکن یہ فرما ہے
کہ یہ کسی قسم کا اثر ہے جو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے پہونچ سکتا ہے حس باصرۂ ظاہری تو
کام مین نہین آتی اوس واسطے کہ آنکھین بند ہوتی ہین اور قطع نظر اسکے پتلی اوس وقت مین
اس قابل نہین ہوتی ہے کہ روشنی کا اثر اوسپر ہو پس ہمکو یہ بات ضرور ماننی پڑیگی کہ اجسام مین
کوئی خاص اثر ایسا ہے جو بلا ذریعہ آنکھون کے دماغ تک سرایت کر جاتا ہے حیرت کی بات یہ ہے
کہ جب سونیوالا کسی شے کو صاف نہین دیکھہ سکتا ہے تو صاف دیکھنے کے واسطے اپنی پیشانی
یا سر یا پشت سر پر اوس شی کو رکھہ لیتا ہے اور اس ذریعہ سے اوسکو صاف صاف دیکھہ سکتا ہے
پس معلوم ہوا کہ یہ جوہر مثل حرارت کی سقف یعنی کھوپڑی کے اندر سے گذر کر دماغ تک سرایت
کر جاتا ہے اور غالب ہے کہ جب معمول ایسی اشیا دیکھتا ہے جو اوسکے سر سے چھوتی ہوتی
نہین ہوتی ہین تو اون اشیا سے بھی یہ جوہر کھوپڑی پر گرکے اوسکے اندر گذر جاتا ہے
تعجب ہے یہ بات جان جاتے ہین کہ کوئی سبب ایسی ہے جسکے ذریعہ سے اوسکی حس باطنی پر
اثر ہوتا ہے اور حالت اصلی انسان مین اوسکا اثر نہین ہوتا یا اگر ہوتا بھی ہے تو حواس ظاہری پر اثر

ایسا قوی ہوتا ہے کہ جو اثر حس باطنی پر پڑتا ہے وہ دب جاتا ہے ایسی حالت مین یہ بات آسانی سے
سمجھ مین آجاتی ہے کہ عمل مقناطیسی جب کسی معمول پر کیا جاتا ہے تو جسکے سبب سے سب اشیا
قریب و بعید کو دیکھتا ہے یہ جوہر اس قسم کا ہے کہ تمام عالم مین مثل نور آفتاب وغیرہ اور حرارت کی
آسانی سے دوڑ جاتا ہے اور مثل حرارت کے سب اشیا مین حتی کہ خشتی دیوارون مین بھی اوسکا
گذر ہو جاتا ہے ویسہ نبگ صاحب نے اس جوہر کا نام اوڈیل رکھا ہے اس جوہر کی یہ کیفیت ہے
کہ نور آفتاب سے اسکی رفتار کمتر ہے اور حرارت کی نسبت مجسم اجسام مین زیادہ آسانی سے نفوذ
کر لیتا ہے دوسری صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ اگر کسی شے کو کاغذ مین لپیٹ کر یا صندوق مین
بند کر رکھین تو معمول اوسکو دیکھ لیتا ہے بلکہ سرنامہ اور مضمون بند خط کا صاف صاف پڑھ دیتا ہے
لیکن سب معمول ایسے نہین ہوتے ہین بعض معمول ایسے ہین کہ بلا خواب مقناطیسی کے پیدا ہوئے بھی
وہ بند تحریر پڑھ لیتے ہین مگر کبھی کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ شرکت خیال ہی کے
سبب سے یہ قدرت حاصل نہین ہوتی ہے بلکہ غائب بینی کے سبب سے وہ تحریر پڑھ لیتا ہے لیکن
یہ بات ضرور ہے کہ کسی وقت معمول پڑھ سکتا ہے اور کسی وقت نہین پڑھ سکتا ہے ہم ابتدا مین تفصیل
بیان کر چکے ہین کہ معمول کی قوت [illegible] اتفاقیہ تغیر واقع ہوتا ہے
وہی باعث ایسے وقت مین بھی حارج ہو جاتے ہین بعض عامل ایسے ہین کہ اونکے معمولون کو یہ قدرت
حاصل ہوتی ہے اور بعض ایسے ہین کہ معمولون کو یہ قدرت کبھی نہین حاصل ہوتی اور بعض غائب بینی
کسی وقت غائب بینی اور کسی وقت شرکت خیال کے سبب سے پڑھ اور دیکھ سکتے ہین اور کسی وقت
صریح غائب بینی کی قوت انمین ہوتی ہے نہ شراکت کے ذریعہ سے یہ قدرت اونکو حاصل ہوتی ہے ایک اور
صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس مکان مین معمول ہو اوسکے اوپر یا نیچے یا پہلو مین جو دوسرا مکان ہو
اوسمین جو چیزین ہون معمول اونکو دیکھتا ہے اور جو کچھ حال اونکا بیان کرتا ہے جس سے اس
باب مین یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ معمول سوائے عامل کے یا اوس شخص کی آواز کے جسکے ساتھ
اوسکو ربط دلایا گیا ہو اور کسی کی آواز بالکل نہین سنتا ہے اور حس شامہ کا یہ حال ہے کہ خط ہی بات

نہیں ہوتی ہے کہ اون اشیا کو جو معمول دیکھتا ہے اونکی بو کا حال بیان کرتا ہے بلکہ معمول اونکا
رنگ و صورت بتاتا ہے اور اکثر یہ بات بھی بتاتا ہے کہ اون میں سے کچھ روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے
یعنی یہ کہ یہ امر محسوسات شامہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا اور اگر کوئی اپنے ذہن میں سمجھ لے
کہ حس شامہ کے تیز ہوجانے سے صورت اور رنگ اور شفافی یا تاریکی اشیا کی حالت خواب
مقناطیسی میں معلوم ہوتی ہے تو یہ بات ماننی پڑیگی کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے ایک حس کا فعل
دوسرے حس کو منتقل ہوجاتا ہے سو اگر اس بات کو مانیں تو یہ اور بھی زیادہ عجیب اثر عمل مقناطیسی کا
ہوتا ہے موقع اس بات کی بحث کا نہیں ہے کہ اصل ماہیت اوس جوہر کی کیا ہے کہ جسکے سبب سے قوت
باصرہ باطنی کام میں آتی ہے اب اور ایک بات کا ذکر میں اس جگہ کرتا ہوں کہ جو جو اشیا معمول
دیکھتا ہے اون میں سے اوسکو ہمیشہ ایک قسم کی روشنی نکلتی معلوم ہوتی ہے چنانچہ معمول بتاتا ہے
کہ عامل کے ہاتھ میں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اس سبب سے ثابت ہوتا ہے کہ سب اشیا میں سے
کچھ نہ کچھ چیز نکلتی ہے نام اوسکا ہم جو چاہیں رکھ لیں چنانچہ ریشن بیک صاحب نے علاوہ
عمل مقناطیسی کے بہ تجربہ دریافت کیا ہے کہ جمیع اشیا مادی میں سے ایک خاص قسم کا جوہر
نکل کر تمام عالم میں پھیلا ہوا ہے اور اکثر آدمیوں میں سرایت کرتا ہے اور اس جوہر کا اثر
خاصکر اون آدمیوں پر زیادہ ہوتا ہے جنکو خواب بیداری کی حالت خودبخود واقع ہوتی ہے
اور ان نتائج کا ثبوت عمل مقناطیسی سے بھی حاصل ہے اسواسطے کہ معمول کو اشیا میں سے روشنی
نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اور ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس مکان میں معمول ہوتا ہے
اوسکے سوا کسی اور مکان کو قوت باصرہ باطنی سے دیکھتا ہے میں نے اکثر یہ بات دیکھی ہے
کہ معمول کو عامل کے ساتھ شرکت خیال نہیں ہوتی بلکہ بلا شرکت خیال کے دیکھتا ہے اور اسکا
ثبوت کئی وجہ سے ہوسکتا ہے اول یہ کہ معمول کا بیان اس طور پر ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شی کو دیکھ
کر اوسکا بیان کرے اور دوسرے وہی چیزوں کا معمول بیان کرتا ہے اور اکثر جب تک اوسکو
اشارہ نکیا جاوے خاص اوس چیز کا ذکر نہیں کرتا جسکی طرف عامل کا خیال اوس وقت ہوتا ہے

دوسری یہ کہ جو آدمی اوس مکان مین ہون اور جو کچھہ وہ کر رہی ہون سب کا حال بیان کرتا ہی
اور عامل نہ تو اون آدمیونسے واقف ہوتا ہی اور نہ جانتا ہی کہ وہ کیا کرتے ہین چنانچہ ایکبار ایک عورت پر
لیوس صاحب نے عمل کیا اور حالت غائب بینی اوسکو دفعتہً حاصل ہوگئی اوس عورت نے میرے
گھر کا حال بیان کرنا شروع کیا اور بتایا کہ ایک کمرے مین ایک عورت اور ایک مرد موجود ہی اور نیلی
پوشاک عورت پہنے ہوے ہی اور وہ عورت پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہی اور ایک مرد میز کے پاس
ہاتھہ ٹیکے ہوے کھڑا ہی اور اوسکے دست چپ کی چھوٹی اونگلی مین ایک چھلا ہی اور جو کچھہ
وہان کا حال تھا وہ سب بتایا جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جس وقت کا ذکر معمول نے
کیا تھا اوس وقت یہ سب باتین درست تھین فقط اتنی غلطی نکلی کہ اوس مرد کے دست راست کی
اونگلی مین چھلا تھا اور معمول نے دست چپ مین بیان کیا تھا ایسی غلطی معمول اکثر کیا کرتے ہین
چنانچہ بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ وہ ہمیشہ راست کو چپ اور چپ کو راست اور جنوب کو شمال
اور شمال کو جنوب اور غرب کو شرق اور شرق کو غرب بتاتے ہین اس سے یہ بات ثابت ہی کہ
معمول جو کچھہ بیان کرتے ہین عامل کی شرکت خیال سے نہین بیان کرتے ہین اسواسطے کہ عامل تو
سمت درست جانتا ہی پس معمول بھی سمت درست بتاتی ایک دفعہ ایک اور معمول کو بائین
جو اطراف و سمت کی غلطی ہوئی تو مین پہلے پہل بہت متعجب ہوا لیکن جب مین نے اوسکی سب باتین
ملائین تو معلوم ہوا کہ اس قسم کی غلطی وہ ہمیشہ کیا کرتا ہی مین اس بات کی وجہ نہین بتا سکتا ہون
کہ ایسی غلطیان معمول کیون کیا کرتے ہین لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کچھہ قاعدہ کلیہ نہین ہی
کہ سبھی معمول ایسی غلطی کرین کوئی غلطی کرتا ہی کوئی نہین کرتا ہی ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی
کہ معمول عامل کی خواہش سے اور اکثر خود بخود بھی مقامات اور ممالک دور و دراز کی سیر کرتا ہی اور وہانکے
آدمیون کا حال بیان کرتا ہی بعض اوقات تو یہ امر بسبب شرکت خیال کے کہ عامل کے ساتھہ معمول کو
ہوتی ہی پیدا ہوتا ہے لیکن بہت سی صورتین ایسی ہین کہ شرکت خیال ہرگز نہین ہوتی
مثلاً معمول اون مکانات اور ملکون کی سیر کرتا ہے جو عامل کو معلوم بھی نہین ہوتی

نہ کبھی اور شخص موجود کو اون مقامات سے واقفیت ہوتی ہے قطع نظر اس سے جب اون ممالک کا
بیان کرتا ہے تو ویسے جزئیات اور تعمیرات کا بیان کرتا ہے جو کسی کو بھی معلوم نہین ہوتی ہین
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معمول گویا جی ہی جی مین اوس ملک کو جاتا ہے اور پہلے پہل تو اوسکو
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر رہا ہون اور کسی خاص جگہ مین ساکن نہین اور بعد تھوڑی
دیر کے کہتا ہے کہ اب مین وہان پہونچ گیا اور شہر کا حال اور درخت اور مکانات اور معبد
اور حمام اور لوگ جو چلتے پھرتے ہین سب کا حال بہت خوش ہو کر بیان کرتا ہے اور اگر کرہ
سے کر راو کسی شہر مین بھیجا جاوے تو وہان کا سب حال مطابق بیان اول بیان کرتا ہے
فقط آدمیون کی چال مین اختلاف ہوتا ہے اس واسطے کہ آدمی ہمیشہ اوسکو ایک طور پر
نہین مل سکتے اور معمول دور و دراز ملکون کی سیر بغیر اس بات کی کہ ایک نئی حالت اوسمین
پیدا ہو نہین کر سکتا ہے یہ نئی حالت اکثر خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اگر خود بخود نہو تو ترکیب
معروف یا عامل کی مرضی سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے یہ نئی حالت یعنی حالت سیاحی
جب پیدا ہو جاتی ہے تو معمول کا نقشہ کچھ اور ہو جاتا ہے مثلاً ایک معمول کو مین نے
دیکھا کہ پہلی حالت روشن مین پس پشت یا دوسرے کمرے کا حال یا ہم ربط کے جسم کا حال صحیح صحیح
بتا دیتا تھا اور جو شخص جس طرح کا سوال اوس سے کرے اوسکو سن لیتا تھا اور جواب دیتا تھا
لیکن اکثر اس معمول کو خود بخود ایک نئی حالت پیدا ہو جاتی تھی اور اس نئی حالت مین وہ کوئی
آواز بھی نہین سنتا تھا حتی کہ عامل بھی جب تک اوسکے اونگلیون کو سرون سے اپنا منھ
نہ لگا وے تب تک عامل کی بھی بات نہین سنتا تھا اور اگر کوئی شخص غیر بھی سوا عامل کے
اوسکے اونگلیون کی ذریعہ سے بات کرتا تھا تو وہ سن لیتا تھا لیکن جب کوئی شخص بلا
ترکیب خاص سے بات کرتا تھا تو معمول ہمیشہ چونک پڑتا تھا اور جب یہ نئی حالت اوسکی ہوتی تھی
تو فقط یہی بات نہین ہوتی تھی کہ جہان چاہو اوسے بھیجدو بلکہ وہ خود بخود کسی دور و دراز
ملک مین پہونچا ہو وہان کی سیر مین مصروف ہوتا تھا ایسی حالت مین وہ کہتا تھا کہ اب مین

فلانی جگہ چلا گیا یا اگر عامل کے حکم سے بھیجا جاتا تھا تو کہتا تھا کہ اب مجھی فلان جگہ پہلے گئی اور
اگر تھک جاتا تھا تو کہتا تھا اب مجھے واپس لے چلو اور عامل تھوڑی سی ترکیب سے اوسے
واپس لے آتا تھا جب وہ اپنی پہلی حالت مین آجاتا تھا تو جو کچھہ اوسنے سیر کی تھی اوسکا
حال اوسے یاد رہتا تھا ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ جس شخص کو عامل سے کہے
اوسکو معمول مثل اپنے ہوا مین تیرتا دیکھتا ہے اور غائب مین جس آدمی کو دیکھتا ہی خواہ تو
اوسکو اوس سے رغبت ہوتی ہے خواہ متنفر ہوجاتا ہی اور اوس آدمی کا چہرہ اور نقش ونگار
اور رنگ اور بال اور آنکھین اور وضع بہت صحت سے بتاتا ہے اور جو کچھہ وہ کر رہا ہو اوسکا
حال بیان کرتا ہے یاد رکھنا چاہیے کہ جن آدمیون کا یا مقامات کا نام نہین جانتے ہون
تو معمول سے اوسکا نام حاصل نہین ہوسکتا ہے فقط اونکا حال بیان کرتا ہی بعض غائب بین
ایسے ہوتے ہین کہ جن آدمیونکو وہ دیکھتے ہین اونکے ساتھہ شرکت خیال ہوجاتی ہے یعنی
اوس شخص کے خیال دریافت کرلیتے ہین اور حال گذشتہ اوسکا بلکہ جو کچھہ اوسکے ارادے
ہوتے ہین وہ بھی دریافت کرلیتے ہین یہ ملکہ فقط اس صورت مین ظاہر نہین ہوتا کہ عامل
اوس شخص کا نام بتا دے جسکا نظر آنا چاہتا ہی بلکہ اوس صورت مین یہ ملکہ نمایان ہوتا ہی کہ کوئی شئے
مثل بال یا چھلا یا تحریر اوسکے ہاتھہ کی معمول کو یا ہاتھہ مین رکھہ دیجاوے تو معمول بآسانی اوسکا
حال بیان کردیتا ہے اور پہلے معمول بال یا تحریر کو اپنے ہاتھہ مین دبا لیتا ہی اگر وہ آدمی اوسکو
فورًا نظر نہ آوے تو اوسی بال یا تحریر کو اپنے سر پر رکھہ لیتا ہی اور کہتا ہی کہ اب مین نے
اس چیز کو اپنی آنکھون کے سامنے رکھہ لیا حالانکہ اوسکی آنکھین بالکل بند ہوتی ہین جب یہ ترکیب
کرچکتا ہے تو اوس آدمی کو دیکھنے لگتا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو کچھہ وہ آدمی کر رہا ہو معلوم ہوجاتا ہی
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اوس وقت کا حال معلوم ہوتا ہی جب اوسنے وہ کاغذ جو معمول نے
ہاتھہ مین ہی لکھا تھا کبھی کسی پہلے وقت کا حال دریافت ہوتا ہی اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے
کسواسطے کہ اگر اس بات کا لحاظ نہ رہے تو خیال ہوسکتا ہی کہ معمول غلطی کر رہا ہے حالانکہ

حقیقت مین وہ کچھ بھی غلطی نہ کرتا ہوا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول اوس آدمی کا تمام حال زمانہ طفلیت کا
زمانہ حال تک بیان کرتا ہے اور جن شخصون کو وہ اس طرح دیکھتا ہے اونکی خیالات دریافت
کر لیتا ہے زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ وہ اونکے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور وہ اوسکو جواب دیتے ہین
لیکن جواب کا دینا فقط قرائن اور معمول کے گفتگو کی وضع سے معلوم ہوجاتا ہے یہ گفتگو معمول کی
اون لوگون کے ساتھ کسی کو سُنائی نہین دیتی اور معمول اونکے ساتھ کلام بھی اس طرح کرتا ہے
کہ گویا آپس مین بہت رسم اور ربط ہے مثلاً کبھی کبھی وہ اون لوگون کو تنبیہ کرتا ہے کہ تم اپنے
عزیزون یا دوستون کو خط کیون نہین لکھتے اور جو کچھ وہ معذرت کرتے ہین اونکو توجہ سے
سُنتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اونکی معذرات کو منظور یا نامنظور کرتا ہے اور معمول یہ سمجھتا ہے
کہ مین اون لوگون سے گفتگو کر رہا ہون اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مین ان لوگون کے ذہن مین
اپنا خیال ڈال سکتا ہون بلکہ ایسا کر سکتا ہون کہ وہ خواب دیکھین چنانچہ ایک آدمی کی
تحریر معمول کے ہاتھ مین تھی اوسنے جب اوس آدمی کو دیکھا تو اوس سے کہا کہ فلان وقت جب تم
بیمار تھے تو تمھین اپنی بی بی نظر آئی تھی اس طور پر کہ گویا وہ تمھارے دیکھنے کے واسطے آئی تھی اور
بعد ازان دریافت ہوا کہ حقیقت مین اوس شخص کو اوسکی بی بی اوسی طور پر نظر آئی تھی جس طور پر
معمول نے بیان کیا تھا جس شخص کو ایسی حالت مین معمول دیکھتا ہے اوسکی طرف اوسکو
رغبت ہوجاتی ہے یا متنفر ہوجاتا ہے اور اگر کوئی چیز بد یا کمینہ پن کی دیکھے تو اوسکو نہایت
نفرت ہوتی ہے ایک معمول نے ایک مسروقہ گھڑی اور چور کا پتا لگایا اور اوسنے اکثر
مال مسروقہ اس طور پر پیدا کر دیا ہے کہ خواہ تو مال کے ساتھ خواہ اوس کے مالک کی
ساتھ کسی طرح کا اوسکو ربط دلایا گیا چنانچہ اوسی نے بہت سے کھوئے ہوئے کاغذ قیمتی
پیدا کر دیے ہین عجائب مین سے کہ ہاتھ پر جب کسی شخص کے بال رکھا یا اوسکی تحریر رکھی جاوے
تو فقط ایسے ہی اشخاص کو نہین دیکھتا ہے جنکو ہم پوچھتے ہین بلکہ اس قبیل سے
ایسے آدمیون کو بھی دیکھتا ہے جو زندہ نہین ہین ایک غائب بین نے اکثر سیری

درخواست کی جب انہون نے نام بتایا ایسے اشخاص کا حال بیان کیا ہے کہ جو مدت ہوئی
مرچکے تھے اور اوسکو اونکی زندگی مین کبھی واقفیت بھی نہ تھی بلکہ اوسکو وہ آدمی مشتبہ
ہمارے یعنی نوزائیدہ بتلاتے تھے لیکن اوس نے اپنے بھائی کو کہ پانچ برس ہوئے کہ مرچکا تھا
جب مرا تھا اوسی شکل پر ہمارے روبرو بتایا بلکہ بالکل مختلف بتایا ایسی کہ جو بات اوس کے مرنے کے بعد ہوئی تھی
خیال سے کچھ اوسکو معلوم ہوا تھا اور طبیعت پر تغیر ہوجاتا تھا اور اب تک بعض ایسے
آدمیون کو دیکھکر ڈرتے ہین اور اونکو دیکھکر کچھ خوش ہوتے ہین لیکن آپ غیر
آدمیون کی نسبت بخوف وہ زبان پر نہین لاتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ڈھکے ہوئے ہین بلکہ
بڑی ہیئت اپنے جسم کی تقریر کرتے ہین تاوقتیکہ کوئی خاص لفظ نہین بولتے اگر ایسے ہین
فقط وہ آدمیون ہی کو نہین دیکھتے ہین بلکہ پہلے زمانہ کے آدمیون کو بھی دیکھتے ہین اور
جو کچھ واقعات اون پر متعلق ہوتے ہین اوسکا بیان کرتے ہین مجھکو یقین ہے کہ اصلی
قرینے کی غائب بینون کے ذریعہ سے واقعات تواریخی کہ جسکے نسبت شبہہ ہوتا ہے
مفصل دریافت ہوجاتے ہین گویا بلکہ شہادت اونکے تصدیق کی حاصل ہوگی یہ بلکہ گذشتہ
حالات کو دریافت کرنے کی حقیقت مین نہایت عجیب اور غریب ہے اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے
کہ وہ چیزین گذر گئی ہین یا دنیا مین موجود ہین کسی نہ کسی طرح کا ایسا نشان پیدا ہوجاتا ہے کہ
حس باصرہ باطنی انسان پر اوسکا اثر ہوتا ہے غائب بین کو ایک اور یہ ملکہ ہوتا ہے کہ اپنے
جسم کے اندر جو رگ یا عضو ہے اوسکے شعبون اور اوسکی نادر ترکیب کو دیکھ لیتا ہے اور ہر چیز
اوسکو شفاف نظر آتی ہے بعض غائب بین ابتدا مین ایسی نادرات کو دیکھکر ڈر جاتی ہین لیکن رفتہ رفتہ
یہ خوف جاتا رہتا ہے اور اون چیزون کو دیکھکر خوش ہوتی ہین اکثر غائب بینون نے انسان کے
جسم مین جو نادرات چیزین ہین اونکا بہت سلیس اور بہتی عبارت مین بہ کمال فصاحت حال
بیان کیا ہے اور جتنا اوسکے کلام سے دل پر نقش ہوجاتا ہے اوس سے نصف بھی بیانات
فصیح حکما کا اثر نہین ہوتا ہے حالانکہ غائب بین علم تشریح سے بالکل ناواقف ہوتا ہے

اور باوجود واقفیت کے پٹھون اور ہڈیون اور ... کیون اور دماغ اور کلیجہ ... دیگر اعضا اور
رگون کے شعبون کا اور کل اعضا کی حسن ترکیب اور کمال ترکیب کا ذکر ایسی صحت اور فصاحت سے
بیان کرتا ہے کہ نہایت ہوشیار تشریح دان اوسکے بیان مین عاجز ہوتا ہے لیکن سب
غائب بینون کو یہ ملکہ حاصل نہین ہوتا غائب بین کو جس شخص کے ساتھ ربط دیا گیا ہو
اوس شخص کے جسم کا حال اور تمام اعضا کی ترکیب اور جو اوسمین مرض ہو بیان کرتا ہے
جو طبیب حاذق مریض کا معالج ہوتا ہے اوسکی اسے تشخیص مرض مین غائب بین کی رائے کی
مطابق ہوتی ہے بلکہ غائب بین زیادہ تشریح اور تفصیل سے بیان کرتا ہے اور طبیب دانا اوسکو مسلم
مانتا ہے غائب بین اگر وہ علاج جسکا اوسکو خود تجربہ ہوتا ہے یا جو اوسکو کسی طبیب نے سکھایا سنا ہو
بیان کرتا ہے تبصرہ یہ تجسم اب مین عمل مقناطیسی کے ایک نتیجہ کا ذکر کرتا ہون کہ جس سے غائب بین کو
قدرت پیشین گوئی حاصل ہوتی ہے اور اسکی شہادت تو بہت ہے کہ حالات گذشتہ و گذران کا
بیان غائب بین کرتا ہے اور جب وقوع غائب بینی اور گذشتہ حالات کی نسبت ثبوت ہو گیا
تو پیشین گوئی کے وقوع کا بھی امکان ہے یعنی جس طرح یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ حالات گذشتہ
اور گذران دریافت ہو جاتے ہین گو اوسکی وجہ تو ہم سمجھ نہین سکتے ہین اسی طرح ممکن ہے
کہ حالات آیندہ بھی دریافت ہو سکین اگر کوئی کہے کہ یہ بات نسبت واقعات آیندہ کے
قیاس مین نہین آسکتی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر واقعات گذشتہ کی نسبت ... ثبوت
ثبوت کامل حاصل نہوا ہوتا تو لوگ اوسکی نسبت بھی یہی تقریر کرتے ... اسواسطے
کہ خواہ قیاس مین آسکے خواہ نہ آسکے وجہ وقوع دونون کی دشوار ہے ... دیکھا ہے
کہ بہت سے معمول پہلے بتا دیتے ہین کہ ہم اتنی دیر تک خواب کرینگے اور اگر وقت سے ...
دریافت کیا جاوے تو ہر بار وقت صحیح بتاتے ہین اور جب معمولون کو یہ قدرت حاصل
ہوتی ہے اوس سے خطا شاذ و نادر ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص پر جو عمل کیا گیا تو ۱۵
بار کے عمل مین ۱۳ بار معمول نے وقت اپنی جاگنے کا صحیح بتایا اور دو مرتبہ تو معمول سے

حالت بیداری مین دریافت کیا نہین گیا اور دو مرتبہ مین کچھہ حرج ہو گیا اور پیشین گوئی کی صورت
مختلف ہوتی ہے بعض معمول تو عامل کی گھڑی سے وقت بتا دیتے ہین گو گھڑی اونکو
دکھائی نہین جاتی ہے اور بعض کسی خیالی ساعت سے بتاتے ہین مثلاً بعض کہتے ہین
کہ ہمین ٹھیک تین بجے تک سونا ہوگا بعض کہتے ہین نو بجے پر جب ۳۴ منٹ گذرین گے
تو جاگین گا بعض تعداد گھنٹون اور منٹون کی بتاتے ہین چنانچہ ایک معمول کو مین ایک گھنٹہ تک
مقناطیسی کرتا رہتا تھا اور تیسری بار دریافت کیا گیا کہ تم کب تک سوؤ گی تو اوسنے کہا
۳۵ منٹ اور سوؤن گا اور جب مین نے ۱۲ منٹ بعد اپنی گھڑی کو دیکھکر پوچھا کہ اب کتنی دیر
سوؤ گے تو اوسنے ۲۳ منٹ بتائے پھر جو ساڑھے چودہ منٹ پیچھے مین نے اوس سے
پوچھا کہ اب اور کتنی دیر سوؤ گے تو اوسنے کہا کہ انہین ساڑھے ۸ منٹ اور سونا باقی ہے
پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون طریق وقت بتانے کے اس بات پر موقوف ہین کہ وقت معمول کو
کس طرح سے معلوم ہوتا ہے جو معمول طریق اول سے وقت بیداری بتاتے ہین وہ گھنٹون کو یا کسی
ساعت خیالی ہین یا اپنی حالت روشن کے سبب سے عامل کی گھڑی مین ہر وقت دیکھ لیتے ہین چنانچہ
بعض معمول کہتے ہین کہ ہمکو ہمیشہ تمہاری گھڑی سے وقت دریافت ہوتا ہے اور ہم اپنے جی مین
بیان کرتے ہین کہ جس وقت ہمکو جاگنا ہوگا اوس وقت گھڑی کی سوئیان کس مقام پر ہونگی
**دوسری** صورت پیشین گوئی کی یہ ہے کہ اکثر معمول اپنی طبیعت مین جو اختلاف یا بیماری
ہونیوالی ہے وہ پہلے خود بخود ٹھیک ٹھیک اس طرح بتا دیتے ہین کہ فلان وقت فلان بیماری
اور بیہوشی کی شدت اس خاص درجہ کی ہوگی اور اتنے عرصہ تک مرض قائم رہیگا اور
یہ پیشین گوئی بہت مدت قبل وقوع مرض سے ہوتی ہے پس جو مراتب ضعیف اور نقص م
حفظ صحت کے ہین ملحوظ رہ سکتے ہین اور معمول اکثر یہ بھی بتا دیتے ہین کہ جب بیماری نوبت
اول یا دوم یا سوم علی ہذا القیاس فلان وقت اور فلانے گھنٹے واقع ہوگی تو وہ نوبت
اخیر ہوگی یعنی اسکے بعد پھر وہ باقی نہوگی لیکن یہ پیشین گوئیان اوس صورت مین

ہوتی ہین کہ جب مریض کا علاج عمل تنویم مقناطیسی سے لیا جاتا ہو اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ معمول کو یہ پیش گوئی اپنی یاد نہین رہتی ہے معمول اکثر بتا دیتا ہے کہ مجکو حالت روشن کب حاصل ہوگی اور وہ حالت روشن درجہ غایت کو کب پہونچے گی تو بتا دیتا ہی کہ فلانے روز مین فلان شخص یا فلان مقام کو دیکھ سکون گا یا بتا سکون گا اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ فلانے وقت فلانی حالت مجھپر واقع ہوگی اکثر یہ بھی بتا دیتا ہی کہ کونسی ترکیب عمل میرے اوپر زیادہ اثر کریگی آیا یہ ترکیب کہ عامل اوسکی طرف نظر کرتا رہی یا یہ ترکیب کہ اوسکے سر پر ہاتھ رکھے یا ہاتھ اوسکے جسم پر سے نیچے اوتارے یا اوسکی پشت کی پیچھے یا سر کے گرداگرد یا اوسکے سر پر یا پیشانی پر یا دل پر یا معدے پر دم کرے یا یہ ترکیب کہ اوسکے ہاتھون کو پکڑ کر عمل کرے سونیوالا یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کتنی مرتبہ اور کب کب اور کتنی کتنی دیر تک اوسپر عمل کی ترکیب کرنی چاہیے اور جب وہ ترکیب عمل پہلی بتا دیتا ہی اور یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ اوس ترکیب کا کیا نتیجہ ہوگا تو اوسکا بیان ہمیشہ صحیح ہوتا ہے سونیوالا اکثر اون آدمیون کی نسبت جنکی ساتھہ اوسکو ربط دلایا گیا ہے وقوع مرض اور اوس بیماری کے اختتام کا وقت بیان کرتا ہے چنانچہ ایک معمول نے اپنی موت واقع ہونے کا وقت چھہ برس پہلے بتا دیا تھا اور مجکو معتبر اطلاع پہونچی ہی کہ جو وقت اوسنے بتایا تھا اوسی وقت وہ شخص قدرتی موت سے مرا ایک اور معمول کی پیشین گوئی سے ثابت ہوتا ہی کہ معمولون کو قوت اس بات کی پیشین گوئی کی حاصل ہی کہ اگر کسی آدمی کو کوئی عارضہ یا اوسکی طبیعت مین تغیر واقع ہونیوالا ہو تو اوسکو پہلے سے بتا دیتے ہین گو اوسکو خود خبر نہین ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص بہت ذی عزت اور عالم اتفاقیہ ایسی جگہہ وارد ہوے کہ جہان ایک معمول پر حالت غائب بینی اوس وقت طاری تھی اور یہ عالم اپنے نزدیک بہت صحیح اور تندرست تھا لیکن غائب بین نے اوس سے کہا کہ تمھارے ہاتھہ پانؤن اور سر کا حال معلوم ہوتی ہے اور تمھارے پہلو مین سخت درد ہے چونکہ اس عالم کو ان دونون

آشنا میں سے کوئی بھی اوس وقت معلوم نہیں ہوتا تھا اوس نے غائب بینی کو کاذب اور غلط
جانا لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد جس پہلو میں غائب بین نے درد بتایا تھا اوس پہلو میں سخت
درد ہونے لگا اور ہاتھ پانوں میں سردی معلوم ہونے لگی تب اوس حالت میں یاد آیا کہ
غائب بین کے پاس آنے سے پہلے میں نہایت سرد ہوا میں بہت باریک پاجامہ پہنکر بیٹھا تھا
اور اوس وقت مجھکو سردی معلوم ہوئی تھی لیکن بعد اسکے وہ بات مجھکو فراموش ہو گئی تھی
اور اب جو مرض جسم پر غالب اور ظاہر ہوا تو وہ بات یاد آئی اس صورت میں یہ بات صاف ثابت
ہوتی ہے کہ غائب بین نے اعضاء شخص مذکور میں اوس وقت کچھ حرج دیکھ لیا تھا کہ جب
صاحب مرض کو کچھ بھی آگاہی اوس مرض کی نہیں تھی اور دو حال سے یہ امر خالی نہیں یا تو
غائب بین نے جو امر شدنی تھا بتا دیا یعنی پیشین گوئی کی یا یہ کہ جو بات آیندہ ہونے والی تھی اوسکو
موجود دیکھ لیا اس صورت میں پیشین گوئی نہیں بلکہ پیش بینی کی اور اکثر غائب بین نے جو کچھ
صدمہ یا غش یا مرگی یا کسی طرح کا عارضہ اوسکو ہونے والا تھا پیشتر سے بتا دیا ہے اگرچہ
مفصل یہ نہیں بتا سکتا ہے کہ وہ صدمہ کس قسم کا ہو گا لیکن یہ بات ٹھیک ٹھیک بتا دیتا ہے
کہ کس وقت وہ صدمہ واقع ہو گا اور اوسکے نتائج کیا ہوں گے اکثر غائب بین ایسے واقعات کی
نسبت پیشین گوئی کرتا ہے جو اوس سے متعلق نہیں ہوتی چنانچہ عامل سے غائب بین بتا دیتا ہے
کہ تمھارے پاس کل یا کئی دن یا کئی ہفتے کے بعد ایک خط آوے گا اور فرستندہ کا
نام اور خط کا مضمون بھی بتا دیتا ہے ظاہر ہے کہ بہت خواب ایسے واقع
ہوتے ہیں کہ جو راست اور مطابق واقع ہوتے ہیں پس ان خوابوں کا بھی ہونا
کسی ایسے ہی سبب پر موقوف ہے بلکہ بادی النظر میں یہ بات غالب معلوم ہوتی ہے
کہ غائب بینی اکثر حالت خواب میں واقع ہوتی ہے اور حالت روشنی میں شاذ و نادر
واقع ہوتی ہے سب جانتے ہیں کہ اکثر خواب بہت بے ربط ہوتے ہیں لیکن غالب ہے
کہ سب خواب غائب بینی کے سبب سے واقع ہوتے ہیں آپ میں بعض آثار عمل مقناطیسی کا

ذکر تفصیلاً کرتا ہون اسواسطے کہ وہ اکثر واقع نہین ہوتے ہین غالب ہی کہ جب تحقیقات
کیجاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ آثار معمول مین اکثر موجود ہوتے ہین مگر خاص مدارج مین ہونے سے
نظر انداز ہوجاتے ہین تجربہ کرنے والون کو چاہیے کہ اس امر کے تحقیق کرنے مین توجہ تام
رکھین اول یہ اثر ہے جو سابق مین بھی بیان کرچکا ہون کہ معمول ہرگز کسی آدمی یا مقام
یا چیز کا نام نہین بتانا جانتا ہے اور قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسکو نام کی تلاش مین
دقت ہوتی ہے اور اگر بہت تاکید کیجاوے تو وہ اپنا نام غلط بلکہ اکثر عامل کے نام سے
اپنا نام بتاتا ہے اکثر معمول اپنی نسبت یہ بات نہین کہتا ہے کہ مین غائب بینی کی حالت
یا روشن حالت مین ہون بلکہ یہ کہتا ہے کہ مین روشن یا گرم ہون یا یہ کہ مجکو فلانی جگہ
بھیجدیا ہے یا لیگئے ہین اور علی ہذا القیاس اسی قسم کی تقریر کرتا ہے اور بہت غائب بین
ایسے ہین کہ وہ نام موت کا نہین لیتے ہین بلکہ بہت پیچدار تقریر کرتے ہین کہ موت کا نام
نہ لینا پڑے اس بات کی وجہ یا تو یہ ہی کہ اونکو مُردہ شخص نظر نہین آتے ہین یا یہ کہ اونکو موت کے
خیال سے تنفر ہوتا ہے جب غائب بین کسی شخص کے باب مین کوئی خاص لفظ استعمال مین
لاتے ہین تو اوس شخص کی نسبت وہی لفظ ہمیشہ کہتے ہین اور کوئی شاذ معمول ایسا ہوتا ہی
کہ جو خاص الفاظ کام مین نہین لاتا چنانچہ ایک معمول اکثر اشخاص مردہ کی نسبت
لفظ ڈھکا ہوا اور حالت روشن کی نسبت لفظ گرمی کا استعمال کرتا تھا اور باقی
معاملات مین غائب بینون کی تقریر بہت شستہ اور صاف ہوتی ہے اگرچہ عمل
مقناطیسی کا اصلی خاصہ یہ ہے کہ جو کچھ خواب مین گذرتا ہی اوسکو یاد نہین رہتا لیکن اگر
عامل چاہی اور معمول کو حکم دیوے تو خواہ سب خواہ کچھ حال اوسین سے حالت بیداری مین یاد
رہتا ہے عامل کے حکم کا معمول پر اتنا بڑا اثر ہوتا ہے کہ اگر عامل معمول کو خواب کی حالت مین
کچھ حکم دیوے تو اوسکی طبیعت پر بیداری کے وقت اوسکے آثار نمایان ہوتے ہین چنانچہ
اگر حالت خواب مین وہ سست اور افسردہ ہو اور عامل حکم دیوے تو خوش اور خرم بیدار ہوتا ہے

علی ہذا القیاس اب مین ایک اور بات کا ذکر کرتا ہون کہ لوگ اوسکو شاذ جانتے ہین وہ یہ ہی
کہ سوا دو وقوف اصلی انسان کے اور اوس وقوف کی جو عمل مقناطیسی مین حاصل ہوتا ہی
ایک اور قسم کا وقوف معمول کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ دونون وقوفون سے جدا ہوتا ہے
اگر یہ تیسرا وقوف متواتر پیدا ہو تو معمول کا حال ہر ایک مین جدا ہوتا ہے اور جس طرح
وقوف مقناطیسی کی حالت مین اوسکو وقوف اصلی کا کچھہ ہوش نہین ہوتا ہی اوسیطرح
اس تیسرے وقوف کی حالت مین اوسکو دوسرے درجے کا وقوف یعنی رسمی حالت
مقناطیسی کا کچھہ ہوش نہین ہوتا ہے اور جیسا وقوف اصلی اور وقوف مقناطیسی مین
کچھہ ربط نہین اسی طرح وقوف اصلی اور تیسرے وقوف مین بھی کچھہ ربط نہین ہوتا ہی اور
جس قسم کا وقوف اوسکو کسی وقت حاصل ہو اوس وقت اوسکو اوسی قسم کے وقوف کی
حالت یاد آجاتی ہے گاہ گاہ ایسا ہوتا ہی کہ معمول پر ایک ہی وقت مین دو جدا گانہ حالات
ہوتی ہین اور اوسکو دوگانہ وقوف حاصل ہوتا ہے **مثلاً** معمول گفتگو کر رہا ہے اور
جو کچھہ اوسکے سامنے گذرتا ہے وہ دیکھہ رہا ہی تو بغیر اس بات کی کہ سلسلہ تقریر مین
کچھہ فرق ہو معمول دفعتہً ایسے اشیا اور اشخاص کو دیکھنے لگتا ہی جنکا اوسکو خیال بھی
نہ تھا حال حاقل اوسکے بیان ہی فوراً پہچان لیتا ہے وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہی کہ دماغ کے
دو حصہ مین جس طرح دو آنکھین اور دو ہاتھہ مین وہ دونون حصہ ایک وقت اپنا فعل
نہین کرتے مین پس ممکن ہے کہ ایک حصہ اپنی حالت ذاتی مین ہو اور فعل اپنا کرتا ہو اور
دوسرا حصہ کسی سبب سے حالت مقناطیسی مین خود بخود پڑجائی اور جیسے ایک آنکھہ دونون آنکھون کا
کام کر سکتی ہی اسی طرح دماغ کی ایک حصہ کا فعل بھی عموماً سب باتون کو واسطے کافی ہے
پس جس حصہ پر حالت مقناطیسی طاری ہوگئی ہے اوسکو پہلی مقناطیسی حالتون کی کیفیات
نظر آتی ہین یا یہ ہوتا ہے کہ جو فعل غائب بینی کا اون اشیا کی نسبت ہوتا تھا جو سابق مین
[illegible] اس حالت مین اوس فعل کی تکرار ہوجاتی ہے [illegible] کو واقع ہونیکی حقیقت مین

وجہ معلوم نہین ہو بین فقط قیاس سے کہتا ہون کہ شاید یہ امر بسبب برانگیختہ ہونے اشتغال حصص
دماغی سے واقع ہوتا ہو اور غالب ہے کہ اگر مشاہدہ اثنا ے عمل مقناطیسی کی تحقیقات سے
اچھی طرح کیجاوے تو اس امر کی بخوبی تنقیح ہوجاوے مین نے ہنوز ایک اثر کا جو نا
بیان نہین کیا وہ یہ ہے کہ حس ایک عضو کی دوسرے عضو مین منتقل ہوجاتی ہے یہ
یہ بیان تو مکرر ہوچکا ہے کہ غائب بین کی آنکھین اگرچہ بند ہوتی ہین الا کسی اور راہ سے
اوسکے دماغ تک خاص شعاعین پہونچتی ہین اور یہ بھی کہہ چکا ہون کہ غائب بین اکثر کسی شے کو
بخوبی دیکھنے کے واسطے اپنے سر پر رکھ لیتا ہے لیکن اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بصارت
ظاہری سے علیحدہ کسی خاص عضو مین قوت باصرہ پیدا ہوجاتی ہے اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ قوت باصرہ
معدے مین یا اونگلیون کے سرون مین یا سر کے پشت مین یا پیشانی مین یا سر مین پیدا ہوجاتی ہے
مین نے ایک بڑے عالم سے سنا ہے کہ ایک معمول کی قوت باصرہ اوسکے کف پا مین
نمودار ہوتی تھی اور سر اور ہاتھ اور معدے مین اکثر یہ قوت پائی جاتی ہے وجہ اسکی ظاہر ہے
کہ سر دماغ سے بہت قریب ہے اور ہاتھ مین اس سبب سے کہ جن کو حس لمس ہوتا ہے
اونکا فعل بہت تیز ہوجاتا ہے اور معدے مین اس وجہ سے کہ وہان بہت سے اعصاب
اور رگین موجود ہین جنکے سبب سے شرکت حس حاصل ہوتی ہے اور ہر معمول مین یہ بات
دیکھی جاتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اگرچہ اوسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن ہر چیزون کا رنگ
اوسکو بخوبی نظر آتا ہے حس سامعہ کے انتقال کا ذکر مین پہلے کرچکا ہون کہ معمول حالت خواب مین
کوئی آواز نہین سنتا ہے حتی کہ نقارہ بھی بجایا جاوے اور طپنچہ بھی چھوڑا جاوے
کبھی حس ذائقہ بلکہ قوت شامہ معدے مین ہوجاتی ہے اور چونکہ حس لامسہ ہر عضو مین موجود ہے
اس واسطے یہ کبھی منتقل نہین ہوسکتی اور اس انتقال حس کی یہ وجہ نہین ہے کہ حس ظاہری
مذکور اپنے ذاتی عضو سے دوسرے عضو مین منتقل ہوجاتی ہے بلکہ یہ سبب ہے کہ جس
عضو مین حس پیدا ہوتی ہے اوس عضو کے اعصاب اور رگین گویا اس بات کا ذریعہ

[illegible] جوہر کہ جسکے ذریعہ سے یہ اثر ظاہر ہوتا ہی دماغ تک پہونچتا ہی اونگلیان
[illegible] نہین کرتی ہین کہ شعاعون کو جمع کرکے اونکو محل بصر پر مرتسم کرین
[illegible] وہ مرایا کے دماغ تک وہ ارتسام کو لیجاوین بلکہ اونگلیون کی
[illegible] جو یہ سیدھا دماغ تک پہونچا دیتی ہین اور دماغ مین نقش [illegible]
[illegible] قیاس کام کرتا ہے مجکو یہی وجہ معلوم ہوتی ہے [illegible]
[illegible] ایک عجیب اثر یہ ہے کہ ظاہر ہیت جو تکلیف معمول کو ہو وہ عامل کو
معلوم ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر مین یا دانت مین درد ہو یا وجع مفاصل کا
ہو تو اکثر ایسا عامل کو اپنے جسم پر یہ تکلیفین معلوم ہوتی ہین گو اوسکو
پہلے سے یہ بات معلوم نہو کہ معمول کو اس طرح کی تکلیف ہی اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ جس وقت عامل کو یہ تکلیف معلوم ہوتی ہے تو اوس وقت معمول کو آرام ہوجاتا ہی
مجکو یہ یقین سمجھ نہین ہی کہ یہ دو اثر اس طرح آپسمین مثل علت و معلول ربط رکھتے ہین اسواسطے
کہ عمل مقناطیسی کی سبب سے اس طرح بھی معمول کی تکلیف جاتی رہتی ہے کہ عامل کو تکلیف
معلوم نہو اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل کو تکلیف معلوم ہو اور معمول کو آرام کچھ بھی
نہ معلوم ہو لیکن یہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب عامل یہ ارادہ اسواسطے عمل کرے کہ معمول کی تکلیف
رفع ہوجاوے تو گویا وہ درد عامل کو دوڑ کر لاحق ہوجاتا ہی اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمول کی
تکلیف بھی رفع ہوجاتی ہے اور مگر اس وجہ سے نہین کہ عامل کی جسم پر منتقل ہوجاتی ہی بلکہ فقط
اس سبب سے کہ معمول پر عمل مقناطیسی کیا جاتا ہے ایک اثر یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر کسی شخص کی
کسی عضو مین تکلیف ہو تو اگر ایک رومال یا دستانہ اوس عضو پر رکھکر عامل کے پاس
بھیجدیا جاوے تو عامل کو وہ تکلیف ہونے لگتی ہے کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر عامل کو
کچھ مرض یا تکلیف ہو اور تندرست شخص پر عمل کرے تو اوسکا درد معمول پر منتقل ہوجاتا ہی
اور یہ بات اکثر نہین ہوتی اسواسطے کہ عموماً یہ قاعدہ ہی کہ جب تک عامل تندرست نہو تب تک

وہ عمل مقناطیسی نہین کیا البتہ لیکن مین نے دیکھا ہے کہ عامل کے سر کا درد معمول پر
منتقل ہو گیا اور تمام دن معمول کے سر مین درد رہا اور عامل کو بالکل صحت حاصل ہو گئی
تھی ۔ دفعہ ششم مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ بہت عجیب آثار بعض اشخاص پر حالت
بیداری اصلی مین روزانہ اس طرح پیدا کیے جاتے ہین کہ بغیر عمل مقناطیسی بطور معروف
کیا جاوے یعنی اونکی طرف نظر جما کر دیکھا جاوے یا ہاتھون سے اس طور پر عمل کیا جاوے
کہ نوبت خواب تک پہونچے یا عامل خواب کا پیدا کرنا چاہے بلکہ معمول کو حالت بیداری مین ہوتے
یہ آثار اکثر اس طرح کے ہوتے ہین کہ عامل کو معمول کے حرکات و سکنات اور خواہش اور احساس
اور مرضی پر اختیار ہوتا ہے چنانچہ ہر ایک کا مقام مناسب پر حال آگے مذکور ہو چکا ہے اب مین
ایک اور ترکیب کا ذکر کرتا ہون جس سے وہ پیدا ہو سکتے ہین فقط اتنی بات یاد دلانی ضروری ہے
کہ یہ آثار دونون حالتون مین ترکیب معروف سے پیدا ہو سکتے ہین یعنی حالت خواب مین بھی
اور حالت بیداری مین بھی اور اس طرح بھی پیدا ہو سکتے ہین کہ عامل کی ذات کا اثر
معمول پر نہو بلکہ ذات معمول کا عمل اوسپر ہو چنانچہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی یہ ترکیب ہے
کہ ایک شخص کو دست چپ کی ہتیلی پر ایک چھوٹا سکہ یا ایک جست کی چیز جو دونون طرف سے
محدب ہو اور اوسکے بیچ مین ایک مسی چکچھوٹا سا جما ہوا ہو رکھ دیتے ہین اور جو شخص
آزمایش پر راضی ہو اوس سے کہتے ہین کہ دس یا پندرہ منٹ تک اوسکی طرف دیکھتا رہے
شرط یہ ہے کہ وہ شخص طبیعت کو جما کر دیکھتا رہے اور بالکل خاموش رہے اور عمل کے
ہونے کو اپنی طبیعت سے نہ روکے ان ڈاکٹر صاحب کا قول ہے کہ ہم نے ترکیب
پوشیدہ نہین رکھی ہے اور جو شخص سکہ کی طرف نہ دیکھے اور عمل کے اثر پذیر ہونے سے
طبیعت کو روکے تو اوسپر تاثیر عمل کی نہین ہوتی ہے اور جو لوگ برضامندی قبول اثر
عمل سکہ کی طرف دل لگا کر اور نظر جما کر دیکھتے ہین اون سے پہلے ڈاکٹر صاحب دریافت
کرتے ہین کہ اون اشخاص مین سے کس پر اثر ہوا ہے اور ترکیب اسکو دریافت کرنے کی یہ ہے

کہ ایک ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ اپنی آنکھیں بند کو تو اور پھر وہ اوسکی پیشانی پر [illegible]
انگلی سے چھوتے ہیں اور آنکھوں کے اوپر ہاتھ گذارتے ہیں پلکوں پر انگوٹھا رکھ کر [illegible]
ہاتھ نزدیک [illegible] حرکت دیکر دبا دیتے ہیں اور پھر اوس شخص سے کہتے ہیں کہ تم
اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتے ہو اگر باوجود اونکے علم کی وہ شخص آنکھ کھول سکتا ہے تو اوسکا
ہاتھ پکڑ کے کہتے ہیں کہ ہماری طرف دیکھو اور خود بھی اوسکی طرف نظر جما کر دیکھتے تھے
اور پھر وہی عمل کرتے تھے جو پہلے کیا تھا اگر نوبت دوم بھی آنکھ کھول سکو تو [illegible]
اوسپر عمل نہیں کرتے اور دوسرے شخص کو آزماتے ہیں اور جن لوگوں پر تاثیر عمل ہوتی ہے
اونکو وہ پھر آزماتے ہیں کہ آیا اثر عمل کا اونپر قائم ہے یا نہیں اور یہ آزمایش اس طرح ہوتی ہے
کہ اونکی آنکھ کھولنے کا اختیار نہیں رہتا ہے تب اونھوں نے دیکھ لیا کہ آنکھیں نہیں
کھول سکتا ہے [illegible] ہاتھوں سے اوسکے دونوں ہونٹ دبا دیتے ہیں اور [illegible]
ذرا ہاتھ کو [illegible] دیکر کہتے ہیں کہ اب تم منہ نہیں کھول سکوگے [illegible]
[illegible] کہتے ہیں کہ اپنے ہاتھ [illegible] اوسکی دونوں
ہتھیلیاں [illegible] ذرا دبا کر کہتے ہیں کہ اب تم ہتھیلیاں جدا نہیں [illegible] سکتے
[illegible] حرکت لینے کا اختیار اوس شخص کو نہیں رہتا [illegible]
[illegible] ہاتھ [illegible] کہتے ہیں کہ اب تم [illegible]
[illegible] شخص کو ناممکن ہوتا ہے ان سب صورتوں میں جب وہ کہتے ہیں
کہ اب [illegible] کرسکوگے یا فقط خبر کرتے ہیں تو پھر اوسکو اختیار علیحدہ کرنے کا ہوتا ہے
علی ہذا القیاس معمول [illegible] میں یہان تک فرق آجاتا ہے کہ اگر سخت تکلیف اوسکو دیجاوے
تو بھی معمول کو [illegible] نہیں ہوتی ہے یا اگر کوئی سرد شی مثل برف کی ہو تو ڈاکٹر صاحب کی
تعریف سے [illegible] کہ بہت گرم ہے اور گرم ہو تو سرد معلوم ہوتی ہے یا اوسکو پانی کا مزا
[illegible] ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کو ارادی

اور حافظہ پر بھی اختیار ہوتا ہے اگر وہ کہیں کہ ایک منٹ میں سو جا تو وہ سو جاتا ہے یا
گانے لگتا ہے اور اگر ایک رومال فرش پر رکھ دیں اور اوس سے کہیں کہ اسپر سے تم
کود نہیں سکتی ہو تو وہ ہرگز نہیں کود سکتا ہے معمول اون کے حکم سے اپنا نام یا اور
کسی شخص کا نام بھول جاتا ہے بلکہ حروف تہجی تک بھول جاتا ہے اور جس چیز کو
وہ چاہیں ویسا ہی معمول سمجھ لے مثلاً گھڑی کو ناسدان یا ٹپری کو کتا سمجھ لے یا جہاں
کچھ بھی چیز موجود نہو وہاں جو وہ چاہیں معمول وہ چیز دیکھ لے مثلاً خالی مکان میں
جہاں چڑیا نہو معمول چڑیا دیکھنے لگے یہ دھوکا کامل ہو جاتا ہے اور ممکن ہے کہ معمول
اپنی تئیں حسب مرضی ڈاکٹر صاحب کے کوئی اور شخص سمجھ لے مثلاً کوئی نواب
یا وزیر یا بادشاہ سمجھ لے اور بعینہ ان لوگوں کی نقل کرنے لگے اگر ڈاکٹر صاحب
چاہیں تو کسی مضمون علمی میں درس دینے لگتا ہے یا کسی فوج کا افسر بن جاتا ہے اور
خالی سپاہ سے قواعد لینے لگتا ہے علاوہ ان سب باتوں کے ڈاکٹر صاحب کو معمول کی
خدمات پر اختیار ہوتا ہے مثلاً اگر معمول ہنستا ہو تو غمگین بنا دیتے ہیں یا ناخوش ہو
تو اوسکو نہایت خوش کر دیتے ہیں اور اگر اوس سے دریافت کیا جاوے تو بالکل وجہ
ہنسنے کی نہیں بتا سکتا ہے میں نے ان سب اختیارات کا عمل سیکڑوں طور پر ہوتے
دیکھا ہے اکثر یہ اثر فوراً ہو جاتا ہے اور عامل کے کہنے سے فوراً جاتا بھی رہتا ہے اور
اس عمل میں کوئی امر پوشیدہ نہیں یہ آثار اس طرح ہوتے ہیں کہ گویا قدرتی ہیں اور
ہر شخص اسکو آزما سکتا ہے اور پیدا کر سکتا ہے شاید ابتدا میں ہر شخص برابر صاحب موصوف کے
عمل نکر سکے لیکن صبر اور استقلال کے ساتھ ہر عامل کو بخوبی یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہے
اور بیوس صاحب کا عمل اس طرح ہوتا ہے کہ صاحب موصوف فقط پانچ منٹ میں طبیعت کو جا کر
معمول کی طرف دیکھتے ہیں اور معمول اونکی طرف دیکھتا ہے یا کسی اور شے کو دیکھتا ہے جو اونکی طرف
واقع ہے باقی شرطیں جو کہی ہیں جو ڈاکٹر صاحب موصوف کے عمل میں ہوتی ہیں بعد دیکھنے کے بیوس صاحب

بعض حرکتین اور کرتے ہین جنسے معمول پر بخوبی عمل کا اثر ہوجاتا ہی ہین اوپر ذکر کرچکا ہون
کہ دونون ترکیبون سے ایک ہی سی حالت فقط اس معنی مین واقع ہوتی ہی کہ عامل کو معمول پر
اختیار کلی ہوتا ہے لیکن میرے ذہن مین ہی کہ دونون حالتون مین دراصل کچھ فرق ضرور ہوگا
اسواسطے کہ ایک حالت مین معمول کے اپنی ذات کا عمل بسبب اسکی کہ ایک شے کی طرف
نظر جما کر دیکھتا ہے زیادہ ہوتا ہی اور دوسری حالت مین شخص غیر یعنی عامل کا زور اوسپر
پہونچتا ہی اور مجھکو تجربہ نہین ہے کہ دونون ترکیبون مین کون قوی تر ہی اسواسطے کہ بعض
اوقات ایک ترکیب کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے اور بعض اوقات دوسری ترکیب کا
اور یہ بات دونون ترکیبون مین ہی کہ جب شرائط بخوبی پوری ہوتے ہین تو اثر قوی ہوتا ہے
بلکہ جن آدمیون کو علم طب مین دخل ہی اونکو واضح ہوگا کہ یہ خاص جسکا ذکر ہو رہا ہے اور
جو آثار حالت بیداری مین پیدا ہوتے ہین تلقین پر موقوف ہین پس اگر ہم یقین کے زور سے
اثر مقناطیسی پیدا کرنا چاہین تو غالب ہی کہ تاوقتیکہ ایسے آدمی پر عمل نکیا جاوے کہ جسکی
طبیعت نہایت اثر پذیر ہو اثر کامل نہوگا بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہین کہ اگر اون پر
ایک مرتبہ عمل کیا جاوے تو پھر بھی اوس عمل کا اثر اونپر بلا کسی سامان کے ہوسکتا ہے
اور جس سبب سے وہ حالت پیدا ہوجاتی ہے کہ جسمین یقین کا اثر ہوتا ہی اوسکی حقیقت
اور پھر مقناطیسی کی حقیقت جسکا اثر ترکیب معروف سے ہوتا ہی حقیقت مین ایک ہے
اسواسطے کہ اگر تلقین کا زور زیادہ دیر تک کیا جاوے تو خواب مقناطیسی پیدا ہوتا ہی
اور جملہ آثار اوس خواب کے نمودار ہوتے ہین مگر فرق اتنا ہے کہ صاحب موصوف کی
ترکیب مین عامل کا اتنا حیوانی زور معمول پر نہین پہونچتا ہے اور رسمی ترکیب دیگر مین
عامل کا زور معمول پر بڑا ہوتا ہے قیاسی وجہ اثر مقناطیسی ہونیکی یہ معلوم ہوتی ہے
کہ جو حالت نظام عروقی یا مقناطیسی یا حیوانی انسان کی ہوتی ہی اوس حالت مین بسبب
عمل کرنیکے فرق آجاتا ہی پس یہ بات قابل لحاظ او دریافت ہی کہ یہ فرق کس طور پر پیدا
ہوتا

ہوتا ہے اگر قوت ذاتی انسان میں اس طرح فرق آوے کہ اوسکے اپنے ذاتی فعل سے وہ قوت
متفرق ہو کر خواہ سر کی طرف نہ جا بلکہ یہ خواہ سر میں خواہ کسی اور عضو میں زیادہ ہو جاوے
اور اوسکے مطابق کہین کم ہو جاوے تو اونکی برابری میں ضرور فرق آجاوے گا اور قوت مجموعی
کچھہ زیادہ نہیں ہو جاویگی لیکن اگر شخص غیر کا زور کسی آدمی کے دماغ پر یا کسی اور عضو پر پڑ جاوے
تو وزن کی برابری مین بھی فرق آوے گا اور یہ نسبت اور اعضا کی اوس خاص عضو میں زیادہ
ہو جاوے گا اور باوجود اس کے دیگر اعضا مین جتنی قوت پہلے تھی وہ قائم رہتی ہے پس معلوم ہوا
کہ ان دونوں ترکیبوں سے ایک سی حالت پیدا نہیں ہوتی ہے اور آثار مین بھی بہت فرق
ہوتا ہے اور یہ اختلاف حالت خواب اور مدارج اعلیٰ مین زیادہ نمایان ہوتا ہے اور اس
حال مین عامل کے ایما کا اوسپر ایسا زور ہوتا ہے کہ اوس ایما کی اثر کا روکنا اوسے ممکن
نہیں ہوتا ہے اگر عامل اوس سے کہے کہ تم فلان کام نہیں کر سکتی ہو تو فوراً معمول اپنی ذات مین
اوس کام کرنے کی قوت نہیں پاتا ہے اوسکی جسم کی پٹھے اوس درجہ تک بیکار ہو جاتی ہین کہ
جہان تک اونمین اوس خاص کام کرنے کی طاقت نہ ہو اور اوس سے زیادہ کچھہ نہیں ہوتی ہین
مثلاً اگر معمول کی مٹھی بند ہو اور کوئی چیز ہاتھہ مین ہو اور اوس سے کہا جاوے کہ تم مٹھی کھول
نہیں سکتی اور اوسکو گرا نہیں سکتی ہو تو وہ اپنی بازو کو تو اوٹھا کر گرا سکیگا اور جس طرف
چاہے حرکت دے سکے گا لیکن اتنی طاقت اوسکی اونگلیوں کی رگوں مین نہو گی کہ وہ
مٹھی کھول سکے یا اگر اوس سے کہا جاوے کہ تم اپنا نام نہیں بتا سکو گی تو فقط اس امر مین اوسکا
حافظہ زائل ہو جاتا ہے کچھہ یہ بات نہیں ہوتی ہے کہ وہ بالکل بول نہ سکے یا کسی اور آدمی کا
نام نہ بتا سکے جب وہ پانی پیتا ہے اور اوسکو نہایت تیز برانڈی شراب کا معلوم ہوتا ہے
تو وجہ یہ ہے کہ اوسکا ذائقہ اصلی ذائقہ تلقینی سے مغلوب ہو جاتا ہے جس طرح اوس
حالت مین کہ اوسکے منہ مین کچھہ نہو اور آدمی کو برانڈی شراب خواہ اور کسی چیز کا ذائقہ
یاد آجاتا ہے اسی طرح سے جب معمول کو ذائقہ شراب کی تلقین کیجاتی ہے تو وہ اپنے اصلی ذائقہ کو

فراموش کرکے شراب کا ذائقہ لینے لگتا ہی لیکن یہ بات چند روز سے معلوم ہوتی ہی کہ تلقین کا
اثر بہت آدمیون پر چند منٹ مین جب عامل چاہتا ہے ہوجاتا ہی اور اغلب ہی کہ صبر اور
استقلال کی ذریعہ سے سب آدمیون پر یہ حالت پیدا ہوسکتی ہے اور غالب ہے کہ عمل
مقناطیسی کا اثر شفای مرض کی واسطے اسبات پر موقوف ہے کہ معمول کی طبیعت اثر پذیر
عمل کی ہوجاتی ہے اور یہ حالت اوسکے طبیعت کی خواب کی صورت مین ہوسکتی ہے
اگرچہ بہت سی علاج مقناطیسی اوس صورت مین بھی ہوسکتے ہین کہ معمول پر خواب کی
نوبت نگذرے نہ کچھ اور آثار عمل کے نمایان ہون مریض پر فقط اتنا ہی اثر ہوتا ہی کہ اوسکی
طبیعت اثر پذیر ہوجاتی ہے اور کچھ اثر نہین ہوتا ہے بہرحال عمل مقناطیسی بہت
بیکار آمد ہی اسمین برڈ صاحب کی ترکیب کا ذکر کرتا ہون اور مین نی اون صاحب کو خود عمل کرتی ہوئے
دیکھا ہے وہ یہ ہی کہ ایک شخص کی آنکھون کی ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کے ذرا
اونچی رخ کوئی شے مثلاً ایک سلائی رکھدیتے ہین اور معمول سے کہتی ہین کہ اوسکی
طرف دیکھتا رہے تھوڑے سی عرصہ مین اون آدمیون سے جنپر یہ عمل کیا جاتا ہی
سوجاتے ہین اوس ترکیب سی بہتر اور کوئی ترکیب اس بات کی نہین ہی کہ جب نیند
نہین آتی ہے تو اس ترکیب سی فوراً نیند آتی ہے بعض آدمیون کی حق مین ایسی
کتاب کا مطالعہ جسکا مضمون دلچسپ نہین ہی ایک اثر منوم رکھتا ہی علاوہ جدت عبارت
اور مضمون کی غالب ہی کہ کثرت الفاظ مین سی معنی نکالنے کی واسطے جو فکر کرنی ضرور ہوتی ہی
اور طبیعت کو جمانا پڑتا ہے اوسکا بھی اثر ہوتا ہے کہ ایک طرح کی نیند مثل خواب مقناطیسی کے
پیدا ہوتی ہے سب سی اچھا اور سہل طریقہ نیند پیدا کرنے کا یہ ہی کہ ذرا فاصلے سے ایک
روشن چیز آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اوسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو
ایسا تاننا ضرور ہو جیسے کوئی احول دیکھتا ہے تو اس ترکیب سی ایک خوش آیند اور شیرین خواب
آنے لگتا ہے اور فی الحقیقہ خواب کا اثر ایسی حالت [illegible] نہایت لطیف اور کامل

اور آرام دہ ہوتا ہے اگر شبہہ یہ ہے کہ شاید کوئی آدمی بہت محنت کرکے تھک کر کہین
بیٹھ جاوے یا لیٹ رہے اور اوسکے اوپر نیند غالب آجاوے اور وہ سو رہے جس طرح
برنڈ صاحب کی معمول جب سو جاتے ہین اگر آزمایش کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ
خواب مقناطیسی مین ہین اسی طرح غالب ہے کہ جس وقت ہم خود اس ترکیب سے سو رہین
یعنی کسی روشن چیز کو اپنی آنکھون سے اونچا رکھکر دیکھتے ہین اور سو جاوین اگر کوئی شخص
آزماوے تو ہم پر خواب مقناطیسی کی حالت معلوم ہو خواب مقناطیسی اور نوم معمولی
انسان مین کچھہ اس سے فرق نہین ہوتا ہے کہ بدن کو مقناطیسی خواب سے کچھہ اور طرح کا
آرام ہوتا ہے اور خواب معمولی سے کچھہ اور آسایش حاصل ہوتی ہے حقیقت مین فرق
یہ ہے کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار رہتے ہین اور جسم اور حواس ظاہری سو جاتے ہین
اور فراموشی کی حالت مین مستغرق ہوتے ہین برنڈ صاحب کی ترکیب سے جو خواب پیدا
ہوتا ہے اوسکے کل آثار کا بیان بلکہ کچھہ ضرور نہین اس واسطے کہ ایک خاص درجے تک
یہ آثار مثل آثار خواب مقناطیسی کے نمایان ہوتے ہین یعنی وقوت جداگانہ کی حالت
ہوتی ہے بعض حواس بند ہو جاتے ہین اور تب اس کا انتہا معمول پر ہمہ جہت یعنی اوسکی تلقین کا
مطلق اختیار اور زور ہوتا ہے سوالات کا جواب سوتے مین فوراً دیتا ہے آخری یہ بات ہے
کہ آثار شفاء مرض بہت نمایان ہوتے ہین برنڈ صاحب کا یہان تک زور چلتا ہے کہ نحیف
عورتون کو جنکے کسی عضو مین حرج ہوتا ہے حالت خواب مین بالکل اچھا کر دیتے ہین اور
کئی بار متواتر عمل کرنے کی سبب سے عضو از کار رفتہ مین پھر قوت حاصل ہو جاتی ہے اور
زور طبیعت صاحب موصوف کی سبب سے حالت بیداری مین بھی اوسکا اثر قائم رہتا ہے
بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دبلے ناتوان آدمی برنڈ صاحب کے حکم سے ایسے طاقت کی
کام کرتے ہین جو توانا آدمیون سے نہو سکین اور ایک انگلی سے اتنا بھاری بوجھہ اوٹھا لیتے ہین
کہ حالت بیداری مین دو ہاتھون سے کبھی نہ اوٹھا سکین مگر بڑے تعجب کی

یہ بات ہی کہ یہ صاحب اپنے معمولون مین آثار اعلی مثل غائب بینی پیدا نہین کر سکتے مین اسکی
باب مین دو قیاس ہو سکتے ہین ایک یہ کہ شاید برٹہ صاحب اون شخصون مین سے ہون جو ایسے
آثار پیدا کرنے کی قوت نہین رکھتے ہین چنانچہ بہت سے عامل ایسے ہین جو اپنے عمل سے
بیماری کا علاج اور خواب کی حالت پیدا کر سکتے ہین لیکن حالت غائب بینی نہین پیدا کر سکتے
خلاصہ مختلف عاملون کا معمولون پر اثر مختلف ہوتا ہے دوسرا قیاس یہ ہی کہ اس
ترکیب خاص مین معمول کی ذات کا اثر اوسپر موثر ہوتا ہے اسواسطے شاید بعض آثار
نمایان نہ ہوتے ہون اور چونکہ برٹہ صاحب نے حالت غائب بینی کسی معمول پر نہین دیکھی ہی
اسواسطے اونکو غائب بینی کے واقع ہونے سے انکار محض ہی بلکہ مجکو صاحب موصوف سے
تعجب ہی کہ اونھون نے بلا غوض مناسب یہ سب نتیجہ بہت جلدی نکال لیا حالانکہ بہت معتبر
اور معقول آدمیون سے اسکی شہادت ملتی ہے کہ اونھون نے اپنی آنکھہ سے اعلی آثار
غائب بینی و شرکت خیال وغیرہ دیکھے ہین اور مین نے فقط آثار اعلی کو پیدا ہوتے مین نہین
دیکھا ہے بلکہ خود پیدا کیے ہین اور یقین کامل ہی کہ جو شخص صبر اور استقلال کے ساتھہ
عمل کی مشق کریگا وہ ان آثار کو پیدا کرلے گا سوائے شاذ و نادر آدمیون کو کہ جنکی طبیعت
اصلی ایسی واقع ہوتی ہو کہ وہ بعض آثار پیدا نہین کر سکتے الغرض جو کچھہ اوپر بیان ہوا اوس سے
معلوم ہوتا ہی کہ عمل معروف مقناطیسی اور برٹہ صاحب کی اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی
ترکیب در اصل ایک ہین اور حقیقت مین عمل مقناطیسی معروف کی یہ دونون معنی ہین لیکن غالباً یہ
کہ ہر ایک ترکیب مین بعض خاص فوائد اور خاص مضرتین ہون اب اسکی تحقیقات نہایت احتیاط
اور محنت سے کرنی چاہیے اور اسکا اعتقاد ہونا چاہیے کہ جیسے اور قدرتی حقائق کو دریافت
کرنے سے بہت فائدے نکلتے ہین ویسے ہی اس سے فوائد پیدا ہونگے اسواسطے کہ ہنوز اس علم مین
کسی کو اچھی طرح دخل نہین ہی اور ایسا حال ہی کہ جیسے تاریکی مین کوئی شے ٹٹولتا ہے
اور ہنوز اتنی دستگاہ نہین ہی کہ جو خالق مطلق اور حکیم برحق نے اس قوت روحانیہ انسان کو

عطا کرنے سی غرض رکھی ہے یعنی اس قوت سی جو مطلب رکھا ہی کہ ایک آدمی کا اثر
دوسرے آدمی پر ہو اوس کیفیت کو نہ ہم جانتے ہین نہ اوسکی قدر کر سکتے ہین
تبصرہ و ہفتم اب مین عمل مقناطیسی سے اوس اثر کا ذکر کرتا ہون کہ جس سے
حالت سلب حواس یعنی حالت مسکوت اور حالت سلب حواس مع انتقال حواس
واقع ہوتی ہے اس حالت کا ذکر بہت تشریح سی نکرونگا اسواسطے کہ جس طرح
اور آثار کا مین نی تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے اس طرح مجکو اس اثر خاص کی تجربہ کا موقع
نہین ملا ہی اور اسی سبب جو بیان اس حالت کی نسبت لوگون نی کیے ہین اونکو مطابق
مین بھی بیان کرتا ہون اور چونکہ اور آثار مذکورہ بالا کی نسبت اونکا بیان مین نی راست و درست
پایا ہی اسواسطے تا وقتیکہ اس حالت خاص کی نسبت اونکی غلطی ثابت نہو مین اونکی بیانات کو
صحیح اور درست سمجھتا ہون پہلے یہ بات خیال مین رکھنا چاہیے کہ ان دونون حالتونمین فرق ہی
ایک تو حالت مسکوت ایسی ہے کہ سب آثار ظاہری موت کی نمایان ہوتی ہین دوسری حالت
ایسی ہی کہ ظاہرا معمول ایک اعلیٰ تر حالت زندگی مین داخل ہوتا ہی اور ایسی ایسے خیالات اور
مشاہدہ فضا ہای خوش آیند مین مستغرق ہوتا ہی کہ اس دنیا کے تمام عیش اوسکے مقابلے مین
بی حقیقت اور ناچیز معلوم ہوتی ہین بعض عالمون کو ان دونون حالتونمین تمیز نہین ہوئی ہی اور
دونون حالتون کا نام اونھون نی حالت مسکوت رکھا ہی اسواسطے کہ دونون حالتون مین
معمول گویا ایک وقت کی واسطے اس دنیا بلکہ اس زندگی کو چھوڑ دیتا ہی لیکن مین ایک
حالت کو حالت مسکوت کہونگا اور دوسری حالت کو مسکوت مع انتقال حواس کہونگا
حالت مسکوت خود بھی واقع ہو جاتی ہی چنانچہ ایک کتاب مین ایک مزدور کا ذکر لکھا ہی کہ وہ
کئی ہفتہ تک اس حالت مین رہا اس عرصہ مین اوسنے فقط ایک یا دو دفعہ کچھ کھانا کھایا اور
ایک یا دوبارہ رفع حاجت بھی اوسکو ہوئی غرضکہ اوسکی حالت ایسی تھی کہ جیسی بعض جانور
موسم سرما مین حالت مسکوت مین رہتے ہین اور اون جانورونکو کچھ کھانے پینے کی ضرورت نہین

ہوتی ہے اور حرارت غریزی اونکی اسطرح قائم رہتی ہے کہ جیسے حالت بیداری تھا وہ جوش یا مین
وہ جانور اپنے جسم مین جمع کرتا ہی وہ چربی حالت مسکوت مین اوسکی حیات کی قیام کے واسطے
صرف ہوتی جاتی ہے یہ فرد اوس تمام عرصہ مین کوئی آواز نہین سنتا تھا اور کبھی اوسنے
کلام نہین کیا اور جب وہ جاگا تو اوسکو بالکل ہوش نہین تھا کہ مین کتنے عرصہ تک سویا ہون
بلکہ وہ جانتا تھا کہ جتنے عرصہ تک ہر روز سوتا تھا اوتنا ہی سویا ہون اور اوسکو عرصہ تک
اپنے سونے کا جب یقین ہوا کہ جب اوسنے خیال کیا کہ سوتے وقت جو زراعت سبز تھی
اوسکی جاگنے کے وقت پختہ ہو کر قابل کاٹنے کے ہو گئی تھی یہ حالت مسکوت صدمہ اتفاقیہ سے بھی
ہو جاتی ہے چنانچہ ایک شخص جہاز کے مستول پر سے گر پڑا اور اوسکا سر پھٹ گیا اور کئی
مہینے تک حالت بیہوشی مین پڑا رہا کبھی کبھی حالت بیخودی مین کچھ کھانا کھا لیتا تھا کئی مہینے کے
بعد وہ لندن کو گیا اور وہان اوسکا علاج ہوا اور اوسکو ہوش آیا تو اوسکو فوراً اوسی وقت کا
خیال آیا جس وقت وہ گر پڑا تھا اور اوسکو کچھ بھی ہوش نہین تھا کہ اوس صدمہ کو واقع ہوے کتنا عرصہ ہوا
یہ مثالین جو حالت مسکوت کی خواہ کسی قدرتی سبب سے یا کسی صدمہ اتفاقیہ کے باعث سے واقع
ہونیکی بیان کی گئی ہین انسے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات مین یہ قدرت ظاہر کرے
کہ عرصہ تک کھانے پینے کے بغیر رہ سکے تو اوسکو مکار نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ بعض اشخاص روپے کے
لالچ سے بھی بطریق فریب کاری بسبب ظاہر یہ حالت اپنے اوپر واقع کرتے ہین الا کلام
حالت حقیقی مین ہے ایسی ہی بنیاد پر ممالک شرقی مین وہ قصے مشہور ہین کہ بعض آدمی
کسی پہاڑ کے کھوہ مین سو رہے اور جب وہ جاگے تو انہون نے دنیا دیکھی یعنی صورت دنیا کی
اوس وقت کے مقابلے مین جب وہ سوتے تھے اونکو بدلی ہوئی نظر آئی خدا کی قدرت سے
ایسے امور کچھ بعید نہین ہین اور ایسی ہی حالت عمل مقناطیسی بھی ساختہ پیدا ہو جاتی ہے
اور جبکہ خود بخود واقع ہوتی ہے تو ساختہ پیدا ہونا آسانی سے قیاس مین آتا ہے ساختہ
حالت کے جزئیات کی تفصیل کچھ ضرور نہین اس واسطے کہ جو آثار حالت مسکوت قدرتی کی

ہوتے ہیں وہی ساختہ حالت میں ہوتی ہیں اور جب خواب مقناطیسی کی اصلی حالت
ہوتی ہے اور نیند نہایت گہری آتی ہے تب یہ حالت پیدا ہوتی ہے حالت سکوت مقناطیسی
اور حالت خواب مقناطیسی میں تمیز کرنی ضرور ہے خواب مقناطیسی کی مدت تھوڑی ہوتی ہے اور
معمول کو ایک طرح کا ہوش ہوتا ہے اگرچہ وہ ہوش اوسکا اصلی ہوش سے جدا ہوتا ہے اور معمول
بولتا ہے اور سوچتا ہے اور کچھہ کام بھی مطابق حکم عامل کرتا ہے اور حالت سکوت میں نہایت
معمول بیہوش ہو جاتا ہے اور حالت سکوت بہت عرصہ تک قائم رہتی ہے بعض آدمیوں کو
جس وقت چاہیں اپنے اوپر حالت سکوت پیدا کرنیکی قدرت حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی اتفاق
ہوتا ہے کہ تھوڑی عرصہ کے واسطے فعل حیات کو روک دیتے ہیں چنانچہ کرنیل ٹونسنڈ صاحب
اکثر اپنے اوپر حالت ظاہری موت کی پیدا کر لیتے تھے اور اطبا جب اونکی نبض دیکھتے تھے تو اندیشہ
ہوتا تھا کہ مبادا مرگ حقیقی واقع ہو جاوے اور تھوڑی دیر کے بعد کرنیل صاحب موصوف
اس حالت سے بیدار ہو جاتے تھے دل دھڑکنے لگتا تھا نفس پیدا ہو جاتا تھا اور تمام افعال حیات
پھر نمایاں ہوتے تھے برنٹ صاحب نے بشہادت معتبر لکھا ہے کہ ہندوستان میں کئی فقیر اپنے اوپر
حالت سکوت پیدا کر لیتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ اون فقیروں کو ایک صندوق کے اندر
بند کر کے زمین میں کئی ہفتوں تک دفن کر دیا اور جب اون فقیروں کو زمین سے نکالا تو اونکے
بدن کو ملنے اور نہلانے سے پھر آثار حیات نمایاں ہوئے اس حال کو راست ہونے میں
کسی طرح کا شک و شبہہ نہیں ہے یہ بات تو معلوم ہو چکی ہے کہ انسان اپنے اوپر ایسی
حالت پیدا کر لیتا ہے جس سے تلقین کا اثر اوسپر ہو جاوے بلکہ حالت خواب مقناطیسی بھی
اس طرح پیدا ہو جاتی ہے اور وجہ اسکی بھی بیان کی گئی کہ معمول اپنی طبیعت کو خوب جما کر
جب کسی شی کی طرف دیکھتا ہے تو طبیعت کی جمع ہونے سے یہ بات حاصل ہوتی ہے پس
اگر ذرا فکر کیجاوے تو ظاہر ہوگا کہ اگر طبیعت کا جماؤ اور معمول کی توجہ بدرجہ غایت
ایک طرف ہو تو حالت سکوت کا پیدا کرنا کچھہ عجب نہیں جس طرح کرنیل صاحب و ہندوستان کے

فقرا ایسی حالت پیدا کر لیتے ہین ممکن ہی کہ بعض صورتون مین بعض آدمی مثل کرنیل صاحب موصوف کے
دل کی فعل یعنی حرکت قلبی کے تھما دینے کا ایک خاص ملکہ رکھتے ہون حالانکہ ایسی قدرت ہونی
نادرات سے ہے اور اگرچہ فقیران ہند کی وجد مین انفعال حیات پھر نمایان ہو جاتی ہین لیکن ایسے
تجربات اندیشہ سے خالی نہین ہین حالت سکوت مع انتقال حواس کا یہ حال ہے کہ یہ حالت
شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ یا تو شاید عاملان عمل کو ایسی حالت کے
واقع ہونے کی امید نہین ہوتی ہے کہ وہ ایسی حالت کو پیدا کرنیکی خواہش نہین رکھتے ہین
یہ حالت حالت سکوت اول سے اس باب مین مشابہ ہی کہ معمول اصلی زندگانی سے بالکل علیحدہ
ہو جاتا ہے اور اگر اس حالت مین زیادتی ہو تو اندیشہ زیان جان اور ہلاکت کا ہے اسواسطے
میری ذہن مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ایسا تجربہ اندیشہ سے خالی نہین ہی لکھا ہی کہ یہ دونون
حالتین یعنی حالت سکوت ادنی اور اعلی مستورات پر گاہ گاہ خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے
درحالیکہ مستورات مذکور نازک طبع ہون یا کہ مرض متعلق بعروق اونکو لاحق ہو جاتی یہ حالت
گذرتی ہی اونکو ارواح اور فرشتے یا کہ بہشت نظر آتا ہے اور جو کچھ وہ دیکھتے ہین اوسکا حال
بہت تفصیل سے بیان کرتے ہین جس معمول کی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہے اوسکو واسطے
یہ بات ہو سکتی ہے کہ خواہ وہ خواب مقناطیسی مین ہو خواہ نہو جو کچھ عامل چاہے اور حکم
کرے وہی معمول کو نظر آتا ہی چنانچہ بہت سے فقرا کو علم عمل مقناطیس روحانی سے واقفیت ہے اور
اس عمل کو پوشیدہ کیا کرتے ہین اور عامل کی خواہش سے معمول کو ارواحین یا فرشتے نظر آتی ہین
اور اگر فقیر عامل اس بات کی خواہش کرے کہ معمول بہشت یا دوزخ دیکھے تو معمول جس طرح سے
عامل کی ذہن مین ہے بہشت مین پارسا اور دوزخ مین بدکار گنہگار آدمی دیکھتا ہی اور اس
بات کا ثبوت کہ یہ حالت جب خود بخود واقع ہو جاتی ہی تو اوسکا باعث وہی ہی جس سے یہی حالت
عمل مقناطیسی کی پیدا ہوتی ہی یہ ہے کہ ان معمولون کو خواب بیداری حاصل ہوتا ہے اور
خود بخود بہت آثار حالت ادنی عمل مقناطیسی کے اونمین ہوتے ہین اغلب ہی کہ جو قدرتی اشیا

یا اشخاص بیہ معمول دیکھتے ہین اس سبب سے دیکھتے ہین کہ اونکو حالت غائب بینی حاصل ہوتی ہی
ایسے اشخاص کی حالت کی نسبت اکثر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو اشیا یا اشخاص موقع
عمل پر موجود ہوتے ہین اونمین معمولون کو کچھ روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہی بلکہ بعض
اوقات خود ان معمولون کے سر کے گرد ایک ہالہ روشنی کا معلوم ہوتا ہی اور یہ بات
کچھ خیالی نہین ہی رئیش نبگ صاحب نی بدلائل ثابت کیا ہی کہ سب چیزون مین سی اور خصوصًا
آدمیون کی سر اور ہاتھون مین سی لمعات نور نکلتے ہین اور جو لوگ نازک طبع ہوتی ہین اونکو
اندھیرے مین یہ لمعات نور نظر آتے ہین اور جن لوگون کو یہ حالت خواب بیداری واقع
ہوتی ہے وہ تو اکثر بلکہ ہمیشہ ایسی لمعات نور دیکھتے ہین فرض کرو کہ معمول کو شروق کی حالت
ایسی ہی کہ یہ لمعات نور مجتمع ہو کر تیز ہو جاوین تو اگر نازک طبع آدمی اون معمولون کی قریب جاوین تو
یقین ہی کہ بعض بعض کو روز روشن مین معمول کی جسم سی یہ لمعات نکلتی ہوئی نظر آوینگی اور تاریکی مین
زیادہ آدمیون کو نظر آوینگی اور اگر یہ لمعات نور ایک مرتبہ دیکھے جاوین تو غالب ہے کہ دیکھنے والونکو
ایسی حیرانی اور استعجاب ہو کہ وہ اس رونق کو ایک معجزہ اور کرامت جانکر اوسکے
بیان مین مبالغہ کرینگے مجربین نے لکھا ہی کہ اکثر ایسی ہالے آدمیون کے سر کے گرد نظر آتی ہین
جو حالت مرگ مین ہوتے ہین اور اس بات کا تمام عالم کو اعتقاد ہی کہ حالت مرگ مین
آدمی اکثر صورتین دیکھتے ہین غالب ہے کہ یہ صورتین اونکو بسبب واقع ہو جانی حالت غائب بینی کی
نظر آتی ہین عمل مقناطیسی کی ساختہ حالت مین بہت آثار اس قسم کی ہین جیسے ہوا مین
معمول کا معلق رہنا امر ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہی چنانچہ عامل کو معمول کی نسبت ایسی قوت
کشش حاصل ہوتی ہی کہ بعض بہت طاقتور عامل اپنی قوت کشش کی سبب سے یہ نوبت پیدا
کر دیتے ہین کہ معمول فرش پر سے بلند ہو جاتا ہی اور بمقابلہ قوت جاذبہ زمین کی ایسے موقع
ہوا مین معلق رہتا ہے کہ جس موقع مین ایک لمحہ تک بجز تاثیر قوت عامل کی نہین ٹھہر سکتا ہی
اور فرش پر گر نہین پڑتا ہے حالت سکوت اصلی جو عمل مقناطیسی کی حالت مین واقع ہوتی ہی

اس معنی مین حالت ساختہ کہی جا سکتی ہے کہ عمل مقناطیسی کا ایک نتیجہ ہوتا ہے اور غالب
کہ اکثر بلا عمل مقناطیسی پیدا نہو اگرچہ کبھی تندرست اور بہت اثر پذیر لوگون پر خود بخود واقع
ہوجاتی ہے اور عمل مقناطیسی مین یہ حالت سکوت اعلی اس طرح واقع ہوجاتی ہے کہ اوسکے
پیدا کرنیکی تلاش نہین ہوتی ہے اور بعض اوقات معمول ارادةً خود بھی پیدا کرسکتا ہے جب یہ حالت
کسی پر واقع ہو تو عامل عقیل کو چاہیے کہ اپنے خیالات کی تلقین نکرے بلکہ معمول کو بالکل اسی طرح پر
چھوڑ دے کہ جو وہ خود دیکھے اپنی مرضی سے اوسکا بیان کرے تو نہایت عجیب باتین دریافت ہونگی
آئندہ لوگون کو اختیار ہے جس طرح چاہین اوس حالت کو تعبیر کرین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول
خواہ مریض ہو خواہ تندرست وقوع حالت سکوت اعلی کا عرصہ پہلے سے ٹھیک ٹھیک اور
دن اور گھنٹہ اور منٹ بتا دیتا ہے کینہٹ صاحب نے اپنی کتاب مین ایک عورت خائب مین کا
حال لکھا ہے کہ وہ اپنے عامل کی اجازت سے نہایت اعلی درجہ حالت سکوت مین داخل
ہوجاتی تھی اور کہتی تھی کہ مین نہایت خوش ہون اور مین فرشتون سے باتین کرتی ہون اور
اس دنیا سے یعنی زمین سے بالکل جدا ہون اور بالکل میرا جی دنیا مین پھر آنیکو نہین
چاہتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتی تھی تو اون صاحب کو بہت برا بھلا کہتی تھی کہ پھر
اس دنیا مین کسواسطے مجھکو لے آئے ایک دفعہ جو اوسکی یہ حالت تھی تو صاحب موصوف نے
اوسکے اصرار کے سبب دو روز تک اوسکو اوس حالت مین رہنے دیا اور احتیاطاً ایک لڑکی کو
جو بہت روشن خائب مین تھا اوس عورت کے ساتھ ہم ربط کرکے اوسکو حکم دیا کہ بہت
احتیاط سے اوسکا نگران رہے تھوڑی دیر تک تو وہ عورت بیہوش رہی اور تھوڑے
عرصہ کے بعد اوسکے جسم کا حال ایسا تغیر ہوگیا کہ اندیشہ ہوا یعنی بظاہر بالکل مردہ معلوم ہوتی
نبض تھم گئی اور بدن سرد ہوگیا تنفس موقوف ہوگیا وہ لڑکا جو اوسکا ہم ربط تھا کہنے لگا
کہ یہ عورت چلی گئی اب مجھکو نظر نہین آتی صاحب موصوف کو اس بات کا بہت اندیشہ ہوا
اور بڑی دشواری اور محنت سے خدا خدا کرکے عورت کے جسم پر حرارت نمایان ہوئی اور تنفس

اور آثار حیات ظاہر ہوئی جب وہ عورت بیدار ہوئی تو اوسنے صاحب موصوف کو بہت
لعنت و ملامت کی کہ کس واسطے مجھے پھر دنیا مین لائے تب صاحب موصوف نے اوسکو فہمایش کی کہ
اوسکی یہ خواہش پوری ہوتی تو نفس کشی عائد ہوتی اور نفس کشی گناہ عظیم ہے حقیقت یہ ہے
کہ عالم ارواح کا دیکھنا ایک خاص درجہ حالت سکوت اعلیٰ کا ہے اور نہایت درجہ عالی اس
حالت کا یہ ہے کہ جس وقت معمول پر حالت مشابہ بمرگ طاری ہوتی ہے اور جسکا ذکر اوپر ہوا
یہ حالت بہت شاذ پیدا ہوتی ہے بجمیع نوع انسان کو عالم ارواح کے وجود مین اعتقاد ضرور ہے
تو ممکن ہے کہ ایسے معمولون کا بیان جو حالت سکوت اعلیٰ مین ہوتی ہین کم و بیش راست ہوگا
اس وجہ سے کہ مختلف معمولون کی بیانات آپس مین اتفاق رکھتے ہین اور مین ان بیانات کو ہر طرح معتبر
اور راست سمجھتا ہون اور تعجب کی یہ بات ہے کہ جو باتین اصل مین اونکی بسبت ہمیشہ مختلف
معمولون کی بیانات موافق اور مطابق ہوتے ہین چنانچہ جملہ سکان عالم ارواح سے باتین کرتے ہین
اکثر اوسکی نام بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ فلان دوست یا رشتہ دار کی روحین ہین اور تعجب کی
یہ بات ہے کہ اس طرح کا رابطہ سکان عالم ارواح سے ایسی حالت مین حاصل ہوتا ہے کہ معمول
خواندہ ہو خواہ ناخواندہ اور اگرچہ عامل کو اعتقاد اس عالم ارواح کا نہو مگر معمول کو
اوس عالم کی لوگون سے ربط پیدا ہو جاتا ہے جو کچھہ جواب یا باتین ان ارواح مین سے
کوئی روح کرتی ہے اوسکا حال مفصل بتاتے ہین بعض اون مین کہتے ہین کہ ہر ایک آدمی کے
ہمراہ ایک اچھا اور ایک برا فرشتہ ہوتا ہے بعض معمول اپنی قدرت سے یا اپنے ہمراہی
فرشتہ کی مدد سے جب چاہتے ہین کسی اپنے مردہ دوست یا رشتہ دار کی روح کو بلا لیتے ہین
اگرچہ معمول یا عامل یا موجودہ لوگون مین سے کسی نے اوس شخص کو کبھی نہ دیکھا ہو تب بھی
اوسکی روح طلب کر لیتے ہین اور جو مفصل حال اوسکا بیان کرتے ہین عند التحقیقات اکثر
صحیح پایا جاتا ہے اور بھی زیادہ عجیب باتین اس قسم کی لکھی ہوئی ہین

**تبصرہ ہشتم**

جب بعض معمولون پر حالت مقناطیسی واقع ہوتی ہے تو اگر بعض مقامات انکے سر کے

چھونے جاوینگے تو خاص مقامات کی چھونے سے خاص خاص حواس باطنی کے افعال
نمایاں ہوتے ہیں اور ان حواس کی افعال کا نمایاں ہونا علم قیافہ کے مطابق ہوتا ہے
ایک بڑے عالم نے ایک کتاب مین یہ قول درج کیا تھا کہ دماغ کو حواس باطنی سے
کچھہ علاقہ نہیں ہے لیکن یہ قول غلط محض ہے روزانہ یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ اگر سر کو کوئی
صدمہ سخت پہونچے تو حواس خمسہ باطنی مین خلل آجاتا ہے اور یہ بات تو ثابت ہو گئی ہے کہ جن
لوگون کے سر کا دور چودہ انچ سے کم ہوتا ہے اونکو عقل انسانی نہین ہوتی اور بلا شک سر کے
اچھے انداز اور شکل پر عقل کا ہونا موقوف ہے اور اگر بلند اور فراخ پیشانی ہو تو عقل زیادہ
ہوتی ہے اور اگر سر کی پشت بڑی اور فراخ ہو تو خواہش حیوانی زیادہ ہوتی ہے اگر سر کی
چاند اچھی فراخ اور بلند ہو تو خیالات آراستہ اور نیک حاصل ہوتے ہین اکثر آدمیون کو دماغ کی
ان تین قسمون مین اعتقاد ہے لیکن جزئیات مین اونکو تامل ہے چونکہ مین اصول علم قیافہ کو
مانتا ہون اگرچہ بسبب اسکے کہ یہ علم فرنگستان مین بنا ہے سب فروع کو اس علم کے
مکمل نہین سمجھتا ہون اسواسطے مجکو امید ہے کہ جو باتین علم قیافہ کی حالت بیداری
انسان مین ثابت ہوتی ہین وہی باتین عمل مقناطیسی کی حالت مین بھی ظاہر ہونگی اب مین
اون باتون کا ذکر کرتا ہون جو فی الحقیقۃ عمل مقناطیسی کی حالت مین دیکھی جاتی ہین یعنی
معمول کے سر کے اگر خاص مقام کو چھوا جاوے تو اوس مقام کی مطابق آثار نمایاں
ہوتے ہین جس طرح ستار کے خاص پردے کی دبانے سے اور تار پر مضراب لگانے سے
خاص آواز پیدا ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر کی راگ کی مقام کو اونگلی سے
چھوا جاوے تو معمول فوراً گانا شروع کرتا ہے اگر خود بینی کی مقام کو چھوا جاوے تو معمول
فوراً اکڑنا شروع کرتا ہے اور اوسکے تمام انداز سے خود بینی نمایاں ہوتی ہے اگر مقام محبت
اطفال چھوا جاوے تو معمول فوراً ایک خیالی بچہ کو نہایت محبت پدرانہ سے پیار کرنے لگتا ہے
اگر خیا منی کا مقام چھوا جاوے تو اوسکے چہرے سے رحم نمایاں ہوتا ہے اور معمول فوراً

اپنی جیب مین ہاتھہ ڈال کر جو کچھہ اوس مین سے نکال کر دینے کیواسطے ہاتھہ بڑھاتا ہے اگر
طمع کا مقام چھوا جاوے تو معمول کے انداز مین فوراً تجمل کے آثار ظاہر ہوتی ہین جو
ہاتھہ مین دینے کی واسطے جیب سی نکالا تھا پھر جیب کے اندر فوراً ڈال لیتا ہی اگر احتیاط کا
مقام چھوا جاوے تو معمول کی چہرے سی خوف نمایان ہوتا ہی اگر امید کا مقام چھوا جاوی
تو چہرے سے غبار رفع ہوتا ہی اور آثار خوشی کے عیان ہوتے ہین اب تنقیح طلب یہ بات ہی
کہ یہ آثار کس واسطے پیدا ہوتے ہین یہ بات کبھی ضرور ہی کہ یہ سب باتین اوس
حالت مین بھی پیدا ہوتی ہین کہ عامل کی طرف سی کچھہ اشارہ یا تلقین معمول کو نہین کیجاتی ہی
اس باب مین دو قیاس کیے جاتی ہین ایک یہ کہ یہ آثار فقط مرضی عامل کے بسبب
اور اس باعث سی کہ معمول کو عامل کے ساتھہ ہمہ وجوہ شرکت حاصل ہوتی ہی پیدا
ہوتے ہین دوسرا یہ کہ فی الحقیقہ یہ سب آثار فقط خاص مقامات سر کے چھوئی جانے سی
پیدا ہوتی ہین میری رائے یہ ہی کہ یہ دونون قیاس صحیح ہین وقوع بعض آثار مطابق
قیاس اول ہوتا ہے اور بعض آثار مطابق قیاس ثانی **مثلاً** جب نیوٹن صاحب
عمل اس طرح پر کرتے ہین کہ معمول کو ہوش رہے تو فقط تلقین کی سبب سی یہ آثار
پیدا ہوجاتے ہین اگر معمول کو کہین کہ تم پادری ہو تو فوراً نہایت فصیح وعظ
کہنی لگتا ہے اگر اوس سی گانے یا منتر پڑھانے کے واسطے کہا جاوی تو وہ یہ حرکتین
کرنے لگتا ہی اور اگر اوسکو کہین کہ تم بالکل برباد ہوگئی تو اوسکے چہرے اور انداز سی
سخت پریشانی نمایان ہوتی ہے مین نی اکثر خود یہ باتین بچشم واقع ہوتی دیکھی ہین
اور مجکو یقین واثق ہے کہ مرضی ناگفتہ یعنی عامل کا دل مین قصد وخواہش کرنا بجای
تلقین کے عمل کرتا ہی لیکن اکثر عامل ایسے ہین کہ جو علم قیافہ سی آگاہ ہی نہین سکتی اور خاص خاص
مقامات حواس باطنی کے صحیح صحیح نہین بتا سکتے ہین تو اس صورت مین گمان تلقین اور
شرکت خیال عامل کا نہین ہوسکتا ہے اور بہر نوع قیاس ثانی درست ہوتا ہی قطع نظر اسکی

یہ آثار اس طرح بھی پیدا ہوتے ہین کہ سر کے تمامات کو چھوا نجاوے بلکہ اور اعضا کے مقامات چھوے جاوین حتی کہ بعض صورت مین اگر سر کے مقامات کو چھوا جاوے تو ایسے آثار نمودار ہوتے مین اس واسطے کہ اگرچہ شرکت خیال کا ہونا لابدی ہے اور معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کی طبیعت مین کسیطرح کا جوش اور عامل کی طبیعت بالکل ٹھہری ہوئی ہو مثلاً عامل شدت سے ہنس رہا ہو اور معمول کسی اور فعل و خیال مین مستغرق ہو اور اوسکی ہنسی سے ذرا بھی فرق اور حرج اسکے خیال و فعل مین نہ آوے بس اور بہت آثار ایسے ہین کہ اونکے واقع ہونے پر یہ قیاس اور شرکت خیال و تلقین و مرضی عامل صادق نہین آتا ہے اور یہین فی بہت سی احتیاط اس باب مین کی ہے کہ کسی طرح کا دھوکا نہو اول یہ بات غور طلب ہے کہ اگر معمول علم قیافہ اور مقام حواس باطنی کا بالکل نجانتا ہو تب بھی جبکہ کسی مقام کو اوسکے سر کے چھوا جاوے اثر مطابق اوس مقام کے نمایان ہوگا دوسرے یہ کہ عامل خود علم قیافہ سے نا واقف ہوتا ہے تو جو آثار پیدا ہوتے ہین اونکو وہ دیکھکر حیران ہوتا ہے اس واسطے کہ وہ جب کسی مقام سر کو چھوتا ہے تو نہین جانتا ہے کہ اسکا کیا اثر ظاہر ہوگا پس معلوم ہوا کہ شرکت خیال و مرضی عامل کو اس صورت مین اصلاً و مطلقاً دخل نہین ہے بلکہ اگر اتفاقیہ کوئی خاص مقام سر کا کسی شی سے مثل کرسی یا میز کے چھوا جاوے یا اتفاقیہ ہاتھ عامل یا کسی اور شخص کا سر کے کسی خاص مقام پر لگ جاوے تو ایسے آثار پیدا ہوتے ہین جو قواعد علم قیافہ کے مطابق ہوتے ہین اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل علم قیافہ سے واقف ہے اور سر کے خاص مقام کو چھوکر وہ ایک خاص اثر پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس اثنا مین وہ کسی سے بات کہنے لگا اور جس مقام کا قصد رکھتا تھا نہ چھوا بلکہ کسی اور مقام کو اوسکا ہاتھ جھک کر لگ گیا جسکا ارادہ اوسکو دل مین نہین تھا تو ایسا اثر ظاہر ہوتا ہے کہ جو عامل پیدا کرنا نہین چاہتا ہے اور حیران ہوتا ہے آخر کار فکر اور غور سے اوسکو اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے اور اثر کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے

توجہ اثر تو ایسا ہوتا ہے کہ جب سائل کسی خاص مقام سے پوچھتا ہو تو وہ سائل کسی خاص اثر کو
پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے اور حقیقت میں ایک خاص نشانیاں ہوتا ہے چنانچہ جب تو
ایک دفعہ مجھے ہیپنٹزم کی مشق کا شوق تھا تو میں نے چھوٹے چھوٹے مقام کو چھو لیا اکثر [illegible]
مقامات کے چھونے سے ہیپنٹزم کا اثر پیدا ہونے کی امید ہوا کرتی تھی لیکن وہ
[illegible] اس مقام کو آزمایا اور میں نے [illegible] میں سوچا تھا کہ [illegible]
ایک شخص [illegible] بیٹھا تھا تھوڑا دوسرا [illegible] کو سیدھا کر لیا اور ایک لحظہ میں
کھینچی اس اثر کو اپنے دل میں خیال کر کے میں نے دوسرے شخص جو آزمایش کو یہ شخص تھوڑا
آگے کو جھک گیا اور اوسکے چہرے سے نہایت خوف نمایاں تھا اور کہنے لگا کہ میں ایک بہت
عمیق چاہ میں جسکی تہ نہیں گرا جاتا ہوں یہ دونوں آثار [illegible] کے مقام سے متعلق ہیں
[illegible] وقت میں نے آزمایش کی تھی اوس وقت [illegible] دونوں [illegible] میں سے ایک
کی بھی توقع نہیں تھی جس وقت میں نے ایک معمول کے قد یعنی جسامت کو [illegible]
چھوا تو وہ فوراً کہنے لگا کہ میں ایک بڑا کالا جانور دیکھتا ہوں جو چالیس فٹ اونچا ہے
یہ شخص ناخواندہ تھا ایک مرتبہ جب پہلے میں نے اس مقام کو آزمایا تھا معمول کو
بہت فراغ [illegible] اور مسافت معلوم ہوتی تھی مجھکو اس مرتبہ بھی مسافت کو
نظر آنے کی امید تھی جانور کی امید نہیں تھی اس طرح کی بہت مثالیں ہیں [illegible]
معمول کا کلام کچھ ضرور نہیں چونکہ یہ کہ جب میں نے دو مقام کو ایک مرتبہ [illegible]
تو متفق آثار ایسے ہی جلدی نمایاں ہوئے جیسے متفرق نمودار ہوتے تھے [illegible]
خیال بھی نہیں تھا کہ کیا اثر پیدا ہوگا چنانچہ جب میں نے طمع اور [illegible] کے
مقامات دونوں چھوئے تو معمول نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈال لیا اور پھر نکالا
اور ایک خیالی فقیر سے تقریر کرنے لگا کہ غریب آدمیوں کی نصیحت سے مدد
کرنی چاہیے روپیہ نہ دینا چاہیے ایک مرتبہ اور اتفاقیہ ایک عجیب اثر پیدا ہوا اور اس

تجربہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک بار کوئی خاص مقام سر کا چھوا جاوے تو اثر
اوسکا کچھ دیر تک رہتا ہے کسی معمول پر زیادہ کسی پر کم ایک معمول کو سر کا مقام
پارسائی جب مین نے چھوا تو اوسنے سجدہ کیا اور اوسکے چہرہ سے عبادت اور پارسائی
اور انکساری نمایان تھی جب خودبینی کے مقام کو چھوا تو آثار شیخی اور غرور بدرجہ غایت
نمایان تھے اور تھوڑی دیر تک یہ اثر قائم رہا اتفاقاً ایک میرے دوست اوس موقع پر
وارد ہوے اور اونھون نے باصرار یہ بات کہی کہ ہم پارسائی کے آثار دیکھا چاہتے ہین
جب حسب استدعا اونکے مین نے پارسائی کے مقام کو پھر چھوا تو مجھکو یقین تھا
کہ وہی آثار خاکساری و پارسائی کے پھر نمایان ہونگے لیکن اوس مرتبہ پارسائی نمایان نہ
ہوئی الاختلاف صورت سے ظاہر ہوا کہ [illegible] سجدہ کے معمول سیدھا کھڑا
ہو لیا اور اس طرح نماز پڑھنے لگا اور مناجات کرنے لگا کہ اے خداوندا مین تیرا بہت
مشکور ہون کہ تو نے مجھکو اور سب [illegible] سے زیادہ اچھا اس بات مین بنایا ہے
کہ مین تجھکو اور آدمیون سے کے بہ نسبت بہتر جانتا ہون اور [illegible] شخص کی طرح [illegible]
نہین بھی بلکہ شیخی اور پارسائی ملی ہوئی تھی غرض ان امثلہ سے ثابت ہوا کہ وجہ ظہور آثار
مطابق تعین یا مرضی عامل کی کلیتہً نہین ہے اس واسطے کہ وجہ وقوع ان آثار کی
قواعد علم قیافہ سے کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے نتائج مختلف ظاہر ہوتے ہین
مجھکو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ بعض آدمیون کے حواس باطنی حالت ہوش و بیداری
اور معمولی مین بہت تیز ہوتے ہین اور اونکے سر کے مقامات مناسب چھونے سے آثار
نمایان ہوتے ہین چنانچہ ایک عورت معمولہ نے مجھسے بیان کیا کہ [illegible] خواب مین
بہت نظر آتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ حس [illegible] اس سے [illegible] ہے وہ قوا
اس عورت کی باوقت تھی پس تجربہ مین نے مقامات شکل اور رنگ اور [illegible] تھا کہ
آفت رسیدہ
چھوا تو اور بہت سی چیزین اوس عورت کے نظر آئین [illegible] کبھی یکجا کبھی [illegible]

دو غیر مرتب کبھی سفید اور کبھی اور رنگوں کے اور کبھی بڑے قد اور کبھی چھوٹے قد اور کبھی
لا انتہا فاصلہ تک نظر آنے لگیں جس وقت مقام ورزان کو چھوا تو اوس عورت کو ایسا
معلوم ہوا کہ گویا وہ خواب دیکھتی ہوں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بڑی بلندی سے
نیچے گرتی ہوں یا زمین پیروں کے نیچے سے نکلی جاتی ہے اور ان آثار کے ظہور سے
قیاس حکما کا صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بھوت و پریت وغیرہ بسبب حالت ماؤف حواس
دریافت کے نظر آتے ہیں اگرچہ کچھ وہ بھی اسکے وجہ ہوں اب میں اس بات کا ذکر کرتا ہوں
کہ عمل مقناطیسی کا اثر حیوانات غیر ناطق پر بھی ہوتا ہے اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی
کہ عمل مذکور کا اثر ہونا کچھ خیال پر ہی موقوف نہیں ہے اور اسمین فریب اور شبہہ کا دخل بھی
نہیں ہو سکتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت میں عامل کا اثر معمول پر ہوتا ہے
چنانچہ انگلستان میں ایک شخص گھوڑے کا رام کرنے والا اور نرالی ذات مشہور تھا اور
اوسکا حال یہ تھا کہ گھوڑی کو ہر ایک گھوڑے کے ساتھ اوسکو ایک جگہ بند کر دیتے تھے
اور جب وہ باہر نکلتا تھا تو گھوڑا ایک ہی معلوم ہوتا تھا اور یہ شخص کچھ پوشیدہ عمل
کرتا تھا اور یہ مطلب ہے کہ یہ عمل بہت سہل اور آسان ہے ورنہ اوسکے نتائج اور ظاہر ہوجاتا
اور بہت اندیشہ ہوتا انگلستان میں بھی ایک شخص تھا کہ کیسا ہی شریر گھوڑا پاس اوسکے
لایا جاتا اوسکو فوراً رام کر لیتا تھا کہتے ہیں کہ بہت لوگ جو وحشی جانوروں اور درندوں کو
رام کر لیتے ہیں اون جانوروں کے تعلق یہی عمل کیا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے اس عمل کو
آزمایا ہے اونکو دریافت ہوا ہے کہ اس عمل میں بہت اثر ہے اب یہ بات لائق لحاظ ہے کہ علم
مقناطیسی میں بہت استعمال ہے اور دم کرنے کا اثر بہت ہوتا ہے یہ بھی
سب لوگ جانتے ہیں کہ انسان کی آنکھ کا اثر حیوانات پر بہت ہوتا ہے ایک ناوی
اور کئی آدمی شیروں کو فقط آنکھ کے زور سے رام کر لیتے تھے شخص مذکور کبھی
بھی اور تیز نظر کو جانوروں کی آنکھ سے علیحدہ نہیں کرتے تھے اور جب تک

جانورون کی آنکھ اونکی نظر سے متفاوت رہتی تھی تب تک وہ جانور ہرگز اون پر حملہ نہین
کر سکتے تھے یہ بات مشہور ہے کہ اگر آنکھ بچا لیجاوے تو بہت اندیشہ ہوتا ہے یہ بات ثابت
ہو چکی ہے کہ نظر جما کر دیکھنے سے عمل مقناطیسی بہت آسانی سے اور زبردست ہوتا ہے جنکی
ہندوستان مین ایسے آدمی بہت ہین جو … ہون کہ … آنکھون کی طرف پانچ … [illegible]
نظر کا اثر دیکھا کرتا ہون چنانچہ بیوس صاحب بھی جو … عمل کرتے ہین تو فقط ہی … کو کیا کرتے ہین
اور جو لوگ اونکو عمل کرتے دیکھتے ہین اونکو یقین ہوتا ہے کہ آنکھ مین بہت بڑی قوت ہے
چند روز ہوئے بیوس صاحب نے تین آدمیون کے روبرو ایک بلی پر کامل عمل مقناطیسی فقط
اوسکی طرف نظر جما کر دیکھنے سے کر دیا ایک شخص نے اسی طرح ایک کتی پر کامل عمل مقناطیسی
کر دیا تھا ایک عورت نے ایک … گاؤ پر جو بیمار تھی اس طرح عمل کیا تھا اور اوسکی بیماری فقط
اس عمل سے دور کر دی تھی معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ حیوانات غیر ناطق عقل اور علم سے مبرا
ہوتے ہین اسواسطے عمل مقناطیسی کا اثر اون پر بہت جلد ہوتا ہے غالب ہے کہ اگر انسان بھی
… مادرزاد … حالت … تو انپر بھی یہ عمل بہت جلد ہو جاوے فقط یہی بات نہین ہے کہ انسان ہی کا
اثر حیوانات پر ہوتا ہے بلکہ ایک حیوان کا اثر بھی دوسرے حیوان پر ہوتا ہے سانپ مین یہ قدرت ہے
کہ چڑیا کو بالکل اپنے بس مین کر لیتا ہے یہ قدرت اوسکو خاص عمل مقناطیسی سے حاصل ہوئی
ہے … اکثر دیکھی جاتی ہے کہ سانپ بلی کو بالکل بے اختیار کر دیتا ہے بیوس صاحب
کہتے ہین کہ ہم نے اکثر یہ بات دیکھی ہے کہ باوجودیکہ سانپ اور بلی مین فاصلہ بہت ہوتا ہے
بلی کی حالت پریشان ہونے لگتی ہے اور آدمی پہلے کہین سانپ کو نہین دیکھتے لیکن جب
تلاش کیا جاتا ہے تو ضرور دیکھا جاتا ہے کہ ایک سانپ کہین چھپا ہوا بلی کے اوپر
نظر جمائے ہوے بیٹھا ہے اور بلی سانپ کی طرف کھنچی جاتی ہے اور بالکل بے اختیار
اور بے حس و حرکت ہو جاتی ہے اور اگر کوئی آدمی بچانے والا نہو تو سانپ کا شکار آسانی سے
ہو جاتی ہے یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ جب سانپ کو دفعتاً مار ڈالین یا ہٹا دین تو فقط اس سبب سے

کہ سانپ کی نظر بل سے دفعۃً علیحدہ ہو جاتی ہے بلی فوراً مر جاتی ہے چنانچہ لیوس صاحب نے
یہ بات بچشم خود مشاہدہ کی ہے اس بات سے وہ بات ہمکو یاد آئی جو پہلے بیان ہو چکی کہ حالت
سکوت عمل مقناطیسی سے موت کی واقع ہونے کا اندیشہ ہے اور عامل کو بسا اوقات شغل
حیات کو پھر پیدا کرنے مین دشواری ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات بھی باہم ہونی
ایسی سبیل اتفاق اور باتین کرنے کی ہے جو ہمکو معلوم نہین بعض آدمی کہتے ہین کہ یہ بات
حیوانات کو شعور حیوانی سے حاصل ہوتی ہے لیکن حقیقت اوسکی دریافت نہین ہوتی
کہ شعور حقیقت مین کیا شے ہے یہ شعور مشہور ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ کتے مین بہت ہوتا ہے
اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتا آدمیون کے پاس بہت رہتا ہے اور لوگ اوسکو تعلیم
کرتے ہین لیکن اور حیوانات کا شعور بھی بر سبیل تذکرہ اکثر کتابون مین مندرج ہے
کوون کی عدالت اور بعض اقسام کے جانورون کا خاص خاص موسم مین نقل مکان کرنا کسی
باعث پر یقیناً موقوف ہے اسکی کیا وجہ ہے کہ کتا اپنے مالک کو تلاش کر لیتا ہے یا جو شے
کہ کوئی چیز جو اوسکے مالک نے چھوڑی ہو اور چھپائی گئی ہو اوسکو ڈھونڈ لیتا ہے اسکی کیا
وجہ ہے کہ ایک کتے کو جہاز پر چڑھا کر بلکہ ایک تھیلے مین بند کر کے لیجا وین اور پھر اوسے
چھوڑ دین تو سیدھی راہ سے اپنے گھر کو چلا جاتا ہے ایک ذکر تحریری ہے کہ ایک کتا
ایک جگہ وارد ہوا وہان ایک اور کتے نے اوسکو زخمی کیا وہ مجروح کتا اپنے لڑنے کو
جو کئی سو کوس کے فاصلے پر تھا گیا اور وہان سے ایک اور کتا اپنے ساتھ لیکر
اوسی جگہ آیا جہان وہ زخمی ہوا تھا اور اپنے دوست کتے کی مدد سے اوس
کتے کو جس نے اوسے پہلے زخمی کیا تھا آکر زخمی کیا اور اپنا بدلا لیا اب یہ کوئی شخص
معقول نہین بتا سکتا ہے کہ یہ عقل اوس مین کہان سے آئی اگر یہ بات کہی جاوے
کہ کتا اپنی قوت شامہ کے سبب سے اپنے مالک کو ڈھونڈ لیتا ہے تو ایسی قوت شامہ
تیز ہونا بھی ایک نادر حس کہنا چاہیے اسواسطے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ ...

مالک سے علحدہ ہوا تھا وہان جاتا ہے اور اگر وہان اوسکا مالک نہ ملے تو اور بہت سی جا
تلاش کرتے کرتے آخر اوسکو ڈھونڈھ لیتا ہے یہ بات خیال مین نہین آتی ہے کہ قوت
شامہ معمولی سے یہ بات کیونکر حاصل ہو سکتی ہے میری رائے یہ ہے کہ جملہ حیوانات مین
آپسمین ایک کشش مقناطیسی بدرجہ کثیر ہے سب جانتے ہین کہ مختلف اقسام کے حیوانات مین
آپسمین ایسا اُنس اور ایسا تنفر پایا جاتا ہے جیسا انسانون مین عامل و معمول عمل مقناطیسی مین
ہوتا ہے چنانچہ دو شخص دس سال سے ایک فرانس مین اور ایک نئی دنیا مین ابتک تجربہ
کر رہے ہین اونکے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گھونگھون مین آپس مین بہت ہمدردی اور اُنس
ہوتا ہے یعنی اگر ہمجنس یہ جانور ایک جا رکھے جاوین تو مدت تک اون مین آپس مین باہم دردی
رہتی ہے اگرچہ کتنے ہی فاصلے پر لیجا کر اونکو علحدہ کردین اور اس امر کے ذریعہ سے
تجویز یہ ہوتی ہے کہ ایک ذریعہ خبر رسانی کا مقامات بعیدہ مین نکالا جاوے
چنانچہ جن دو شخصون کا ذکر ہے کہ اونھون نے اس ذریعہ سے آپس مین تحریری
اگرچہ ترکیب مفصل مجکو معلوم نہین ہے لیکن تجویز مذکور مجملاً یہ ہے کہ دو گھونگھون کا نام الف
فرض کیا اور اون دونون کو آپس مین تھوڑے عرصہ تک ساتھہ رکھا اور بعد ازان اونکو
علحدہ کر لیا اور اسی طرح دونون گھونگھون کا نام بے اور دو کا نام تے اور علی ہذا القیاس
جتنے حروف تہجی ہین دو دو گھونگھون کے نام مطابق حرف کے رکھہ لیے اور اونکو تھوڑی
دیر تک ایکجا رکھہ کے پھر علحدہ کر دیا احتیاطاً کئی گھونگھے ایک ہی حرف کے نام
رکھتے ہین اگر ایک سال تک ان جانورون کو کچھہ کھانے کو نہین ملے تو بھی زندہ
رہتے ہین اب فرض کرو کہ لفظ شام لکھنا منظور ہے ایک شخص کلکتہ مین اور ایک لاہور مین ہے
لاہور والے نے ایک برقی آلہ سے اوس گھونگھے کو چھوا جسکا نام شین ہے کلکتہ والا
بیٹھا ہوا اپنے گھونگھے کو دیکھہ رہا ہے اور ایک آلہ سے ہر ایک کو چھو کر دیکھتا ہے آزماتے
آزماتے جو گھونگا اوسکے پاس شین کے نام کا ہے وہ مثل شین لاہور کے تڑپنے لگتا ہے پس

کلکتہ والے نے شین لکھ لیا علی ہذا القیاس الف میم بھی لکھ لیا تو اونکو ملا کر لفظ شام بن گیا
بادی الرای مین اول اس ذکر کو سن کی ہنسی آتی ہے اور ایک امر بیوقوفی کا معلوم ہوتا ہے
لیکن جب بغور خیال کیا جاوے کہ انسان مین جس طرح باہمین بوجہ غایت انس و تنفر
ہوتا ہے حیوانات مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور عمل مقناطیسی کا ثبوت ہوتا ہے تو کچھ
عجب نہین اگر اتحاد دو بدن مین اس شدت کی ہو رہی کا [illegible] ہوا اور جب تک امتحان اور
تحقیقات کے بعد کوئی بات غلط نہ معلوم ہو تب تک اوسکو معتبر سمجھنا چاہئے جو دو بڑے فاضل
اس تجربہ پر دس برس سے مصروف ہین یقین ہے کہ وہ سب حال مفصل مشتہر کرینگے اور
ہر ایک شخص اپنی جگہ پر امتحان کر لیگا اگر یہ ذریعہ خط و کتابت کا امتحان پر صحیح نکلا تو تار برقی
جو فی زمانہ مروج ہے اوسکی قدر بہت کم ہو جاویگی اس واسطے کہ تار کی کوئی شی نہین ہے
کہ جس کو ٹوٹنے کا یا غنیم کے کاٹنے کا اندیشہ ہو صرف بھی بہت کم ہوگا فقط چند عدد گھونگھے اور
دو آلات دو مقام مین جہان سے تحریر کرنی منظور ہوگی درکار ہونگے اور معلوم ہوتا ہے
کہ یہ ترکیب بھی کچھ نئی نہین ہے مدت سے ایک قلعہ کا محاصرہ ہو رہا تھا اور قلعہ والون کو کسی جگہ
تحریر کرنی منظور تھی تو اونھون نے بذریعہ شرکت حیوانی تحریر کی تھی

## تبصرۂ نہم

اب مین ذکر کرتا ہون کہ انسان کے جسم پر غیر ذی روح اشیا کا مثل مقناطیس مصنوعی
وغیرہ کے کیا اثر ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ مقناطیس مصنوعی کا جسم انسان پر ضرور
اثر ہوتا ہے یعنی اگر مقناطیس کو ہاتھ مین لیکر وہی ترکیب کیجاوے جیسی ہاتھون سے
کیجاتی ہے تو اوسکا اثر بھی ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ہاتھ کے عمل کا ہوتا ہے بیشک اس
ترکیب سے ہاتھ کا اثر اور مقناطیس کا اثر دونون مجتمع ہو جاتے ہین اور اس طرح بھی
تجربہ ہوا ہے کہ مقناطیس کا بلا عامل کے ہاتھ کے استعمال کیا گیا ہے یا ایک
آدمی کی ہاتھ مین مقناطیس دیکر عمل کیا گیا ہے کہ جس کے ہاتھ کی تاثیر کچھ بھی معلوم
نہین ہوتی تھی اور اس صورت مین بھی مقناطیس مصنوعی کا اثر جسم انسان پر ایسا نمایان

ہوا ہی جیسے عامل کے ہاتھہ کا اثر نمودار ہوتا ہی یہانتک کہ اگر معمول فاصلہ پر ہو تو تاثیر
مصنوعی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ تنوا ۔ مقناطیسی معمول پر واقع ہوجاتا ہی بلکہ کبھی ہاتھہ پیر اکڑ
جاتے ہین اور تشنج پیدا ہوجاتا ہے اور مقناطیس مصنوعی کا اثر تندرست آدمیون پر
ہوتا ہی یہ اثر مقناطیسی جملہ اشیا ۔ ادی کے درمیان مین سے گذر جاتا ہی اور اس لحاظ مین
یہ اثر الکٹریسٹی یعنی برقی سے علحدہ ہی کیا معنی کہ اثر برقی سیسہ اور رال مین نہین گذر سکتا ہی
اور جملہ فلزات مین سے بآسانی گذر جاتا ہے اور مثل کیفیت الکٹریسٹی اور مقناطیسی طلوع کی
یہ کیفیت جسکا فعل جسم انسان پر اثر کرتا ہے قطبین مین منتشر ہوتی ہے اس کیفیت کا نام
ریش نبگ صاحب نے اوڈایل رکھا ہے یہ کیفیت اوس کیفیت کو ساتھہ مشترک ہے
جسکی اثر سے لوہے کی سوئی یعنی قطب نما جس وقت لٹکائی جاتی ہے تو شمال کی طرف
مڑجاتی ہے اور جسکی اثر سے سنگ مقناطیس مصنوعی لوہے کے ٹکڑون کو کھینچتا ہی اور
جسم انسان مین جو یہ کیفیت ہوتی ہے کیفیت مقناطیس مصنوعی سے مشترک نہین ہوتی
لیکن جہان یہ کیفیت موجود ہوتی ہے خواہ مقناطیسی مصنوعی مین خواہ جسم انسان خواہ
بلور مین ہر جگہ اوسکا ظہور بلحاظ قطبین ہوتا ہے یعنی جیسا ظہور جسم کی ایک سرے پر
ہوتا ہی اوس سی دوسرے سری پر مختلف ہوتا ہی اس کیفیت اوڈایل کا یہ خاصہ ہی کہ مثل
کیفیت حرارت روشنی اور الکٹریسٹی یعنی بجلی کے ایک جسم سی دوسرے جسم کی طرف
روان ہوتی ہے اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اونکو لمعات نور تاریکی مین نظر آتی ہین
یہ روشنی بہت ضعیف ہوتی ہے روشنی آفتاب اور روشنی شمع سے مغلوب ہوجاتی ہی الا
جن لوگون کی طبیعت بدرجہ غایت نازک ہی اونکو دن کو بھی روشنی نظر آتی ہے اوڈایل کی
روشنی کا رنگ قوس قزح کے رنگ سی مشابہ ہوتا ہی لیکن مقناطیس مصنوعی کی شمالی قطب کی طرف
رنگ اودا اور جنوبی قطب کی طرف سرخ رنگ زیادہ نظر آتا ہے یہ کیفیت اوڈایل فقط
مقناطیس مصنوعی مین ہی موجود نہین ہوتی بلکہ جس جسم کی حیثیت بطور کرسٹل ہو اوس مین

پائی جاتی ہے اور کرسٹل اوسکو کہتی ہیں جو روشن اور شفاف اور پہلودار چیز ہوا کرتی شیشہ کی جنس
ایسی ہی ہوتی ہے اسکو کرسٹل کہتے ہیں اور نازک طبع آدمیوں کو اجسام کرسٹل میں [illegible]
بصورت روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے کہ کرسٹلوں کا اثر بھی بلحاظ قطبین ہوتا ہے اور
اسکا فعل مقناطیس مصنوعی اور انسان کے ہاتھ کی فعل سے ضعیف ہے لیکن اس
فعل کی مشابہ ہوتا ہے نازک طبع آدمیوں پر بھی انسان کے جسم کا ایسا ہی اثر ہوتا ہے
جیسے مقناطیس مصنوعی کا اثر ہوتا ہے اور جو روشنی معمول کو خواب مقناطیسی میں حاصل ہوتی
انگلیوں کے سروں سے نکلتی ہوئی نظر آتی ہے یہ روشنی روشنی اوڈائل ہوتی ہے
دونوں ہاتھوں کے سرے دو قطب اور سر اور آنکھیں اور ہونٹھ مقابل اسکے
ہوتے ہیں جہاں یہ روشنی مجتمع ہوکر بھری ہوئی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتھوں کے
گذرانے اور نظر جما کر دیکھنے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے
ریشن بیگ صاحب نے ثابت کیا ہے کہ یہ کیفیت اوڈائل جملہ اجسام مادی اور
درختوں میں موجود ہے ہر چند مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلوں کی نسبت ان اجرام میں
کم ہوتی ہے اور روشنی آفتاب اور مہتاب اور ثوابت میں بھی موجود ہے اس کیفیت کی
دریافت کی ہے ایک بڑی بات قابل غور کے یہ ہے کہ جسم انسان پر مقناطیس ارضی کا
اثر بہت قوی ہوتا ہے بہت آدمی ایسے ہیں کہ جب تک انکا پلنگ سمت الراس مقناطیس ارضی کے
مطابق نہیں ہوا اور انکا سر شمال کی طرف نہیں ہوتا ہے انکو نیند نہیں آتی ہیں نے ایسی
آدمی خود بہت دیکھے اور سنے ہیں لیکن اسکی وجہ کوئی نہیں بتا سکتا ہے یہ بات بہت غالب معلوم
ہوتی ہے کہ اگر مریض کا پلنگ اسی انداز سے بچھایا جاوے تو بعض بعض امراض سے جلد صحت
حاصل ہوتی ہے چنانچہ بعض مریض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر انکا پلنگ سمت الراس مقناطیس
ارضی کے متقاطع بچھایا جاوے تو انکو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور ذرا بھی برداشت
نہیں ہوسکتی اس بات کا تجربہ لوگوں نے کیا ہے اور اس بات کا یہی تجربہ ہے کہ جب

شخص پر جو عمل اتفاقاً طبعی کرنا منظور ہو اوسکو اس طور پر بٹھایا جاوے کہ اوسکا سر شمال کی طرف ہو
اور چہرہ جنوب کی طرف ہو اور اوسکے پانون بھی جنوب کی طرف نکلے ہوئے ہون
تو اور طرح کی نشست کے بہ نسبت اس انداز مین اوسپر عمل بہت جلد ہوتا ہے اگرچہ
بہت آدمی ایسے ہین کہ اونکو کسی رخ بٹھاوین عمل ہو جاتا ہے اور روشنی اوڈائل کو
بخوبی دیکھنے کے واسطے یہ بات بہتر ہے کہ معمول شمالاً جنوباً بیٹھے اور اوسکا سر شمال کی طرف ہو
ریشن بیگ صاحب نے بہت سی عجیب باتین اس باب مین کہ کیفیت اوڈائل جسم انسان مین
باوقات مختلف کس طرح منتشر ہوتی ہے دریافت کی ہین صبح کے وقت اوسکی تھوڑی سی بلکہ
طلوع آفتاب سے یہ کیفیت بڑھتی جاتی ہے صبح کے کھانا کھانے سے پہلے اشتہا کے سبب
کم ہونے لگتی ہے پھر اوسکی ترقی ہوتی جاتی ہے اور شام کے کھانا کھانے کے وقت سے
پہلی دفعۃً بہت بڑھ جاتی ہے پھر شام تک بڑھتی ہے اور رات بھر کم ہوتی رہتی ہے
چنانچہ طلوع آفتاب سے پہلے کمترین درجہ پر ہوتی ہے ان حقائق کو ملحوظ رکھنے سے
انسان کی درستی اچھی طرح محفوظ رہ سکتی ہے بکمال تحقیق دریافت ہوا ہے کہ اوڈائل کا فعل
بلحاظ قطبین ہوتا ہے یعنی جس شے مین مثل جسم انسان یا مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل کیفیت
اوڈائل موجود ہوتی ہے اوسکی دونون قطبون کا فعل علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے سالبہ یعنی قطب
شمالی مین جو روشنی نکلتی ہے اوسکا اثر خنک اور رنگ اودا ہوتا ہے اور موجبہ یعنی جنوبی
قطب کی روشنی کا اثر ناگوار گرم اور رنگ اوسکا سرخ ہوتا ہے دست راست آدمی کا سالبہ
اور خنک ہوتا ہے اور دست چپ موجبہ اور گرم ہوتا ہے آفتاب کی شعاع سالبہ ہے
اور نازک طبع آدمی پر خنکی کا خوش آیند اثر کرتی ہے چنانچہ انگیٹھی کا رنگ بہت نازک طبع
آدمی پر تھا وقتیکہ وہ بہت قریب انگیٹھی کے نہ آیا ایسا اثر ہوا کہ جیسے کسیکو بخار معلوم ہوتا ہے
اور جب وہ انگیٹھی کے قریب آیا تو آگ کی حرارت کا گرم اثر معلوم ہوا اس خنکی کی وجہ یہ تھی
کہ انگیٹھی مین ہی لمعات سالبہ اوڈائل کے نکلتے ہین اور بعض آدمیون پر گرچہ گھر کی بہت تا

اتمہ ہوتی ہے روشنی کا بہت خشک اثر ہوتا ہے کہ قوت غش کی پہونچ جاتی ہے چاند کا اوڈائل
موجب ٹھنڈا کرنے کا طبع آدمیون پر چاند کے شعاع کا اثر گرم ہوتا ہے جیسے ستارون آفتاب سے
مستنیر یعنی روشن ہوکر آتے ہین اونکا اوڈائل موجب ہوتا ہے اور گرم اثر رکھتا ہے
تمام اوڈائل تمام عالم مین پھیلا ہوا ہے اور اس بات مین حرارت اور روشنی
اور الکٹریسٹی سے مشابہ ہے اور ریشن بیگ صاحب نے بڑی تحقیقات سے ثابت
کیا ہے کہ ایک کیفیت سیال جس کا نام چاہو رکھ لو اور جس کا وزن کچھ نہین موجود ہے
جو کیفیات حرارت اور روشنی اور الکٹریسٹی اور قوت جاذبہ زمین سے جدا ہے
لیکن ان سب کیفیات سے یہ کیفیت مشابہ ہے اور اونکے ساتھ مشترک ہے
ممکن ہے کہ بعد امتداد زمانہ شاید کوئی ایک کیفیات ایسی دریافت ہو جو ان سب
کیفیات کی جامع ہو لیکن تا وقتیکہ ایسی کوئی کیفیت دریافت ہو تب تک اوڈائل کو
کیفیات معروف سے بالکل علیحدہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ فی زماننا کیفیت الکٹریسٹی اور حرارت کو
اور روشنی کو آپس مین علیحدہ سمجھتے ہین اور جن لوگون پر حالت بیداری مصنوعی اور جن
شخصون پر حالت خواب مقناطیسی واقع ہوتی ہے اونکی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہے
حتی کہ اونکو روز روشن مین عامل کے ہاتھ اور دیگر اشیا مین سے روشنی اوڈائل نکلتی ہوئی
نظر آتی ہے پس یہ بات قابل شک نہین ہے کہ کیفیت اوڈائل جو انسان کے ہاتھ مین
اور مقناطیس مصنوعی مین ہوتی ہے جس کے سبب سے خواب مقناطیسی پیدا ہو سکتا ہے
انسان کے ہاتھ کے اوس جوہر سے مشابہ ہے جس سے عمل مقناطیس روحانی کا
اثر ہوتا ہے غرض کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ کیفیت یا جوہر جسکے سبب سے عمل مقناطیسی
روحانی کے اثنا پیدا ہوتے ہین حقیقت مین وہی اوڈائل ہے جسکو ریشن بیگ صاحب نے
دریافت کیا ہے اب یہ بات بخوبی سمجھ مین آسکتی ہے کہ ایک نازک طبع آدمی پر
دوسرا شخص بغیر اوسکے چھونے کے خواب بیداری کی حالت پیدا کر سکتا ہے

اس واسطے کہ اگر مقناطیس مصنوعی سے یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے تو انسان کے
ہاتھ سے کیوں نہو سکے اسواسطے کہ ہم جانتے ہیں کہ جو چیز مقناطیس مصنوعی میں ہے وہی چیز
وہی چیز انسان کے ہاتھ میں ہے اور ریشنباک صاحب نے تجربہ کیا ہے مقناطیس
مصنوعی اور کرسٹل اور انسان کے ہاتھ کے ذریعہ سے کیا ہے وہ تحقیقات صحیح ہیں
اور تلاش رکھیں تو اثر پذیر آدمی آسانی سے مل جاتے ہیں اور یہ تجربہ کر سکتے ہیں
اب ہم ان دو فائدوں کا جو ان تجربات سے نکلتے ہیں بیان کرتا ہوں اول یہ کہ جو فعل
کیمیائی ہوتا ہے اور گل جانا جسم کا ایک فعل کیمیائی ہے اور اس بات کو دیکھتے ہیں وہ
اجسام مردہ سے جب وہ گل جاتی ہیں روشنی اور ود ایل نکلتی ہے اور کیفیت ود ایل
پیدا ہوتی ہے اور تنفس اور انہضام طعام میں بھی فعل کیمیائی ہوتا ہے اس سبب سے
نازک طبع آدمیوں کو مردوں پر خصوصاً قبروں میں سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اور یہ کچھ وہم یا
خوف کرنے کی بات نہیں ہے اور جو لوگ روشنی قبروں سے نکلتی ہوئی دیکھتے ہیں اونکی طبیعت
نازک اور اثر پذیر ہوتی ہے اور زمانہ میں ایسے اونکا رہنا بہت مشہور ہے [illegible] طرح
مقناطیس مصنوعی میں سے روشنی اور ود ایل نکلتی ہے اسی طرح یہ بات ثابت ہے کہ عظیم
مقناطیس سے بھی روشنی نکلتی ہے اور یہ روشنی زمین کی بسبب عظیم ہونے کے سب لوگوں کو
علی الخصوص نازک طبع لوگوں کو زیادہ نظر آتی ہے اور یہ بات نقلاً قیاسی نہیں ہے بلکہ
تجربہ سے ثابت ہوا ہے ابتک میں نے ایک قسم کے عمل کا ذکر نہیں کیا ہے اور وہ یہ ہے
کہ عامل کو یہ قدرت ہے کہ بعض اشیا میں مثل پانی وغیرہ کے کیفیت مقناطیسی پیدا کر دے
اور جو معمول خواب مقناطیسی میں ہوتا ہے اوسکو بلا علم اس بات کے کہ پانی پر
یہ عمل کیا گیا ہے فوراً تمیز ہو جاتی ہے کہ اس پانی میں اثر مقناطیسی ہے [illegible]
کہتے ہیں کہ اوسکا مزا ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جسکا بیان اچھی طرح نہیں ہو سکتا اور جب
وہ پانی پیا جاتا ہے تو ایک خاص قسم کی گرمی پینے والے کو معدہ میں پیدا ہوتی جاتی ہے

بعض معمول کہتے ہین کہ یہ پانی بالکل مزہ ایسا ہوتا ہے جیسے بارش کا پانی یا کشیدہ پانی مگر
کچھ مزہ نہین ہوتا اور اگر پانی پر عمل مقناطیسی نہ کیا جاوے تو جیسے اصل پانی کے
ذائقہ مین ایک طرح کی تیزی پائی جاتی ہے ویسی ہی معمول کو بھی معلوم ہوتی ہے
مقناطیسی پانی کا مجکو بھی اکثر تجربہ ہوا ہے اور پانی مین کیفیت مقناطیسی اس طرح سے
پیدا ہو سکتی ہے کہ ایک برتن مین پانی بھر کر اوس برتن کو دست چپ کی ہتھیلی پر رکھکر
اونگلیون سے اوسکو پکڑ رہین اور دست راست کو برتن کے اوپر جھکا دیتے رہین یا دست
راست کی اونگلیون کو پانی کے سطح کے قریب لگا دیا اور پر سیدھا رکھین یا اسی طرح
مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل کو پانی کی سطح پر رکھین اور جو لوگ نازک طبع ہین اگرچہ اونپر حالت
خواب مقناطیسی واقع نہو تب بھی وہ مقناطیسی پانی اور معمولی پانی مین تمیز کر سکتے ہین
اثر مقناطیسی اکثر تھوڑی دیر رہتا ہے اور اگر اوس داخل پانی مین بھر اگیا ہو تو اوسکا اثر
کبھی گھنٹون تک رہ سکتا ہے مین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ جن لوگون کو ترکیب حروف سے
خواب مقناطیسی واقع ہوا کرتا ہے اون پر خواب مقناطیسی فقط بذریعہ مقناطیسی پانی کر
واقع ہو جاتا ہے اور مین نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جن لوگون پر پہلی عمل مقناطیسی کبھی نہین
کیا گیا ہے لیکن اصلی طبیعت اونکی عمل مذکور کی اثر پذیر ہے اونکو مقناطیسی پانی دیتے ہی
معمولی نیند جیسے روزمرہ انسان کو آتی ہے نہایت آسایش اور آرام سے آتی ہے
اور احتمال ہے کہ اونپر خواب مقناطیسی بھی واقع ہو گیا ہو لیکن چونکہ مدعا اس پانی کے
پلانے سے یہ تھا کہ اونکو نیند آجاوے اور اونکو حقیقت مین نیند آگئی تو کسی طرح کی آزمایش
اسکی نہین کی گئی کہ جس سے خواب مقناطیسی ہونے کا حال واضح ہوتا یہ کیفیت مقناطیسی
سوا ہی پانی کے اور اشیا مین بھی پیدا ہو سکتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عامل خود
نہین جا سکتا ہے تو معمول کے پاس کوئی شے کیفیت مقناطیسی سے بھر کر بھیج دیتا ہے
اور اوس شے کے پہنچنے سے معمول کو خواب مقناطیسی حاصل ہو جاتا ہے اگر معمول کو

کوئی دھوکا دینا چاہے یعنی کوئی شے اوسکو ایسی دے جس مین کیفیت مقناطیسی بھر لی نہین ہوتی ہے تو اوسکو اس بات کی تمیز ہوجاتی ہے کہ اس مین کیفیت مقناطیسی موجود نہین ہے اور معمول دھوکا نہین کھاتا ہے تبصرۂ دوم جاننا چاہیے کہ کیفیت مقناطیس مطلق کو ابتدا مین لوگ سمجھتے تھے کہ فقط سنگ مقناطیس و دوسری فلزات مین ہوتی ہے لیکن اوس زمانے مین بھی زمین کو ایک مقناطیس عظیم ماننا پڑتا تھا فریدی صاحب نے حال مین دریافت کیا ہے کہ اوکسیجن گاس کو مقناطیس مصنوعی کھینچتا ہے اور اوکسیجن گاس کرۂ ہوا کا ایک جزو ہے اس سے ثابت ہے کہ ابھی بیشمار باتین علم مقناطیس مطلق مین ایسی ہین جو ہمکو دریافت نہین ہین اور آیندہ دریافت ہون گی ریشن نبک صاحب کو دریافت ہوا ہے کہ نازک طبع آدمیون پر جملہ اجسام کا اثر ہوتا ہے اور جس طرح مقناطیس مصنوعی مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اوسی طرح جملہ اجسام مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے چونکہ کیفیت اوڈائل تمام عالم مین پھیلی ہوتی ہے اس واسطے یہ خیال لابد ہے کہ مثل حرارت اور روشنی رسمی کے یہ کیفیت بھی جسم انسان پر کچھہ اثر کرتی ہے اور اس بات کا ثبوت کہ اسطرح کا اثر ضرور ہوتا ہے یہ ہے کہ کرسٹلون کا اثر نازک طبع آدمیون پر ہوتا ہے یہ کیفیت مثل حرارت اور روشنی کے بطور تنویر عرصۂ عالم مین متحرک ہے اور اجسام کے اندر بھی چلتی ہے روشنی کے نسبت اوڈائل کی رفتار کم ہے لیکن اجسام مادی مین حرارت کی نسبت زیادہ نفوذ کرتی ہے جملہ اجسام معروف کے اندر اوڈائل آسانی سے گذرتا ہے لیکن ریشہ دار اجسام مین سے گذرنے مین اتنی آسانی نہین ہوتی جیسے بے ریشہ اجسام مین سے گذرتے مین ہوتی ہے مثلاً کپڑے اور کاغذ مین اوڈائل آسانی سے نفوذ نہین کرسکتا ہے لا یہ اجسام دیر تک اوسکے دخل کو نہین روک سکتے حرارت سواے فلزات کے اور اجسام مین آہستہ آہستہ دخل کرتی ہے اور الکٹرسٹی کا دخل بھی ان چیزون مین جو فلزاتی نہون کم ہوتا ہے بلکہ فقط فلزات اور

کوئلہ اور بعض مائعات یعنی بہنے والی چیزون مین سے اوسکا دخل ہوتا ہی اگر عامل کے
جسم کی کیفیت او ڈائل مثل کیفیت جسم معمول کے تناؤ کی حالت مین ہوتی ہے معمول کے
ہاتھ اپنے ہاتھون سے پکڑے اس طرح کر اپنے دست راست مین اوسکا دست چپ
اور اپنے دست چپ مین اوسکا دست راست ہو تو عامل کے دست راست سے موج او ڈائل
معمول کے دست چپ مین جا کر اوسکے بازوے چپ پر چڑھ کر اوسکے سینہ مین گذر کر اور پھر بازوے
راست مین اوتر کر اور پھر عامل کے دست چپ مین ہو کر اوسکے بازوے چپ پر چڑھ کر اور پھر عامل کے
سینے مین سے ہو کر اوسکے بازوے راست مین اوتر آویگی اور حلقہ پورا ہو جاویگا اس صورت مین
معمول کا جسم بمنزلہ او ڈائل رہا ہوتا ہے جن لوگونکی طبیعت بہت اثر پذیر او ڈائل کی ہوتی ہے
اونپر اس موج کا اثر بہت تیز ہوتا ہے اور جب عامل کی کیفیت کی موج معمول کی کیفیت کی
موج کے موافق ہوتی ہے تو اسکا اثر خوش آیند ہوتا ہی الا بعض اوقات یہ آثار بہت تیز
ہوتے ہین حتی کہ اگر دیر تک یہ حال رہے تو نوبت غشی یا تشنج کی پہونچ جاتی ہی اور عند التحقیق معمولکے
بیان سے معلوم ہوا کہ کوئی شی بدن مین چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اوسکے چلنے کی راہ اسطرح
بتلاتے ہین جس طرح مین نے موج او ڈائل کی راہ اوپر بیان کی ہے لیکن اگر عامل کے ہاتھ زبردست
ہون اور وہ معمول کے ہاتھ پکڑے تو عامل و معمول کی امواج او ڈائل بجاے موافق ہونیکے
مناقض ہو جاتی ہین یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دونون امواج مین ایک قسم کی لڑائی ہو جاتی ہے
اور معمول ایک منٹ تک بھی اس عمل کی برداشت نہین کر سکتا ہے اور اوسکو نہایت تکلیف
مثل غش اور تشنج کے ہوتی ہی عامل کو جو مدرکات اور حواس اور حافظہ اور قوت متخیلہ معمول پر
حالت خواب او ڈائل مین اختیار ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہی کہ عامل کی کیفیت او ڈائل معمول کی
کیفیت او ڈائل سے اعلی اور قوی تر ہوتی ہے اور بسبب اس بات کے کہ او ڈائل بجا بجا موجود
ہوتا ہے اور اوسمین یہ خاصہ ہی کہ اوسکے رہگذر وار رہنے مین عامل کو اپنی کیفیت کا اوسمقدار کرنا [illegible]

جو معمول کے جسم مین چلی گئی ہے۔ بطور ہتا ہو اگر کیفیت اوڈائل کوئی قوت عرفی یا قوت حیوانی ہے تو ممکن ہے کہ عامل کی کیفیت اوڈائل جو غالب ہوتی ہے معمول کے اعصاب کے حرکات اور حواس پر فعل کرتی ہے اور معمول کو جو روحانی اور جسمانی کشش عامل کی طرف ہوتی ہے اوسکی بھی ایسی ہی وجہ ہے چنانچہ معمول اکثر بیان کرتا ہے کہ عامل کو گرد ایک روشنی بھی ہوتی ہے کہ وہ روشنی معمول کا بھی انحصار کر لیتی ہے اور تحقیق ہے کہ معمول کو ایک قسم کی کیفیت نہ فقط عامل کی اونگلیون سے بلکہ اوسکی کل جسم مین سے نکلتی ہوئی اور معمول کے جسم مین جاتی ہوئی نظر آتی ہے عمل متناقض مقناطیسی کا جو ناگوار اثر ہوتا ہے اوسکی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کیفیات آپس مین متناقض ہوتی ہین اور کچھ وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب ہوای عامل کے اور لوگ معمول کے ہاتھ پکڑ لیتے ہین تو امواج اوڈائل مین انقلاب ہو جاتا ہے معمول کو جو بعض اشیا سے تنفر ہوتا ہے اوسکی بھی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسی کیفیت اوڈائل اونکی مثبت یا منفی بلحاظ کیفیت معمول کے ہوتی ہے ویسا ہی اوسکا اثر معمول پر ناگوار ہوتا ہے علی ہذا القیاس انس یا شرکت حس اس طرح سے پیدا ہوتی ہے کہ عامل کی کیفیت کا فعل اوس حالت مین کہ جب حالت اوڈائل معمول بڑھی ہوئی تھی معمول پر خوش آیند ہوتا ہے اور دونون کی کیفیات مین توافق ہوتا ہے اور یہ بات بہت آسانی سے فہم مین آتی ہے کہ اس تانس اور شرکت حس کی تاثیر کے پیدا ہونیکا ذریعہ اور واسطہ اوڈائل ہوتا ہے شرکت خیال اور فعل کا واقع ہونا اگر مانا جاے تو غالباً اوڈائل اوسکے واقع ہونے کا ذریعہ ہے چون کہ عامل اور معمول کی کیفیت اوڈائل باہم گر متداخل ہوتی ہین اور عامل کی کیفیت معمول کی کیفیت پر غالب ہوتی ہے اسوجہ سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ جو جو خیالات اور افعال عامل کے ہوتے ہین اون مین معمول شریک ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے معمول عامل کے خیالات کو پڑھ لیتا ہے اور میری قیاس مین یہ بات آتی ہے کہ غائب بینی کے واقع ہونے کا ذریعہ کیفیت اوڈائل ہے اور جو شے معمول دیکھتا ہے

اوڈوائل کی روشنی مین دیکھتا ہے مین نے ایک غائب بین کو دیکھا کہ جب کبھی وہ لکھا
جاتا تھا تو وہ کاغذ کی طرف اپنے سر کے چاند سے دیکھتا تھا اور آنکھین اوسکی بالکل بند ہو
ایسے موقع پر ہوتی ہین کہ اگر کھلی بھی ہوتین تو بیکار آمد نہوتین اور جب غائب بین سے دریافت کیا
جاتا ہے کہ شی کو تم فاصلے سے کیونکر دیکھتے ہو تو وہ اکثر کہتا ہے کہ اوس چیز مین سے ایک
روشن بادل سا اوٹھ کے میری طرف آتا ہے اور ایسا ایسا ہی روشن بادل میرے جسم مین سے
اوٹھکر یہ دونون بادل ملجاتے ہین اور اون دونون کے متفق ہو جانے مین اوس شی کو دیکھتا ہون
اول اول وہ دھوندلی نظر آتی ہے لیکن بعد ازان روشن نظر آتی ہے اور جیسا اوسکا واقعی
رنگ ہے ویسا ہی رنگ نظر آتا ہے یہ بیان بھی ہمارے اوس قیاس کے موافق ہے کہ کیفیت
اوڈوائل تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے اور خواب مقناطیسی مین یہ بات اکثر پائی جاتی ہے
کہ وہ حواس ظاہری مین سے جن پر ہر وقت باہر سے اثر پہونچتا رہتا ہے یعنی حس باصرہ
اور حس سامعہ بند ہو جاتے ہین نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حواس باطنی مین انتشار جو ان حواس ظاہری کے
شغل سے غالب ہے انتشار نہین ہوتا ہے اور لمعات اوڈوائل کا اثر حواس باطنی پر اچھی طرح
ہوتا ہے اور اون لمعات کے فعل کے واسطے حواس ظاہری کا ذریعہ درکار نہین ہوتا ہے اور
جو کچھ تحریک آلات بصارت بعید اور کیفیت باصرہ مین منسوب باشیا دور کی ہوتی ہے وہ تحریک
ان حواس باطنی پر اثر کرتی ہے اور چونکہ کیفیت اوڈوائل کا ہے اوسکے ذریعہ سے ایک نیا راستہ
اوسکے حواس باطنی تک پہونچنے کا حاصل ہو جاتا ہے اگر معمول کی طبیعت بہت اثر پذیر ہو
اور اوسکے حواس ظاہری بالکل مسدود ہون تو ایسی حالت اس بات کی پیدا ہونیکے واسطے
سب سے زیادہ تر موافق ہے کہ اوسپر حالت روشن واقع ہو جاوے لیکن جو کچھ تاثیرات اوسکو
دریافت ہوتے ہین فی الحقیقت نئے نہین ہوتے پہلے اس تاثیر کو اسواسطے نہین دریافت کر سکتا تھا
کہ وہ تاثیر بہت ضعیف تھی اب اوسپر اس واسطے توجہ ہوئی ہے کہ وہ تاثیر تیز ہو جاتی ہے
یعنی جو تاثیرین دماغ تک پہونچتی ہین اون سب مین اس قسم کا اثر نہایت قوی ہوتا ہے چنانچہ

حالت روشن خود بخود بھی واقع ہوجاتی ہے اور اوسکے وقوع سے پہلے نیند یا خواب بیداری یا فکر عمیق ہوتی ہے اور انھین تینون مین سے ہر ایک کے سبب ہمیشہ یہ بات ہوتی ہو کہ حواس ظاہری کے فعل کا اثر بہم پہنین ہوتا اور اس سبب سے حواس باطنی پر اوس ڈائل کی کیفیت کی زیادہ تاثیر ہوتی ہے بعض آدمی اپنے اوپر حالت ہوش مین تعمق فکر اور خیال کو فقط ایک طرف متوجہ کرنے سے حالت روشن پیدا کرلیتے ہین چنانچہ بحر بکلی صاحب حالت روشن اکثر آدمیون پر حالت ہوش مین پیدا کردیتے ہین لیکن بہت تعجب کی یہ بات ہو کہ جب حالت روشن ہو دار ہونے لگتی ہے تو اوسکی ترکیب کا بڑا جز یہ ہے کہ بجائے عمول وہ اپنے چہرے پر یا اون اشیا پر جنکا دکھانا منظور ہوتا ہے ہاتھون سے عمل کرتے ہین معمول کہتے ہین کہ ان فنونن ترکیبون سے ایک قسم کی اودی روشنی اوس شے پر پڑتی ہے اگر ہاتھون سے بہت مرتبہ عمل کیا جاوے تو یہ روشنی گہری ہوجاتی ہے اور پھر وہ شے اچھی روشن نظر نہین آتی ہے لیکن اگر پھر اولٹا عمل کیا جاوے تو گہرا پن دور ہوجاتا ہے اور وہ شے اچھی طرح نظر آتی ہے جو غائب بین اندرونی ترکیب اپنے جسم یا اور لوگون کی جسم کی دیکھتے ہین وہ بیان کرتے ہین کہ تمام اعضا روشنی سے ملبس اور بالکل شفاف نظر آتے ہین چنانچہ ریش ہنگ صاحب کے معمولون کے سامنے جب ایک موٹی سلاخ لوہے کی رکھی گئی تو اونکو وہ سلاخ شیشے کی مثل شفاف نظر آئی جب غائب بین کے ہاتھ مین ایک خط یا بال کی لٹ دیجاتی ہے تو اوسکی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لمعات او ڈائل اون چیزون مین ملصق ہوتی ہین اون کے ذریعہ سے یہ بات معلوم ہوجاتی ہے کہ یہ خط اور بال کس شخص کی ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص کی خط یا بال ہوتے ہین وہ بالکل اوس شخص سے جدا نہین ہوجاتے بلکہ اون مین اور اوس شخص مین ایک قسم کا تعلق او ڈائل قائم رہتا ہے بہرحال یہ بات تو تحقیق ہے کہ فقط غائب بین اوس آدمی کو دریافت کرلیتا ہے بلکہ اگر اوس اثنا مین وہ بال او خط کئی آدمیون کے ہاتھون سے گذرے ہون تو غائب بین کو اوس خاص شخص کے دریافت کرنے مین جسکو وہ حقیقت مین دقت

اور پریشانی ہوتی ہے بعض اوقات غائب بین اوس آدمی کو دیکھتا ہے جسکی ہاتھ مین نوبت آخیر
وہ اشیا تھین لیکن عقل سے وہ پہچان جاتا ہے کہ یہ چیزین اس آدمی کی نہین ہین اکثر
غائب بین عامل سے کہتا ہی کہ یہ مزاحمت جو کچھہ اوسکے حواس کی فعل کی ساتھہ ہوتی ہے
وہ دور کر دی چنانچہ عامل ایک جزئی ترکیب سے یہ بات کر دیتا ہی اور جب کبھی صحیح آدمی
معمول کو دریافت ہو جاتا ہے تو پھر اوسکو ذرا بھی اوسکے پہچان لینی مین تامل نہین ہوتا
ایک شخص جو اپنے اوپر حالت روشن پیدا کر لیتا ہے اور اوس حالت مین جن شخصون سی واقف
نہین اونکو اور اشیاء بعیدہ کو دیکھتا ہے جب اوس سی دریافت کیا گیا کہ تم کیونکر دیکھہ لیتی ہو
تو اوسنے کہا کہ مین کچھہ ترکیب نہین بتا سکتا ہون تشبیہ یہ ہے کہ جسطرح کوئی کتا قید سے
چھوٹ کر اپنی مالک کو ڈھونڈ لیتا ہے اسیطرح مین بھی آدمیون کو فاصلہ پر سی دیکھہ لیتا ہون
اور بیان یہ ہے کہ جب کسی شخص نی کسی شئے کو دیکھنے کی واسطے اوس سی کہا تو وہ اوس آدمی کی
کیفیت او ر حال کا پتا مستفسر کے دلمین دیکھہ لیتا ہی پھر اوس شی کا سراغ اوس وقت تک لیجاتا ہی
کہ جب وہ آدمی اور مستفسر وقت آخر ایکجا تھے اوس وقت سی آگے پھر وہ فقط آدمی کا سراغ لگاتا ہی
اور تھوڑی دیر کے بعد اوسکو ڈھونڈ کر دیکھہ لیتا ہے جب غائب بین واقعات گذشتہ کو
دیکھتا ہے تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ بجای پیچھے کی طرف پتا لگانے کی وہ کیفیت او ر حال کا
اوپر کی طرف پتا لگاتا ہے یہ قیاس ہمارا اوس قیاس سی موافق ہی کہ جو کچھہ دنیا مین واقع
ہوتا ہی ایک ایسا نشان چھوڑ جاتا ہے کہ جب تک یہ دنیا رہیگی کبھی نہ زائل ہوگا اسی قبیل سے
جادو اور سحر اور منتر قدیم سے سب ملکون مین ہوتا رہا ہے سمجھہ مین آسکتا ہی اور ظاہر ہی
کہ مصر اور یونان اور ہندوستان کی شیوالون کے پنڈت علم و عمل مقناطیس روحانی سے بخوبی
واقف تھی اور اونکو حالت غائب بینی کی ترکیبین پیدا کرنی معلوم تھین تصویرات سی ثابت ہی
کہ جو ترکیب عمل مقناطیسی کی فی زمانا رائج ہے اسی قسم کی ترکیب مصر مین کیجاتی تھی
اور ظاہر ہی کہ ہلکا را اگ اور ذرا دھوندلی روشنی اور دھونی خوشبو دینی سب ملکون کی ساحرونکو

استعمال مین بھی بُت پرستون کے دیومالا اور روایات مین بہت نشان عمل مقناطیسی کے
موجود ہین اور ہمکو جو فی زمانا دستگاہ علم مقناطیسی و عاملی مین حاصل ہے وہ بہت کم ہے کہ اگر
آیندہ ہمکو معلوم ہو کہ کسی شخص نے ایسی ترکیب دریافت کر لی ہے کہ جسکی سبب ایک وقت مین
بہت آدمیون پر دفعتاً اوسکا عمل چل گیا ہے تو کچھ تعجب کی بات نہوگی اس ترکیب سے ممکن ہے
کہ کوئی شخص اپنے حافظ کی نظر بچا جاوے اور بلکہ جس آدمی کو یہ اسرار معلوم ہو ایک ایسے
مکان مین سے نظر بچا کر نکل سکتا ہے کہ جہان بہت آدمی جمع ہون اس ترکیب سے کہ اپنی
ہیئت اور صورت اون آدمیون کی ذہن مین بدل سکے پہلی جو روایتین ہین کہ آدمی غائب
ہو جاتے تھے اب ایسی باتین روزانہ ہوتی ہین عامل کو اختیار ہے کہ معمول پر ایسی حالت
پیدا کر لے کہ یا خود یا کوئی اور شخص معمول کو بالکل نظر نہ آوے چنانچہ مین نے بچشم خود دیکھا ہے
کہ دو روز ہوے ایک آدمی ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی مکان مین آیا دروازے مین داخل ہوتے ہی ڈا
صاحب نے اوسپر یہ حالت پیدا کر دی کہ اوس نے ایک گھڑی کو شعلہ اور ایک اپنے دوست کو
شمعدان سمجھ لیا اور دیکھا کہ فرش پر سے ایک آتشبازی کا برج ہوا پر چڑھتا تھا اس عمل کو
یہ عمل تھوڑے ہی درجہ پر دور ہے کہ کسی ساحرہ یا چڑیل کو آسمان پر چڑھتی ہوئی دیکھ لین یا کوئی
دیو کسی بکری کی پشت پر سوار ہوکر ہوا مین چڑھتا ہوا نظر آوے زمانہ جہالت مین جس شخص کو
اس علم مین دستگاہ تھی اوسکو لوگ سمجھتے تھے کہ یہ شیطان کا مطیع ہے اور اوسنے شیطان سے
یہ علم سیکھا ہے آسیب کا ہونا بھی جب اون لوگون کو بہت اعتقاد تھا صریحاً ایک اثر
حالت مقناطیسی کی خودبخود واقع ہو جانیکا تھا آسیب زدہ کو ایسے آدمی اور ایسی چیزین
نظر آتی ہین جو اوسکے گرد و پیش کے آدمیون کو نظر نہین آتی ہین اور چونکہ اصل حال سے
کسی کو آگاہی نہین تھی تو وہ خود بھی اور اور لوگ سمجھتے ہین کہ اوسکو آسیب کا خلل ہے اور اگر
اوسپر حالت سکوت اصلی گذر جاتی تھی تو وہ اس آسیب کو بھی جسنے اوسکو پکڑ رکھا ہے دیکھ
لیتا ہے اسمین شک نہین کہ غائب بینی کا اثر اسواسطے کام مین لایا جاتا تھا کہ جادوگری کی عمل

اور فن مین زیادہ سب کا اعتقاد ہے جب کوئی عامل واقعات گذشتہ کا اور بلکہ جو کچھ کہ ہونیوالا
مستقبل مین اور اس وقت موجود ہے سب اُس شخص بتا دیتا تھا لوگ اوسکو فال گو اور
فن سحر مین کامل جانتے تھے اور بالفعل جو جادو مصر کی ملک مین ہے وہ غائب بینی پر موقوف ہے
لڑکونکو واسطے ذریعہ غائب بینی کا بتاتے ہین کہ معتبر [illegible] کے سبب [illegible] پر عمل [illegible]
بلد اثر [illegible] ہے اور [illegible] خوشبو [illegible] کی بھی اس عمل کے اثر کی [illegible]
جب عمل کر لیتے ہین تو لڑکون کے [illegible] پر ایک سیاہی کا قطرہ ڈال [illegible] اور اون سے
کہتے ہین کہ اوسکی طرف غور سے دیکھتے رہو چنانچہ [illegible] لینک صاحب کی بھی تحقیق
یہی ہے کہ معمول سے کہتے ہین کہ کسی شی کی طرف دیکھتا ہے اگر یہ قطرہ سیاہی کا [illegible]
کام مین نہین لاتے ہین غالبا مصر کے جادوگر [illegible] سے [illegible] کرتے ہین اور [illegible]
اون لڑکون پر حالت بیہوشی پیدا ہوتی ہے تو اون سے کہتے ہین کہ فلانے آدمیون کو
دیکھو اور عامل کے خیال [illegible] کی سبب سے وہ اون آدمیون کو دیکھنے لگتے ہین
سیاہی کا قطرہ آئینہ کا کام دیتا ہے اور یہ بھی قیاس چاہتا ہے کہ بسبب کیفیت
اور قوائل کے [illegible] پیدا کر دیتا ہے [illegible] اسی ذیل مین داخل ہے
جو لوگ پہلے زمانے مین عمل مقناطیسی کے ماہر تھے اون کو معلوم تھا کہ بلور کا اثر
مثل مقناطیس کے مانند ہوتا ہے چنانچہ وہ بلور کو گول اور بیضوی شکل کا تراش کر
بنا لیتے تھے اس غرض سے کہ وہ آئینہ کا کام دے انگلستان مین بہت ایسے کرسٹل جسکو
کرسٹل جادو کہتے ہین موجود ہین چنانچہ ایک ایسا ہی کرسٹل ایک خاندان امراء کی
ایک عورت کے اسباب مین تھا اوسکی وفات کے نیلام ہوا اور ایک شخص نے اوسکو
خرید لیا ایک دن وہ کرسٹل میز پر رکھا تھا اور اوسکے گرد بہت سے لوگ جمع تھے ایک
مرکان اوس کمرے مین بیٹھا [illegible] اون لڑکون سے کہا کہ اس پتھر مین آدمی ہین جب
اوسے دریافت کیا گیا تو اوس نے بتایا کہ فلانے آدمی آئینہ مین نظر آتے ہین اور اون

آدمیون سے بعض آدمیون کو اون لڑکون نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا میری راے یہ ہے کہ جب
لڑکے نے [illegible] شکل کی طرف دیکھا تو جو کیفیت اوس وقت اوسکے دل میں تھی اوسکی طرف خیال جما کر
دیکھنے کے سبب یہ حالت [illegible] تو خیال اون لڑکون کا پیدا ہو گئی اور
یہ حالت روشن واقع ہوئی تھی بہت عالمون سے [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible] آدمی
[illegible] پانی کی طرف دیکھتے ہین تو اوس پانی میں اونکو شکلین نظر آتی ہین چنانچہ مین نے سنا ہے کہ
زنگبار [illegible] مین گول یا بیضوی شکل کے شیشے بنائے جاتے ہین اور جاہل آدمیون کے ہاتھ
[illegible] فروخت کیے جاتے ہین اور واسطے فروشندہ لکھتے ہین کہ انکو دیکھ کر غائب
[illegible] کی قدرت حاصل ہوتی ہے کہتے ہین کہ جو لوگ انکو خریدتے ہین کچھ عمل [illegible] کرتے ہین
[illegible] کا بیان ہے کہ جب تک یہ عمل [illegible] نہ کیا جاوے تب تک اون سے فال نہین
[illegible] کہ وہ عمل [illegible] ہوگا جب اوس شیشہ کو کوئی شخص
چاہتا ہے چنانچہ [illegible] اگر خریدار [illegible] فروشندہ اون سے کہتے کہ جس شخص کو تم
دیکھنا چاہتے ہو اوسکا خیال کر کے اس شیشہ کی طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتے ہین تو وہی
آدمی اوس شیشہ مین نظر آتا ہے آئینہ جادو کا بھی ایسا ہی حال ہے جب کہ شکل جادو کا بیان کیا گیا
[illegible] کہ اوسکے ذریعہ سے حالت روشن پیدا ہوتا ہے ایک
[illegible] ترکیب اب پھر دریافت کی ہے کہ یہ آئینہ شیشہ کا
نہین ہوتا ہے بلکہ کسی سیاہ چیز [illegible] اوسکو صاف کر لیتے ہین اور اوس مین شکلین نظر آتی ہین
میرے نزدیک اگر تحقیقات کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ آئینہ ایسی کسی شے کا بنایا جاتا ہے
کہ یا تو اوس [illegible] کیفیت [illegible] ہے اور [illegible] یہ کیفیت بھری جا سکتی ہے
اس آئینہ کو اسطرح دیکھتے ہین کہ شخص بیننده کو اوس جگہ بٹھاتے ہین کہ جہان ذرا بھی روشنی
ہو اور [illegible] اوس جگہ [illegible] ہوتی ہین تب اوس سے کہتے ہین کہ خوب توجہ دل سے
اوس آئینہ کی طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتا ہے تو جس شخص کی اوسکو تلاش ہوتی ہے

وہ آدمی نظر آجاتا ہے پہلی پہل تو اوسکو ایک بادل سا آئینہ میں نظر آتا ہے بعد اوسکے وہ بادل
رفع ہوجاتا ہے اور وہ آدمی نظر آئی دیتا ہے بلکہ جو کام وہ کر رہا ہو وہ بھی صرف کرتے ہوئے
نظر آتا ہے اس صورت میں وہ سب باتیں موجود ہوتی ہیں جنکے ذریعہ سے حالت [illegible]
بآسانی پیدا ہوتی ہے جو شخص دیکھا جاتا ہے اوسکو نہایت شوق ہوتا ہے اور جو چیزیں اوس
مکان میں ایسی ہوتی ہیں جنکے سبب سے خیال مجتمع ہوجاتا ہے اور بالکل سکون اور
تنہائی ہو اور کیفیت اور وسائل کے سبب سے جو آئینہ میں ہوتی ہے اوسکے خیال کی [illegible]
بعد اسکے عامل ہیکو علامات سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اب حالت مقناطیسی اچھی طرح سے
پیدا ہوگئی اچھی ہیں اوسکو تلقین کردیتا ہے کہ فلانی شخص کو دیکھو یا اوسکو اوس شخص کے
دیکھنے کا حکم دیتا ہے اور چونکہ معمول بالکل عامل کے اختیار میں ہوتا ہے اس سبب سے وہ بھی
اوسکو نظر آجاتا ہے یا شاید یہ بات ہو کہ آئینہ میں دیکھنے کی بدولت قدرت غائب بینی اوسکو
حاصل ہوجاتی ہے مصر کی سحر میں مشہور ہے کہ جو غائب بین کو بادل سا نظر آتا ہے جیسا کہ
حالت مقناطیسی میں بھی جو حالت غائب بینی پیدا ہوتی ہے تو اول ایسا ہی بادل نظر آتا ہے
اس سبب سے ثابت ہوتا ہے کہ سحر مصر اور عمل مقناطیسی مشابہ ہیں [illegible]
اگرچہ صورت میں شرکت خیال و فعل جو عامل کو معمول کے ساتھ ہوتی ہے ضروری نہیں ہے
لیکن ایک قسم کی شرکت عام جسکا ذریعہ کیفیت اور وسائل ہوتی ہے ضرور ہے میرے نزدیک
ریکنبک صاحب کی تحقیقات اور تجربات سے ثابت ہوچکا ہے کہ ایک قسم کی کیفیت تمام
عالم میں موجود ہے اوسکا نام اوڈ [illegible]
منتشر ہو [illegible] اس تجربہ کی نسبت میں چند [illegible] کا بیان کرتا ہوں جو اون لوگوں کو
ملحوظ رکھنی چاہیے جو عمل مقناطیسی کا تجربہ کرنا چاہیں [illegible] شرط یہ ہے کہ حقیقت کے
دریافت کی تحقیق کرنے کا شوق ہو [illegible] اوسکی یہ بات ضرور ہے کہ
عامل کی طبیعت میں صبر اور استقلال ہو ورنہ کچھ بھی حاصل نہ ہوگا اگرچہ [illegible]

کہ ویسے ہی عمل کرنے سے ویسے ہی نتائج حاصل نہ ہوں تب تک پہلا اثر انکی خواہش ہو یا اگر اختلافات
[illegible] میں [illegible] بھی خطا اور اختلافات کے سبب سے عامل کو ہمت ہارنی نہ چاہیے اور سمجھ
[illegible] ہر ایک شخص خواہ مرد خواہ عورت جسکی جسم میں بتوسط قوت قادرہ تندرستی ہو اور [illegible]
قوت مقناطیسی [illegible] سمجھنا چاہیے کہ ہر شخص جسکی طبیعت کیفیت مقناطیسی کی [illegible] اثر پہنچ
سکے اور استعداد میں بخوبی عمل کر سکتا ہے اور کیفیت مقناطیسی [illegible]
فقط کیمیائی سے پیدا ہوتی رہتی ہے بلکہ مجھے یہاں تک یقین ہے کہ ہر شخص [illegible]
عامل قوی ہے اور عمل کچھ عرصہ تک متواتر کیا جاوے تو عمل ہو سکتا ہے لیکن نوبت اول
یا چند لمحوں کے عرصہ میں فقط انھیں اشخاص پر عمل ہو سکتا ہے جنکی طبیعت کیفیت مقناطیسی کا
بہت اثر پذیر ہو دوسری بات یہ ہے کہ اگر نیند بالکل نہ پیدا ہو سکے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عمل بیکار
[illegible] ہوا ہے بہت آثار عمل کے خصوصاً یہ اثر کہ مرض رفع ہو جاوے بغیر خواب یا وقوف منقسم کو واقع
ہو سکتے ہیں [illegible] میں بیان کر چکا ہوں کہ حالت ہوش میں بھی آثار غائب [illegible]
[illegible] آثار عمل مقناطیسی کے جزئیات میں اتنا اختلاف ہے کہ دو معمولوں پر
[illegible] آثار یکساں نہیں ہوتے ہیں اس واسطے کہ دنیا میں کوئی دو آدمی ایسے نہیں ہیں
[illegible] طبیعت [illegible] ہوں اگر ایک [illegible] کسی معمول میں [illegible] آثار نمایاں
ہوتے [illegible] اور شخص پر عمل کریں اور وہ آثار نمایاں نہ ہوں تو یہ نہ سمجھنا چاہیے
[illegible] ہیں ہم نے دیکھی تھی وہ جھوٹی تھی یا جو عمل ہم نے کیا وہ پورا نہیں ہوا [illegible]
[illegible] جو نمایاں ہوں انکی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور اثنائے تجربہ میں ہمکو ضرور دریافت ہوگا
کہ اگرچہ جزئیات میں اختلاف ہو لیکن بڑی بڑی باتیں اور اصلی آثار سب حالتوں میں یکساں
ہونگی [illegible] ایک ہی معمول پر جو آثار مختلف اوقات میں واقع ہوتے ہیں اون میں بھی [illegible] سبب
اختلاف ہوتا ہے ممکن ہے کہ جو معمول آج خوب روشن ہوا اور جسپر اثر شرکت خیال بخوبی نمایاں ہوا ہو
کل [illegible] ہوا اور جب اوسپر عمل کیا جاوے عمل پورا نہ ہو ایسی حالت میں سمجھنا چاہیے کہ اوس [illegible]

باتین ہین اس واسطے کہ اگر معمول پر تاکید کیجاوے تو اوسکی حالت درہم برہم ہوجاویگی اور یہ
عامل کو راضی کرینگے واسطے شاید قیاسی باتین کہنے لگے اور جب اوسکی قیاس مین غلطی ہوتی ہے
تو شاید یون حمل کرتے ہین کہ غائب بینی بالکل دھوکہ سمجھنے کی چیز ہے یا آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے [illegible] جب ہم تجربہ
کرین تو خلوت مین کرین سوا معمول اور عامل کے کوئی نہو اور اگر بضرورت دو ایک آدمی
ہون تو اونکو معمول سے فاصلہ پر رکھین تاکہ [illegible] مقناطیسی اثر بھی نہو [illegible] احتیاط
خصوصاً اوس وقت مین زیادہ ضروری ہے جب ہم پیش بینی [illegible] تجربات [illegible] کرنا چاہین
یعنی مقناطیس معنوی یا کرشمہ جسم انسان مین سے روشنی نکلتی ہوئی دکھائی جاتی ہے [illegible] اتفاق
احتیاط میں ضروری ہین کہ تاوقتیکہ کوئی شخص آزمودہ کار اور مشاق تجربہ کے وقت نگرانی [illegible] در
ہدایت کیواسطے موجود نہو غالب بلکہ اغلب ہے کہ تجربہ [illegible] خطا ہوگی اگر روشنی [illegible] اس
خواہش سے دکھائی منظور ہو کہ جو شخص اوسکو دیکھے [illegible] تو شرائط مندرجہ
ذیل کو احتیاط سے ملحوظ رکھنا چاہیے اور اگر [illegible] ہوجاوے [illegible]
پورے ہونیکی امید نہین ہوسکتی ہے اول شرط یہ ہے کہ معمول کا بہت نازک طبیعت ہونا ضرور
مثلاً ایسا شخص کہ جسکو رات کے وقت اندھیرے مین اشیا یا آدمی کے جسم مین سے روشنی نکلتی ہوئی
نظر آیا کرتی ہے یہ بات کافی نہین ہے کہ معمول کے عروق [illegible]
اوسکو اکثر [illegible] ہوا کرے یہ باتین ایسی ہین کہ نزاکت طبع پر دلالت کرتی ہین [illegible] بہر حال
اوسپر روشنی کا اثر آزمانا چاہیے اور جب ایسے اوسکی طبیعت کو نازک اور اثرپذیر
سمجھنا چاہیے دوسری شرط یہ ہے کہ تاریکی کامل ہو [illegible] دن کے وقت یہ شرط
پوری نہین ہوسکتی ہے لیکن احتیاطاً رات کے وقت یہ بات حاصل ہوسکتی ہے تیسری شرط
یہ ہے کہ معمول ایک یا ڈیڑھ یا دو گھنٹے متصل اس تاریکی کے اندر رہے تاکہ بخوبی اثرپذیر ہوجاوے
اور تجربہ ہونے سے پہلے غائب درجہ تک پہنچ جاوے مختلف معمولون کو واسطے مختلف وقت درکار ہے
چوتھی شرط یہ ہے کہ آفتاب یا شمع کی ایک کرن بھی بعد معمول کے مکان مین داخل ہونے کے اوس

مکان کے اندر نہ پہونچنے پاوے جب تجربہ کرنا منظور ہو تو سب طرح کا سامان پہلے کر لینا چاہیے
اور تمامی تجربہ تک کسی شخص کو مکان کے اندر آنے دینا اور نہ یہ کہ جانے دینا چاہیے اسواسطے
کہ دروازہ کھلنے سے تصورات کی روشنی ہوا آویگی تو معمول کی نظر کو پریشان کر دے گی اور
آدھ گھنٹے بلکہ زیادہ تک اوسکو روشنی اوڈائل پھر نظر نہ آوے گی پانچوین شرط یہ ہے
کہ مقناطیس قوی ہونا چاہیے اگر مقناطیس ایسا ہو کہ تیس سیر یا ایک من وزن اوٹھا سکے
تو اکثر تجربات کے واسطے کافی ہوگا اور ایسا مقناطیس بذریعہ کیفیت ترقی بلکہ اس سے زیادہ
قوی مقناطیس بنا لینا آسان ہے جو لوگ نازک طبع ہیں وہ ضعیف مقناطیس میں بھی کامل
تاریکی میں روشنی نکلتی ہوئی دیکھ سکتے ہیں بشرطیکہ مقناطیس مذکور قوی ہو لیکن البتہ روشنی
تھوڑی نظر آوے گی چھٹی شرط یہ ہے کہ جس وقت معمول مقناطیس کیطرف دیکھ رہا ہو
کوئی شخص مقناطیس مذکور کو نہ اپنے ہاتھ میں رکھے نہ اپنے زانو پر رکھے نہ اوسکو چھوئے جب روشنی دیکھی
جاتی ہے تو عامل یا کسی اور شخص کو مقناطیس کے پاس آجانے سے وہ روشنی بجھ جاتی ہے
اس واسطے کہ اوسکے جسم کی کیفیت و ڈائل مقناطیس کی کیفیت اوڈائل کو ضعیف کر دیتی ہے
اور جو انتشار اوڈائل کا مقناطیس میں بلحاظ قطبوں کے ہے اوسکو اولٹ دیتی ہے اگر سیدھی
سلاخ مقناطیس کو درست رستے میں اوسکو شمالی قطب سے پکڑ کے رکھیں یا چھوٹے قطب سے پکڑ کر درست
جیب میں رکھیں تو نسبت سابق بعید سرے سے زیادہ روشنی دیگا اس واسطے کہ دونوں کیفیتیں
شامل ہو جاتی ہیں لیکن نعلی مقناطیسوں کو میز پر یا کسی اور چیز پر سیدھا رکھکر عامل کو دور
ہٹ جانا چاہیے ساتوین شرط یہ ہے کہ کسی شخص کا معمول کے قریب کھڑا رہنا یا بیٹھنا نہیں
چاہیے اس واسطے کہ ایسے شخص کا اثر معمول کی طبیعت کی اثر پذیری ہونے میں کم و بیش حرج
پیدا کرتا ہے آٹھوین شرط یہ ہے کہ روشنی دیکھنے کے واسطے معمول کو ایک خاص فاصلہ پر
مقناطیس سے ہونا چاہیے اسواسطے کہ اگر فاصلہ مناسب سے معمول کم یا زیادہ فاصلہ پر ہو
تو روشنی نظر نہ آویگی یا صاف نہ معلوم ہوگی مختلف معمولوں کے واسطے یہ بعد مناسب مختلف ہوتا ہے

بعض کو روشنی مقناطیس سے چالیس انچ کے فاصلہ پہ نظر آتی ہی بعض کو تا وقتیکہ وہ دو یا تین انچ
مقناطیس سے دور نہوون روشنی نظر نہین آتی ہے بعض کو ان فاصلون مین سے درمیانی فاصلون پر
روشنی نظر آتی ہے ایسے معمول کم ہین جنکو مقناطیس سے چار فٹ سے زیادہ فاصلے پر روشنی نظر آتی ہے
ہر تجربہ مین خاص فاصلہ جو مناسب ہو دریافت کر لینا چاہیے اور جب اوسی معمول پر پھر تجربہ
کیا جاوے تو اوس بُعد کا احتیاط سے لحاظ رکھنا چاہیے کم نظر معمولون کو عینک کے ذریعہ سے جنکے
استعمال کی اونکو عادت ہے روشنی اوڈ ائل کے نظر آنے مین آسانی اور اونکی نظر کو ترقی ہوتی ہے
یہ شرط فاصلہ مناسب ہونیکی بہت ضروری ہے یہانتک کہ اگر اور سب شرائط بخوبی پورے
ہون اور یہ شرط پوری نہو تو روشنی نظر نہ آویگی نوین شرط یہ ہے کہ معمول کو اس طرح بٹھانا
چاہیے کہ اوسکی پشت شمال کیطرف ہو اور پانون جنوب کیطرف اور سر شمال کیطرف اور نظر
معمول کی جنوب کیطرف ہو ان نو شرطون مین سے اگر ایک بھی پوری نہوگی تو جن معمولونکی طبیعت
زیادہ اثر پذیر ہے اونکو حالت ہوش مین روشنی نظر آوے گی اور جو معمول بہت اثر پذیر ہین
اونکو البتہ کسی شرط کے پورا نہونے سے تھوڑا سا اثر ہوتا ہے اور جب معمول پر حالت مقناطیسی
طاری ہوتی ہے تو اوسکی طبیعت اتنی اثر پذیر ہوتی ہے کہ روز روشن مین اوسکو روشنی اوڈ ائل
نظر آتی ہے تجربات مقناطیسی اور آثار غائب بینی مرتبہ اول سے مجمع کثیر تماشائیون مین کبھی
نکرنا چاہیے اس واسطے کہ اونکا اثر مقناطیسی ہرچند وہ اوسکا پیدا ہونیکا ارادہ نکرین عمل کو
پریشان کر دیتا ہے ایسی تجربہ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عمل خطا کرتا ہے اور عامل بیوقوف بنے
جو تماشائی بلائے تھے وہ اپنے دل مین حقائق مقناطیسی کے واقع ہونے کو جھوٹ جانتے ہین
اِلا جب کوئی معمول اچھا ملجاوے اور دریافت ہو کہ اتفاقی ہوا ہے سے اوسکی طبیعت مین خلل نہین
پیدا ہوتا ہے تو البتہ آثار عمل مقناطیسی کی نمائش بہت سے آدمیون کے روبرو ہو سکتی ہے بشرطیکہ تماشائی
معمول سے فاصلہ مناسب پر رہین اور عامل کے مرضی کے مطابق کاربند ہون لیکن تین چار سے
زیادہ ایک وقت مین اکٹھا جمع نہونا چاہیے تماشائیون کو معمول سے اتنا قریب ہونا چاہیے کہ اوسکو

پھر ہے کی بغیر اندازکو دیکھ سکا [illegible] کو نہیں [illegible]
یقین ہو [illegible] ہو سکتا ہے اور اس بات [illegible] [illegible]
ہا میں [illegible] ہو [illegible] [illegible]
حاصل [illegible]
[illegible] سکے [illegible] معمول کے ساتھ [illegible] اس [illegible]
دو [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] نہیں ہوتی لیکن
ایک [illegible] یا معمول کی [illegible] ہو سکتے ہیں معمولوں [illegible]
ایسے معمولوں کی نسبت [illegible] سکتا [illegible] ایسی [illegible]
کی طبیعت کو نہایت [illegible] جب معمول کے ہاتھ اٹھ جاتے ہیں [illegible] کو سات
نہایت گران [illegible] اور سخت ہچکیاں لیتے ہیں اور کبھی معمول ایک
[illegible] کبھی گوشت [illegible] تیز اب [illegible] دیتے ہیں [illegible]
[illegible] اصل بات کی ہوتی ہے
[illegible] معمول [illegible] نہیں [illegible]
ان اشیا کی کیا تاثیر ہوگی [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] حاصل ایسی حرکات [illegible] معمول [illegible]
اس واسطے کہ وہ اپنی [illegible] کو فضول سمجھتے ہیں اور جو کچھ وہ ثابت کرنا منظور ہوتا ہے بغیر ایسی
حرکات کی ثبوت [illegible] اطمینان اپنا کر لیتے ہیں فہمایشی سوالات اور جملہ دیگر قسم کے
اشارات سوای [illegible] کے کہ تلقین کا اثر ثابت کرنا منظور ہو کسی معمول سے ہرگز نہ کرنا چاہیے
اور ہونے والے کو آپ ہی جو کچھ کہنے دیں اور اوس وقت اگر سوالات اوسکی تحقیقات [illegible]
کیے جاویں تو مضائقہ نہیں ہے جب معمول اپنا بیان تمام کر چکا ہو اور جو کچھ اوسنے بیان کیا ہو
بغیر سوالات کے [illegible] سمجھ میں [illegible] تماشائیوں کو چاہیے کہ کوئی حرکت اور کوئی بات ایسی نکریں

جس سے معمول کی دغابازی اور مکاری ثبوت ہوا سو اسواسطے کہ معمول کو اس سبب سے بہت رنج ہوتا ہے
اور نتیجہ اسکا یہ ہے کہ نہایت آسان تجربہ خطا کر جاتے ہین بہت معمول ایسے سوالون کا جو اس
نیت سے مستفسر کرتے ہین جواب دینے سے انکار کرتے ہین اور اگر کوئی ایسا شخص کہ جسکو
معمول کی ایمانداری مین کچھ شک نہو سوال کرے تو جواب اوسکا بہت خوشی سے دیتے ہین
عمل مقناطیسی کے تجربات مین یہ امر بہت نمایان ہے کہ معمول تماشائیون کی طبیعت کا حال
بغیر اوسکے اعلان کی فورًا دریافت کر لیتا ہے اور دل کا حال بتا دیتا ہے اور جو لوگ دل سے
صاف ہوتے ہین اونکی قریب آنے سے معمول خوش ہوتے ہین اور اونکی حالت مقناطیسی ترقی ہوتی ہے
اور ایک اُنس اور کشش ایسے لوگون کیطرف معمول کو ہوجاتی ہے بالعکس اسکے جب بدایمان شکی آدمی
معمول کے قریب ہوتے ہین تو اوسکو سخت تنفر ہوتا ہے اور اوسکی حالت روشن بینی کم ہوجاتی ہے
اور عمل مقناطیسی کچھ کھیلنے کی چیز نہین ہے اسواسطے کہ جو لوگ مشق نرکھتے ہون اور آزمودہ کار
نہون اونکو بیوقوفی سے عمل کرنا نچاہیے اسلیے کہ ایسی صورت مین نتائج بد پیدا ہوتے ہین چنانچہ
سابقًا یہ حال مشرح بیان کر دیا ہے کہ مبتدی کو بغیر کسی آزمودہ کار عامل کی موجود ہونیکے عمل کرنا
نچاہیے لیکن مین جانتا ہون کہ ہر شخص کو عمل کرنیکا وقوف حاصل ہو اسواسطے کہ اس عمل کی
واقفیت نہایت مفید اور کارآمد ہے پس ہر ایک کو مشاق عاملون کی اعمال کو دیکھکر اور اون سے قواعد
مستعمل کو سیکھکر واقفیت پیدا کرنی چاہیے اور جو ہدایتین کہ اوپر لکھی ہوئی ہین اونکو ملحوظ خاطر رکھکر
جو شخص تجربہ کریگا نتائج شافی حاصل ہونگے اور جسطرح کہ سب معمولون کی طبائع مین بھی بہت
اختلاف ہوتا ہے اسی طرح عاملون کی طبیعت مین بھی نہایت درجہ کا اختلاف ہوتا ہے پس ممکن ہے
کہ بعض عامل اپنے مشق و تجربہ مین غائب بینی کا اثر کبھی نہ دیکھے اور بعض حالت سکوت نہ پیدا کر سکے
لیکن ایسا [illegible] کم ہوتا ہے سب سے زیادہ فائدہ کی یہ بات ہے کہ جو عامل اچھے تندرست ہین وہ عمل مقناطیسی
ذریعہ سے تکلیف معمول کی کم کر دینگے اور اوسکے مرض کو دفع کر دینگے عقلا اور ذی [illegible] کو چاہیے
کہ اب علم مقناطیسی روحانی کو اس طرح حاصل کرین جیسے اور علوم کا حاصل [illegible]

نتائج شافی حاصل ہوں اور اس علم کو ترقی ہو علم مقناطیس روحانی کے باب میں جھگڑا اور تکرار
مدت ہوئی سے زیادہ ہوتی رہی تو اب چاہیے کہ تکرار اور جھگڑے سے قطع نظر کر کر مثل اہل علم مہوسیت
تحقیقات کیجاوے کہ اسیں دلچسپ اور مطلع اور باریک علم کی تحقیقات پر ضرور ہے
تکملہ اب میں یہ ذکر کرتا ہوں کہ جتنی باتیں عمل مقناطیسی کے باب میں اوپر لکھی گئیں اون سے
حاصل کیا ہے جاننا چاہیے کہ علم مقناطیسی بہت ہی فائدہ رکھتا ہے بہت سی بیماریاں جو عروق سے
متعلق ہیں عمل مقناطیسی سے رفع ہو جاتی ہیں جن لوگوں کو مرض بیداری ہوتا ہے اونکو اس
عمل کے ذریعہ سے بخوبی آرام سے نیند آجاتی ہے درد سر رفع ہوتا ہے اور اور بیماریاں بھی مثل
فالج و صرع وغیرہ اکثر اس عمل کے ذریعہ سے دور ہو جاتی ہیں اور حفظ صحت میں اس علم و عمل کا
بہت فائدہ ہے اور اگر یہ عمل متصل کیا جاوے تو امراض مزمنہ بالکل دفع ہو جاتی ہیں اگرچہ ہمیشہ
دفعتہً اس سے شفا حاصل نہیں ہوتی لیکن صبر اور استقلال کے ساتھ عمل کریں تو اکثر امراض
ضرور دفع ہو جاتی ہیں بشرطیکہ امراض لا علاج نہوں چنانچہ ڈاکٹر ایلیس صاحب نے ایک ناسور کا
علاج فقط اس عمل سے کیا اور وہ ناسور بالکل اچھا ہو گیا پس ہر طبیب کو اس عمل کا عامل ہونا چاہیے
اس واسطے کہ تشخیص مرض میں بھی اس عمل سے بہت تقویت ہوتی ہے میں نے اکثر دیکھا ہے کہ عامل نے
فقط بغرض مشاہدہ آثار عمل کسی پر عمل کیا تو معمول اوس سے کہتا ہے کہ جب سے میرے اوپر یہ عمل ہوا ہے
تب سے فلانا مرض میرا بالکل رفع ہو گیا اور عامل یہ بات سنکر نہایت خوش اور متعجب ہوتا ہے
میں چاہتا ہوں کہ اطبا مرض جنون میں عمل مقناطیسی کا استعمال کریں اور اسمیں شک نہیں کہ جنون کی
طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوتی ہے اس وجہ سے کچھ تعجب نہیں جو اس عمل کے
ذریعہ سے مجنون کو شفائے کلی حاصل ہو اور وجہ زیادہ اثر پذیر ہونے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ کیفیت
اوڈائل اونکے مزاج میں اور طبیعت میں ہے اوسکے وزن اور تقسیم میں کچھ خلل آجاتا ہے اس
قیاس کی صحت کا ایک یہ ثبوت ہے کہ چاند کا اثر جس میں کیفیت اوڈائل بہت بھری ہوئی ہے
مجنونوں پر بہت ہوتا ہے دوسری وجہ اس بات کی یہ ہے کہ جب علامات بیان کردہ اطبا کی

تحقیقات کیجاتی ہے تو دریافت ہوتا ہے کہ بہت مجنون آدمی فقط ایک خاص حالت مقناطیسی مین
ہوتی ہین یعنی جس طرح حالت مقناطیسی مین ایک وقوف جداگانہ اور وقوف معمولی سے علیحدہ معمول کو
حاصل ہوتا ہے اسیطرح ایک علیحدہ وقوف مجنون آدمی کو حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنی ایک علیحدہ دنیا مین
رہتا ہے اور سب طرح کا ہوش اوس دنیا کا رکھتا ہے اور اوسکو مدرکات اپنی صحیح و راست معلوم ہوتی ہین
لیکن جو لوگ اوسکے قریب اور گرد و پیش ہوتے ہین اونکی فہم مین ایسی حالت نہین آتی ہے اور اونکو یہ فقط
خواب کی باتین معلوم ہوتی ہین مریض مذکور غائب اور مردہ دوستونکو اور اشیای بعیدہ کو بسبب جانت
دشمن کو دیکھتا ہے اور اونکے دیکھنے مین نہایت مستغرق رہتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے اور انجام کار
شاید اوسکو حالت سکوت مع انتقال حواس حاصل ہوجاتی ہے اور عالم ارواح کے ساکنان سے
باتین کرتا ہے اوسکی تو یہ حالت اصلی ہوتی ہے اور جو لوگ اوسے دیکھتے ہین اوسکی ہر ایک کلام کو جنونانہ
سمجھتے ہین اور اوسکو ایک مکان مین بند کرتے ہین اور اوسکی یہ حالت مستقل ہوجاتی ہے اور شاید ہمیشہ
وہ مرجاتا ہے پس ایسا شخص اس معنی مین تو بیشک مجنون ہے کہ اس دنیا کے امور کے وہ قابل نہین لیکن
اور معنی سے وہ ہرگز مجنون نہین اس واسطے کہ اوسکے قوای نفسانی مین کچھ حرج نہین ہے اور یہ شخص فقط
ایک خواب کی حالت مین اصل اشیا دیکھتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اوسکی کیفیت اوڈائل تیز ہوجاتی ہے
اب اگر فرض کیا جاوے کہ یہ حالت کسی شخص پر واقع ہو تو عقل اس بات کی مقتضی ہے کہ علاج عمل
مقناطیسی سے وقوف اصلی اوسکو پھر حاصل ہوسکیگا بڑی علامت اسکی یہ ہے کہ دماغ پر کیفیت
اوڈائل کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ حواس ظاہری کو جو آثار ہوتے ہین وہ مغلوب ہوجاتے ہین تغیرہ آئندہ
اس اثر کیفیت اوڈائل کا مفصل ذکر کرونگا مین ایک شریف آدمی کو جانتا ہون جسکی طبیعت [illegible]
سال ہوئے بہت زیادہ کیفیت اوڈائل اور کیفیت مقناطیسی کی اثر پذیر تھی ایک دفعہ قریب تھا
کہ یہ شخص مجنون متصور ہوکر قید کیا جاوے لیکن خوبی قسمت سے اوسکی عزیز اور آشنا عقلمند اور
فہمیدہ تھے اوسکا علاج اون لوگون نے عمل مقناطیسی سے کیا اور اوسکی صحت کلی ہوگئی ۲۲ ہرگز
مین نے اکثر عنکرے مجنون آدمیون کو سنے ہین کہ وہ غائب اور مردہ آدمیون سے باتین کرتے ہین

میری رائے مین یہ بات ہی کہ جس طرح حالت سکوت مع استغراق حواس حالت مقناطیسی مین
پیدا ہوتی ہی اور معمول روحانیات سے باتین کرتا ہے اسیطرح خود بخود بھی ایسی حالت سکوت
مع استغراق حواس واقع ہو جاتی ہے اور مدت تک قائم رہتی ہے حالانکہ حواس باطنی مین
ایسے شخص کی کچھہ فرق نہین آتا ہی پس یہ بات بہت ضرور ہے کہ اطبا عمل مقناطیسی سے
واقف ہون اگرچہ تا وقتیکہ جملہ کیفیات اس علم کی معلوم نہون تب تک جملہ فوائد کے
معلوم ہونے کی امید نہین ہو سکتی الا بہر حال جہان اور علاج سے فائدہ نہو وہان تو اس
عمل کا استعمال ضروری کرنا چاہیے جتنا اسکا عمل زیادہ ہوگا اوتنی ہی اس علم سے زیادہ واقفیت
ہوگی اور اوتنی ہی اسکے فوائد معلوم ہونگے اور میرے خیال مین ہے کہ یہ علم اسواسطے بہت بکار آمد
ہو سکیگا کہ جو تعلق نفس ناطقہ او جسم مین ہے اوسکو دریافت کرین اور جن قواعد پر قوت
متصرفہ کا فعل ہوتا ہے اون قواعد کی بلکہ حقیقت نفس ناطقہ کی تحقیق کرنے مین بکار آمد ہوگا
بعض حکما کا تو یہ قول ہی کہ قوت متخیلہ یا متصرفہ فقط دماغ کے فعل کا ایک نتیجہ ہی اور بعض کا یہ قول ہی
کہ نفس ناطقہ ایک علیحدہ اور جدا چیز ہے جو دماغ کو بطور آلہ کے اپنے کام مین لاتا ہی بہرحال کسی کا
قول مطابق واقع ہو اس مین شک نہین ہے کہ جو آثار دماغی عمل مقناطیسی کے سبب سے نمایان
ہوتے ہین اونکو مشاہدہ اور مطالعہ سے قواعد قوت متخیلہ اور مدرکہ اور دیگر حواس باطنی کو بہت
اچھی طرح معلوم ہونگے مثلاً بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جو قوت دماغی یا حس باطنی مثل قوت
متخیلہ و قوت حافظہ و قوت مدرکہ کسی وقت عمل کرے بلکہ فعل عصبانی اور فعل دماغ کی صورت
ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہین کہ اس وقت فلانا جزو دماغ حرکت کر رہا ہے بعض معمول ایسے ہین کہ آئینہ
کہ فعل کے وقت جو تغیر حیثیت جسمی دماغ مین ہوتا ہے وہ تغیرات بتا دیتے ہین پس اس بات مین
شک نہین ہی کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے بہت عمدہ باتین نفس ناطقہ کی بہ نسبت دریافت ہو سکتی ہین
اگرچہ تحقیق حقیقت نفس ناطقہ اور حقیقت مادہ کی بشر سے باہر ہی غائب ہین اور شرکت
خیال کے فوائد بڑے ظاہر ہین اور اشخاص بعیدہ اور غائب [illegible]

کرنیکے واسطے روزانہ کام مین آسکتے ہین اور مال مسروقہ اور کاغذات گم شدہ کا حال دریافت ہوجاتا ہی بلکہ مشتبہ حال تواریخ کا صاف ہوجاتا ہے اور جب معمول پر حالت روشن ہوتی ہی تو وہ لوگونکے جسم کے اندر کا حال بتا سکتا ہی اور اس سبب سے اطبا کو علاج امراض مین بہت فائدہ ہوتا ہی ایک اور بڑا فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ اس علم سے بہت سی باتین ایسی حل ہوسکتی ہین جنکو جاہل لوگ سحر اور جادو سمجھتے ہین اور جسقدر ہمکو علم مقناطیس روحانی مین دخل زیادہ ہوجائیگا اوتنا ہی ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ سب باتین جو سحر مین داخل ہین حقیقت مین امر اونکے وقوع کی وجہ قدرتی ہے اور کسی نہ کسی اثر مقناطیسی مین نمایان ہوتی ہین بت پرستون کی شیوالون مین مہا دیو اور پنڈت لوگ اس عمل کے اثر سے واقف ہوتے ہین اور عورتون پر تاثیر اسکی زیادہ ہوتی ہی جس عورت پر یہ عمل کرتے ہین اوسکو بچہ کی پرستش بتاتے ہین احتمال ہی کہ اوس بچہ کی باتین کچھ کیفیت مقناطیسی بھر دیتے ہین اور اوسکو دھونی دیکر شاید اوسپر نظر اور ہاتھون سے عمل کرتے ہین جب اوسپر حالت مقناطیسی خوب طاری ہوتی ہے تو اوس سے حال دریافت کرتے ہین اوس وقت ہر عورت بسبب غائب بینی اور حالت روشن کے مریضون کی بیماری کا حال اور بہت باتین گذشتہ ہین اور آئیندہ ہونیوالی ہین مفصل بتا دیتی ہے اور یہ امر باعث جہلا کو زیادہ اعتقاد کا ہوتا ہے اور مصر کے پنڈتون کو علوم طبعی مثل نجوم و ہیئت اور طب وغیرہ کے بہت خوب دخل تھا یہ لوگ اس علم کو اور لوگون سے بہت پوشیدہ رکھتے تھے اور سوا اپنی قوم کے اور کسی کو یہ علم نہ سکھاتے تھے چنانچہ مین نے سامان ایک کتاب کے لکھنے کا جمع کیا تھا جسمین زمانہ قدیم کے سحر اور جادو کا حال لکھنا منظور تھا اوس کتاب مین مین ثابت کر دیتا کہ جتنا سحر اور جادو متقدمین کیا کرتے تھے سب عمل مقناطیسی کے آثار مین سے تھا لیکن ابھی تک مجھکو اوس کتاب کو لکھنے کی فرصت اچھی طرح نہین ملی آئیندہ جادو اور کرشمے جادو کی بابت مین جو کچھ لکھا ہوا ہے اون سب باتون کی بھی یہی وجہ ہی لوگونکو یہ اعتقاد ہے کہ جادو سے بعض آدمی بالکل غائب ہوجاتے ہین یا جس جانور کی شکل چاہین بنجاتی ہین یا ہوا مین جہان چاہین سفر کرسکتے ہین اور روحانیات سے کلام کرتے ہین یہ سب باتین علم مقناطیسی سے پیدا ہوسکتی ہین

چنانچہ بیسوی [illegible] اکثر [illegible] رنگ [illegible] واقعات ہیں کہ سامنے نظر سے ہو کر [illegible]
لیکن جس شخص پر [illegible] کرتے [illegible] وہ جانتے ہوش مین [illegible] نظر نہین آتے تھے بلکہ
یا اونکی [illegible] کیے [illegible] سبب معمول کو جانور نظر آتی ہین - وجہ نہایت ہی ظلام کرنا حالت کوت
اعلی عمل [illegible] پایا جاتا [illegible] یہ بات مشہور ہے کہ بہت سی یادو گرون پر زمانہ
سابق مین [illegible] اگرچہ اونکی باتین تلف ہو گئین لیکن وہ جادو سے
انکار کرتی ہے [illegible] بیان کیے جاتی تھی اوسکا اقرار کرتے تھی
اور کہتی تھے کہ یہ باتین [illegible] نہین ہین حقیقت مین یہ واقعات صحیح ہین خلاصہ یہ ہی
کہ جو کچھ وہم [illegible] علم مقناطیس روحانی سے بالکل رفع ہو جاتا ہی
اور بعض لوگون کو [illegible] نظر آتی ہین اونکا سبب معلوم ہو جاتا ہے چنانچہ
فی زمانا اس بات مین شک نہین ہے کہ بعض اوقات بسبب حالت روشن کے جو خود بخود
واقع ہوتی ہے [illegible] مجسم معلوم ہوتے ہین بلکہ جو کچھ اوس وقت
وہ غائب شخص [illegible] کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دل مین خیال آجانے کے
سبب سے مردہ آدمی [illegible] نظر آتے ہین کہ گویا مجسم اور زندہ موجود ہین ایک اور قسم کی
ہوائی صورتین [illegible] قبور کے نظر آتی ہین اکثر ایک جسم سفید روشنی کا
مثل بلند قد آدمی کے نظر آتا ہے لیکن کچھ شکل اعضا اوس مین نہین ہوتی ہی [illegible] صاحب کا
یہ قول ہے کہ بھوتون کے نظر آنے کی وجہ یہی ہے اور بھوتون کی ہیئت اکثر سفید رنگ کی
نظر آتی ہی لیکن اگر یہ بعض شکلون کا نظر آنا بیان مندرجہ بالا سے حل ہو سکتا ہے الا جملہ
ہیئتون کے نظر آنے کی یہ وجہ صادق نہین آتی اور اس مین شک نہین کہ بعبارت دوگانہ
یہ مراد ہی کہ ایک آدمی ہوش مین باتین کر رہا ہے اور بیدار ہے بیٹھے بیٹھے مثلاً وہ کہنے لگا
کہ فلانا شخص فلانے روز آویگا وجہ یہ ہوتی ہے کہ حالت ہوش مین ایک جدا حالت
اوسپر واقع ہو جاتی ہے اور اس حالت روشن کے سبب سے وہ مسافر کو راہ مین کبھی

فاصلہ ہے سفر [illegible] اور رستے کا دن
بتا دیتا ہے مجھکو تجربہ ہے کہ [illegible] زیادہ شوق [illegible] اس طرح کی حالت روشن
واقع ہوجاتی ہے اور ایسے لوگ دیکھنے میں آتے ہین [illegible] عبارت
وہ لوگ ان کا فضل واقعات آیندہ کی نسبت بھی ہوتا ہے چنانچہ ایک پیشین گوئی کروٹ صاحب کی
فرانس مین مشہور ہے فرانس کی سلطنت مین انقلاب کے واقع ہونے سے پہلے ان صاحب نے
مفصل واقعات آیندہ بیان کیے تھے اور جو جو باتین بہت سے امرا اور مستورات بلکہ بادشاہ
اور ملکہ کو نصیب ہونے والی تھین وہ سب کئی سال پہلے بتا دی تھین اور جس وقت
پیشین گوئی ہوئی تھی اوس وقت دار السلطنت فرانس مین اس طرح امید بہبودی تھی کسی کو
یہ گمان نہین تھا کہ یہ بات جیسی بیان کی گئی ہے ویسی ہی ہوگی اب تک بہت آدمی زندہ ہین جنھون نے
اوس وقت مین پیشین گوئی کا ذکر کیا تھا اور یہ پیشین گوئی چھپکر بھی مشتہر ہوئی ہے مشہور ہے
کہ کروٹ صاحب اکثر پیشین گوئی کیا کرتے تھے اور وہ سب مطابق واقع ہوتی تھین اور بہنگام
پیشین گوئی اونپر ایک خاص حالت خواب کی ایسی ہوتی تھی جو رسمی نیند سے جدا ہوتی تھی
پس یہ حالت یا تو خواب مقناطیسی کی ہوتی ہوگی یا ایسی تعمق فکر کی ہوتی ہوگی جسمین حالت
روشن پیدا ہوجاتی ہے جرمنی کے ملک مین ایک پرگنہ وست فیلنا نامی ہے وہان پیشین گو
آدمی بہت ہوتے ہین اور وہانکی پیشین گوئی ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی کسی معاملہ کو اپنی آنکھون سے
صاف صاف دیکھ رہا ہو اوس ملک مین اون لوگون کو بھوت دیکھنے والے کہتے ہین جرمنی مین
پیشین گوئی ہے کہ جب سڑک ہاے آہنی طیار ہونگی تو بڑا انقلاب ہوگا اور دفعتہ ایک جوان
آدمی پیدا ہوگا جو آخرکار فتحیاب ہوکر بادشاہ ہوگا مذکور ہے کہ لڑائی بھی ایسے وقت مین ہوگی
کہ جب چارون طرف امن ہوگا اور کسی کو گمان بھی لڑائی کا مطلق نہوگا اور زیادہ مفصل حال
لکھنا کچھ ضرور نہین ہے فقط اتنی بات مین کہتا ہون کہ جس زمانہ سے یہ کاغذ پیشین گوئی کا مشتہر ہوا
اوس زمانہ سے [illegible] تمام جرمنستان کو اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کا اندیشہ ہے لیکن ہنوز [illegible]

ثابت ہوگا کہ یا پیشین گوئی صحیح تھی یا غلط الا یہ بات تو نہایت تعجبات سے ہی کہ یہ پیشین گوئی بہت
مشہور ہی اور لوگون کو اسپر اعتقاد ہے راقم کے نزدیک بھی یہ بات محض کذب اور دروغ اور مطلقاً
قابل اعتبار و استناد کے نہین ہی مطابق مصرعہ مشہور مصرع تا بہ بزم نمی آید باورم نمی آید کبھی
عقلا ایسے اخبار غیبی کو صحیح نہین سمجھا کئے ہین اور نہ کبھی ایسے امور کی طرف متوجہ ہوئے ہین اسمین یہ بھی
راز ہے کہ جھوٹی پیشین گوئیان ہوتی نہین لیکن بشارت رو گانہ اور صحیح پیشین بھی کبھی ضرور ہوتی ہی

# خاتمۃ الطبع

حمد بے منتہا فرادوس خالق افعال عجیبہ و اعمال غریبہ کو زیبا ہے کہ جسنے اس انسان ضعیف البنیان کو
تو تہا سے گویا کون دماوات بو قلمون سے ایک طلسم غریب بنایا اور نعت منتہا سرور [illegible]
رحمۃ للعالمین کو سجتا ہے کہ جسنے ہم لوگون کو بوسیلہ ہدایت مقناطیسی نیرنگی کفر و ضلال سے
بچاکے عمل غائب بینی دوزخ و جنت بتایا بعدہ واضح ہو کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین یہ رسالہ
نادرہ کار مسمی بہ **تاثیر الانظار** کہ جسمین کیفیت غائب بینی و حالت خواب مقناطیسی کا ثبوت
مع ادلہ اس طرح سے کیا گیا ہے کہ باوجود عجب العجاب ہونے کے امور بدیہیہ سے زیادہ بدیہی ہوگیا ہے
اور جواب شکوک معترضین اس خوبی سے دیا گیا ہے کہ شک و شبہہ کیسا مرتبہ تحقیق اوسکا
ایک حصہ درجہ اذعان و یقین سے بڑھ گیا ہے غرض ناظرین جب اسکو معاینہ فرماوینگے
غریب غریب اعمال اور عجیب عجیب افعال کے معلوم ہونے سے مثل غنچہ جامہ مین پھولی
نسماوینگے مولفہ فرید دہر وحید عصر واقف رموز خفی و جلی مولوی سید محمد تقی مطبع نامی
گرامی مشہور نزدیک و دور جناب **منشی نولکشور** بابہج بالفرح والسرور واقع **کانپور**
ماہ مئی سنہ [illegible] عیسوی مطابق ماہ رجب المرجب سنہ [illegible] ہجری تاثیر شادابی طبع سے نضارت بخش انظار ہوا

# اشتہار

یہ کتاب [illegible] جو کہ [illegible] دل عزیز [illegible]

طلسم فرنگ [illegible] قیمت [illegible] قیمت پر [illegible] شائقین [illegible]

اس قدر [illegible] ضرورت ہوئی [illegible] کفایت

خریداران و تجار [illegible] شائقین [illegible] صحیح [illegible]

کہ یہ عمل مسمریزم عجیب [illegible] عمل سے تمام احوال [illegible]

و غائب کا ظاہر [illegible] وہ ظاہر [illegible]

بہ سبیل قیمت جلد طالب [illegible] ورنہ پچھتانا [illegible] اور حسرت [illegible]